BOOK HOME

یہودیت

تاریخ، عقائد، فلسفہ

رابرٹ وین ڈی ویئر



Religion Series

یہودیت

تاریخ، عقائد، فلسفہ

رابرٹ وین ڈی ویئر

ترجمہ: ملک اشفاق

BOOK HOME

JUDAISM
edited by: Robert Van De Weyer

یہودیت

تاریخ، عقائد، فلسفہ

رابرٹ وین ڈی ویئر

ترجمہ: ملک اشفاق

اہتمام — رانا عبدالرحمٰن

پروڈکشن — ایم سرور

سرورق — ریاظ

کمپوزنگ — محمد انور

پرنٹرز — آب وتاب پرنٹرز، لاہور

اشاعت — 2009ء

ناشر — بک ہوم لاہور



بک سٹریٹ 46- مزنگ روڈ لاہور

فون: 7231518-7245072 فیکس: 042-7310854

E-mail:bookhome1@hotmail.com - bookhome_1@yahoo.com

فہرست

پیش لفظ

یہودیت کیا ہے؟ عہدہ نامہ عتیق کے حوالے سے حضرت ابراہیمؑ کے دو بیٹے تھے۔ایک کا نام حضرت اسماعیلؑ اور دوسرے کا نام حضرت اسحاقؑ تھا۔حضرت اسحاقؑ کے دو بیٹے تھے ایک کا نام عیسو تھا اور دوسرے کا یعقوبؑ تھا۔یعقوبؑ کو بنی اسرائیل بھی کہا جاتا ہے۔اسرائیل ایک عبرانی لفظ ہے جس کے معنی ہیں"خدا کا بندہ"۔حضرت یعقوبؑ کے بڑے بیٹے کا نام یہودہ تھا۔وہ ملک فلسطین میں آباد ہوا اور اس کی نسل یہودی کہلائی۔

یہودی مذہب میں دو اصول بہت اہم حیثیت رکھتے ہیں اور یہودیوں کا ان پر عقیدہ رہا ہے۔پہلا عقیدہ خدا کی وحدانیت کا ہے جس کی بنا پر بت پرستی اور شرک کی تمام صورتوں کو مسترد کر دیا گیا ہے لہٰذا ان کا عقیدہ یہ ہے کہ بنی اسرائیل خدا کے منتخب بندے ہیں اور خدا کی نعمتیں صرف ان ہی کے لیے مخصوص ہیں۔اس عقیدے کی بنا پر یہودی مذہب کی تبلیغ بنی اسرائیل کے علاوہ دیگر قوموں میں نہیں کی گئی یہودیوں نے ہمیشہ یہی سمجھا کہ دنیا کی رہبری ان کے لیے مخصوص ہے۔اور ایک نہ ایک دن انہیں یہ فرض پورا کرنا ہے۔

یہودی مذہب میں سزا و جزا کا عقیدہ بھی موجود ہے اس عقیدے کی بنا پر انسان کو اپنے اعمال کا جواب دہ ہونا ہے۔کیونکہ اسے آزاد پیدا کیا گیا ہے لہٰذا نیکی اور بدی کا راستہ اختیار کرنے کی اسے مکمل آزادی ہے۔اگر وہ نیکی کا راستہ اختیار کرے گا تو موت کے بعد اسے اس کا اجر ملے گا۔ اگر وہ زندگی میں وہ راستہ اختیار کرے گا جس کی مذہب میں ممانعت ہے تو اس بے راہ روی کی سزا اسے آخرت میں ملے گی۔

بک ہوم نے ریلیجن سیریز (Religion Series) کا آغاز کیا ہے جس کا مقصد دنیا

کے تمام بڑے مذاہب کے بنیادی عقائد، تاریخ، فلسفہ کو انہی مذاہب کے بنیادی ماخذوں کے حوالے سے بیان کرتا ہے۔ زیر نظر کتاب "یہودیت" اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے کیونکہ موجودہ دور کا تقاضا ہے کہ مختلف مذاہب کا تقابلی جائزہ لیا جائے اور "بین المذاہب مکالمے" کے حوالے سے ان میں مشترک انسانی اقدار، اخلاقیات، رواداری کو عیاں کر کے دنیا کے انسانوں کو قریب لایا جائے۔ اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق دنیا کے تمام انسانوں کو اپنے عقائد پر عمل کرنے کی اجازت اور تحفظ ہونا چاہیے۔ دنیا میں جہاں بھی اقلیتیں موجود ہیں ان کا تحفظ ہونا چاہیے اور ان کو اپنے مذہب کی آزادی ہونی چاہیے۔ کیونکہ دنیا سمٹ کر ایک گلوبل ولیج بن چکی ہے تمام دنیا کے انسانوں کے مسائل ایک جیسے ہوتے جا رہے ہیں۔ اس لیے دنیا بھر کے انسانوں کو انسانیت کے نام پر متحد کیا جا سکتا ہے کیونکہ جنگیں غربت، افلاس اور انسانوں کی تباہی و بربادی کا باعث ہوتی ہیں۔ اگر ان کو کسی مشترکہ ایشو پر متحد کر دیا جائے تو دنیا سے بہت سی مشکلات جو کہ انسانوں کو درپیش ہیں ان کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ رواداری کے اس نظریے کو اپنایا جائے "اپنا عقیدہ چھوڑو نہیں اور دوسرے کے عقیدے کو چھیڑو نہیں" کیونکہ دنیا کے تمام بڑے مذاہب نیکی اور بھلائی کی تبلیغ کرتے ہیں اور انسانوں کی فلاح و بہبود کی بات کرتے ہیں۔ آپس کے اختلافات کو چھوڑ کر دنیا کو امن کا گہوارہ بنایا جا سکتا ہے۔ تہذیبوں کے تصادم کی بجائے اپنی اپنی تہذیبوں کے حق کو تسلیم کیا جائے تو دنیا جنگ کی بجائے امن اور شانتی کا مرکز بن جائے گی۔

ملک اشفاق

یہودیت کا تعارف

یہودی وہ ہوتا ہے جو یہودی ماں کے بطن سے پیدا ہوا ہو اور وہی یہودی عظیم عبرانی پیغمبران حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسحاقؑ اور حضرت یعقوبؑ کی مذہبی وراثت کا دعویدار ہو سکتا ہے۔

یہودیت، یہودی لوگوں کا قدیم مذہب ہے۔

یہودی مذہب کی ابتدا حضرت ابراہیمؑ نے انیس سو قبل مسیح میں اس وقت کی جب وہ اپنے آباؤ اجداد کی سرزمین میسوپوٹیمیا (موجودہ عراق) سے نقل مکانی کر کے مغرب کی جانب گئے۔

ان کی اولاد ایک قوم بنی اور اس نے بحیرہ روم کے کنارے کنعان کی سرزمین کو فتح کر کے وہیں بس گئی۔

حضرت ابراہیمؑ ایمان رکھتے تھے کہ خدا ان کی رہنمائی کرتا ہے اور عبرانی یقین رکھتے تھے کہ خدا نے انہیں اس دنیا کی تاریکیوں کو دور کرنے کیلئے منتخب کیا ہے۔ انہوں نے یروشلم کو اپنا مرکز بنایا اور وہاں دو دفعہ ہیکل تعمیر کیا۔

یروشلم میں یہودیوں نے دوسری بار جب ہیکل تعمیر کیا تو یہ ہیکل ستر عیسوی میں تباہ کر دیا گیا۔

ہیکل کی تباہی کے بعد یہودی یورپ اور مشرق قریب میں منتشر ہو گئے۔ یہودی دنیا میں جہاں کہیں بھی گئے انہوں نے اپنے قدیم رسم و رواج اور منفرد ثقافت کو برقرار رکھا، انہوں نے اس بات کو کبھی فراموش نہ کیا کہ وہ خدا کے منتخب کردہ بندے ہیں۔

1947ء میں یہودیوں نے اپنے آباؤ اجداد کی قدیم سرزمین پر دوبارہ اسرائیلی ریاست کو قائم کیا۔

حضرت عیسیٰؑ اور ان کے ابتدائی حواری یہودی تھے اور عیسائی عبرانی انجیل کو عہد نامہ عتیق کا

نام دیتے ہیں۔

مسلمان بھی حضرت محمدؐ سے پہلے عبرانی پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں۔اس طرح دنیا کے یہ دونوں عظیم ترین مذہب یعنی عیسائیت اور اسلام بھی یہودیت کی طرح الہامی مذاہب ہیں۔

یہودی مذہب کی مقدس تاریخ:

عبرانی تورات میں عبرانیوں کی مقدس مذہبی تاریخ بہت اہم ہے جو کہ ابتدائے آفرینش سے ہیکل کی تعمیر تک ہے۔

اس تاریخ کے لکھنے والوں کے بارے میں کچھ معلوم نہیں جبکہ تورات کی پہلی پانچ کتابیں روایاتی طور پر حضرت موسیٰ سے منسوب ہیں۔ان پانچوں کتابوں میں عمومی طور پر انسان کے اعمال اور خدا کے عمل میں ایک رشتہ ضرور دکھائی دیتا ہے۔ان میں وہ قوانین بھی ہیں جو کہ قدیم عبرانی معاشرے میں رائج تھے،جبکہ یہودیوں نے صدیاں گزرنے کے باوجود ان قوانین کو اپنائے رکھا ہے۔

بہشت اور زمین کی تخلیق:

خدا نے ابتداء میں زمین اور آسمان کو تخلیق کیا تب زمین ویران اور سنسان تھی۔سمندر کے اوپر اندھیرا تھا اور خدا کی روح پانی کے اوپر جنبش کرتی تھی پھر خدا نے کہا کہ روشنی ہو جا اور روشنی ہو گئی تب خدا نے دیکھا کہ روشنی اچھی ہے پھر خدا نے روشنی کو تاریکی سے جدا کیا پھر خدا نے روشنی کو تو دن کہا اور تاریکی کو رات اور شام ہوئی اور صبح ہوئی تب پہلا دن ہوا۔

اور خدا نے کہا کہ پانیوں کے درمیان فضا ہو تا کہ پانی پانی سے جدا ہو جائے پھر خدا نے فضا کو بنایا اور فضا کے نیچے کے پانی کو فضا کے اوپر کے پانی سے جدا کیا اور ایسا ہی ہوا اور خدا نے فضا کو آسمان کیا اور شام ہوئی اور صبح ہوئی اور پر دوسرا دن ہوا۔

اور خدا نے کہا کہ آسمان کے نیچے کا پانی ایک جگہ جمع ہو تا کہ خشکی نظر آئے اور ایسا ہی ہوا اور خدا نے خشکی کو زمین کہا اور جو پانی جمع ہو گیا تھا خدا نے اس کو سمندر کہا اور دیکھا کہ اچھا ہے اور خدا نے کہا کہ زمین،گھاس اور بیج دار پودوں اور پھلدار درختوں کو جو اپنی اپنی جنس کے موافق پھلیں اور جو زمین پر اپنے آپ ہی میں بیج رکھے اور اگائے اور ایسا ہی ہوا تب زمین نے گھاس اور پھلدار

درختوں کو جن کے بیج ان کی جنس کے موافق ان میں ہیں اگایا اور خدا نے دیکھا کہ اچھا ہے اور شام ہوئی اور صبح ہوئی تب تیسرا دن ہوا۔

خدا نے کہا کہ فلک پر تابنا کی ہو کہ دن کو رات سے الگ کریں اور وہ نشانوں اور زمانوں، دنوں اور برسوں کے امتیاز کیلئے ہوں اور وہ فلک پر انوار کیلئے ہوں کہ زمین پر روشنی ڈالیں اور ایسا ہی ہوا تب خدا نے دو بڑے تابناک کرے بنائے۔ ایک کرہ اکبر سورج کہ دن پر حکم کرے اور ایک کرہ اصغر چاند کہ رات پر حکم کرے اور اس نے ستاروں کو بھی بنایا اور خدا نے ان کو فلک پر رکھا کہ زمین پر روشنی ڈالیں اور دن پر اور رات پر حکم کریں اور اجالے کو اندھیرے سے جدا کریں اور خدا نے دیکھا کہ اچھا ہے اور شام ہوئی اور صبح ہوئی تب چوتھا دن تمام ہوا۔

پیدائش۔ باب 1، آیت 1 تا 19

جانداروں کی تخلیق اور تخلیق آدم:

پھر خدا نے کہا کہ پانی کثرت سے جانداروں کو پیدا کرے تا کہ پرندے اوپر فضا میں اڑیں۔ خدا نے بڑی بڑی بلاؤں اور مچھلیوں کو سمندر کے پانی میں پیدا کیا۔ جن کی جنس جدا جدا تھی، ہر قسم کے پرندوں کو ان کی جنس کے موافق پیدا کیا تب ان سب کو دیکھ کر خدا خوش ہوا، پھر شام ہوئی اور صبح ہوئی اس طرح پانچواں دن ختم ہوا۔

خدا نے کہا کہ زمین جانداروں کو پیدا کرے، رینگنے والے اور جنگلی جانوروں کو اور ایسا ہی ہوا۔ اس طرح جنگلی جانور اور درندے پیدا ہوئے، خدا نے دیکھا کہ اچھا ہے۔

تب خدا نے کہا کہ میں انسان کو اپنی صورت پر بناؤں گا تا کہ وہ سمندر کی مچھلیوں، آسمان کے پرندوں اور زمین کے سب جانداروں پر اختیار رکھے پھر خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا اس نے انسان کی جوڑی کو مذکر اور مؤنث پیدا کیا اور انہیں برکت دی اور انہیں کہا کہ پھلو، پھولو زمین اور سمندر کے کل جانوروں پر اختیار رکھو۔ میں نے تمہارے کھانے کو پھل اور اناج پیدا کیا ہے۔ میں نے جانوروں اور پرندوں کیلئے پودے اور سبزہ اگایا، پھر ایسا ہی ہوا۔ خدا نے ان سب چیزوں کو دیکھا جس کو اس نے پیدا کیا تھا اور دیکھا یہ سب بہت اچھا ہے۔ شام ہوئی اور پھر صبح ہوئی اس طرح چھٹا دن تمام ہوا۔

خدا نے اپنی تخلیق کو ساتویں دن ختم کیا، وہ ساتویں دن فارغ ہوا، اس نے ساتویں دن کو برکت دی اور اس دن کو مقدس ٹھہرایا۔

پیدائش۔ باب 1، آیت 20 تا 31

اور باب 2، آیت 1 تا 3

شجرِ علم:

خدا نے مشرق کی جانب عدن میں ایک باغ لگایا اور اپنے پہلے تخلیق کردہ مرد اور عورت کو اس میں رکھا۔ اس باغ کے درمیان میں زندگی کا درخت لگایا اور وہ درخت بھی لگایا جو شجر علم تھا اور یہ درخت نیکی اور بدی کا علم دیتا تھا۔ خدا نے مرد اور عورت سے کہا تم جس مرضی درخت کا پھل کھاؤ لیکن اس درخت کا پھل مت کھانا جو نیکی اور بدی کا علم دیتا ہے اگر تم اس درخت کا پھل کھاؤ گے تو تم اسی دن مر جاؤ گے۔

خدا نے جتنی بھی مخلوق پیدا کی تھی سانپ ان سب میں سے زیادہ چالاک تھا۔ سانپ نے عورت سے کہا کیا تمہیں خدا نے اس درخت کا پھل کھانے سے منع کیا ہے؟ عورت نے جواب دیا کہ ہم باغ کے ہر درخت کا پھل کھا سکتے ہیں لیکن یہ جو باغ کے درمیان میں درخت ہے اس کا پھل نہیں کھا سکتے۔

کیونکہ خدا نے ہمیں بتایا ہے کہ اس درخت کا پھل مت کھانا اگر ہم نے اس درخت کا پھل کھایا تو ہم اس دن مر جائیں گے۔

تم بالکل نہیں مرو گے۔ سانپ نے کہا۔ خدا جانتا ہے کہ جب تم اس درخت کا پھل کھاؤ گے تو تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی تم بالکل خدا کی طرح بن جاؤ گے اور اچھائی اور برائی کو جان جاؤ گے۔ عورت نے درخت کی خوبصورتی کی تعریف کی اور اس کو خوشنما پایا۔ اس نے درخت کا پھل خود بھی کھایا اور مرد کو بھی کھلایا تب ان کی آنکھیں کھل گئیں اور انہیں معلوم ہوا کہ وہ ننگے ہیں۔ انہوں نے انجیر کے پتوں کو اپنے گرد لپیٹ لیا۔

پیدائش۔ باب 2، آیت 17,16,9,8

باب 3، آیت 7,1

خدا کا فیصلہ:

عورت اور مرد نے باغ میں خدا کے چلنے کی آواز سنی۔ وہ دونوں باغ کے درختوں میں چھپ گئے تب خداوند خدا نے آدمؑ کو پکارا کہ تم کہاں ہو؟ اس نے جواب دیا میں باغ میں آپ کی آواز سنتا ہوں اور ڈر رہا ہوں۔ میں برہنہ ہوں۔ اس لیے آپ سے چھپا ہوا ہوں۔ خداوند نے پوچھا کس نے تمھیں بتایا کہ تم برہنہ ہو؟ کیا تم نے اس درخت کا پھل کھایا ہے جس کا پھل میں نے کھانے سے منع کیا تھا؟ آدمؑ نے کہا جس عورت کو آپ نے یہاں میرے ساتھ رکھا ہے اس نے مجھے پھل دیا اور میں نے کھالیا۔

خدا نے عورت سے پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ عورت نے کہا کہ سانپ نے مجھ کو بہکا دیا۔

خداوند نے عورت سے کہا۔ میں تیرے دردزہ کو بڑھا دوں گا۔ درد کے ساتھ بچے جنے گی اور تیری رغبت تیرے شوہر کی طرف ہوگی اور وہ تجھ پر حکومت کرے گا۔

خداوند نے آدمؑ سے کہا کیونکہ تم نے عورت کی بات مانی اور اس درخت کا پھل کھایا جس سے میں نے منع کیا تھا۔ اس لیے زمین تیرے لیے بددعا ٹھہری تو مشقت سے ساری زندگی زمین سے پیدا کر کے کھائے گا۔ زمین تیرے لیے کانٹے اور جھاڑیاں اگائے گی تو کھیت کی سبزی کھائے گا کیونکہ تو خاک سے بنا ہے اس لیے خاک میں ہی لوٹ جائے گا۔

آدم جس کے معنی ہیں ''آدمی'' اس نے اپنی بیوی کا نام حوا رکھا کیونکہ وہ تمام انسانوں کی ماں ہے۔

پھر خداوند خدا نے کہا کہ انسان نیکی اور بدی کی پہچان کرنے میں ہمارے جیسا ہو گیا۔ اس لیے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ زندگی کے درخت سے پھل لے کر کھالے اور ہمیشہ زندہ رہے۔ اس لیے خدا نے انھیں باغ عدن سے نکال پھینکا۔

پیدائش۔ باب 3، آیت 8, 13, 16, 20, 22, 23

قائن اور ہابیل:

آدمؑ نے اپنی بیوی کے ساتھ جفتی کی اور وہ حاملہ ہوگئی۔ اس نے ایک بچے کو جنم دیا جس کا نام اس نے قائن رکھا پھر ایک اور بچے کو جنم دیا جس کا نام ہابیل رکھا جب وہ بڑے ہوئے قائن نے کھیتی کی جبکہ ہابیل چرواہا بنا۔

ایک دن قائن اپنے کھیت کی فصل خدا کو ہدیہ کرنے کو لایا۔ ہابیل اپنی بھیڑ کا پہلوٹھا بچہ خداوند کو ہدیہ کرنے کیلئے لایا۔ ہابیل نے اس کی قربانی خدا کے نام کی۔ خدا نے ہابیل کی قربانی کو قبول کیا لیکن قائن کے ہدیے کو ٹھکرا دیا۔

قائن نہایت غضبناک ہوا۔ خداوند نے پوچھا تو ناراض کیوں ہوا تیرا چہرہ کیوں بگڑا۔ اگر تم نے اچھا عمل کیا تو تم مسکراؤ گے لیکن تم نے برا عمل کیا تو گناہ کو دروازے پر لٹکائے بیٹھا رہے گا اگر تم اپنے غصے پر قابو نہ پاؤ گے تو یہ تم پر غالب آجائے گا۔

قائن نے اپنے بھائی ہابیل سے کہا چلو کھیتوں میں چلیں جب وہ کھیتوں میں پہنچ گئے تو قائن نے ہابیل پر حملہ کر کے اسے قتل کر ڈالا۔

خداوند نے قائن سے پوچھا کہ تمہارا بھائی ہابیل کہاں ہے؟ قائن نے جواب دیا مجھے نہیں معلوم کیا میں اپنے بھائی کا محافظ ہوں؟

خدا نے پوچھا تم نے ایسا کیوں کیا؟ تمہارے بھائی کا خون زمین سے مجھ کو پکارتا ہے اب تو زمین کی طرف سے لعنتی ہوا۔ تم زمین پر بے چین مارے مارے پھرو گے۔ قائن نے کہا میری سزا میری برداشت سے باہر ہے۔ میں زمین پر مارا مارا پھروں گا تو کوئی مجھے تلاش کر کے قتل کر ڈالے گا۔ خداوند نے قائن پر ایک نشان لگا دیا تا کہ اسے کوئی قتل نہ کرے۔

پیدائش۔ باب 4، آیت 15,14,13,12,2,1

طوفانِ نوحؑ:

جب خدا نے دیکھا کہ زمین پر انسان کی بدی بہت بڑھ گئی ہے اور انسان کے خیالات برے ہو گئے ہیں تب خدا انسان کو تخلیق کرنے پر طول ہوا، اور اس نے اعلان کیا کہ میں نے جس

انسان کو خلق کیا اس کو اس دنیا سے مٹا دوں گا بلکہ چوپائیوں اور پرندوں کو بھی ختم کر ڈالوں گا۔
لیکن خدا نوحؑ سے خوش ہوا کیونکہ نوحؑ راست باز اور بے عیب تھا۔ خدا نے نوحؑ کو ایک کشتی بنانے کا حکم دیا۔ خدا نے نوحؑ سے کہا میں زمین پر ایک سیلاب لانے والا ہوں جس سے دنیا کی ہر زندہ چیز تباہ ہو جائے گی۔ اس لیے تم اپنی بیوی، بیٹوں اور بہوؤں کو اپنے ساتھ کشتی میں لے جانا۔ پرندوں، جانوروں میں سے ہر قسم کے دو دو جوڑے بھی لے لینا تاکہ تم سب زندہ رہو۔ ان سب کیلئے کھانے کی اشیاء بھی ساتھ لے لینا۔
چالیس دنوں تک بارش ہوتی رہی جیسے جیسے زمین پر پانی بڑھتا رہا کشتی اوپر اٹھتی رہی۔ سیلاب کا پانی اس قدر اونچا ہو گیا کہ اونچے اونچے پہاڑ بھی پانی میں ڈوب گئے۔ کشتی پانی سطح پر تیرتی رہی۔
خداوند نے باقی ہر جاندار کو تباہ کر دیا، پرندوں اور چوپائیوں کو بھی ہلاک کر دیا۔ صرف نوحؑ اور کشتی میں سوار ہی زندہ بچے۔

پیدائش۔ باب 6، آیت 5 تا 23,19,21,17,14,9,8

قوسِ قزح:

بارش تھم گئی، ایک سو پچاس دن کے بعد پانی آہستہ آہستہ کم ہوا۔ آخر کشتی کوہ ارارات پر رک گئی۔ نوحؑ اپنی بیوی کے ساتھ کشتی سے باہر آئے، ان کے بیٹے اور بہوئیں بھی کشتی سے باہر آئیں۔ ان کے پیچھے چوپائے، پرندے اور دوسرے ہر قسم کے جانور بھی باہر آئے۔
خدا نے نوحؑ اور اس کے بیٹوں سے کہا میں نے تمھیں برکت دی۔ تم پھلو، پھولو اور زمین کو معمور کرو اب تم تمام خاندان اور جانداروں کے ساتھ زمین پر پھیل جاؤ۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ پھر کبھی زمین کے جانداروں کو سیلاب سے ہلاک نہ کروں گا۔ خدا نے کہا کہ میرا یہ عہد میرے اپنے ساتھ، تمہارے ساتھ اور سب جانداروں کے ساتھ ہے۔ اس عہد کے نشان کیلئے میں بادلوں میں قوسِ قزح بناتا ہوں۔ میں جب بھی بادل برساؤں گا تو یہ قوسِ قزح اس عہد کا نشان ہوا کرے گی۔ قوسِ قزح ظاہر ہوئی۔ یہ اس عہد کا نشان تھی جو خدا نے نوحؑ اور دوسری جاندار مخلوق کے ساتھ کیا تھا۔

پیدائش۔ باب 8، آیت 3 تا 19,18,8،

باب 9، آیت 8 تا 15

مینارہ بابل:

ابتداء میں تمام زمین پر ایک ہی زبان بولی جاتی تھی پھر ایسا ہوا کہ وہ مشرق کی جانب سفر کرتے گئے، تب وہ ایک میدان میں پہنچے اور وہیں بس گئے۔ انہوں نے ایک دوسرے سے کہا آ ؤ ہم اینٹیں بنائیں اور انہیں آگ میں پختہ کریں پھر انہوں نے کہا کہ آ ؤ ہم اپنے لیے ایک شہر تعمیر کریں اور ایک مینارہ بنائیں جس کی چوٹی آسمان تک پہنچے۔ اس طرح ہم اپنا نام پیدا کریں گے ایسا نہ ہو کہ ہم زمین پر پراگندہ ہو جائیں۔ انہوں نے پتھر کی بجائے اینٹ اور چونے کی جگہ گارے سے تعمیر کی، اس طرح انہوں نے شہر اور مینارہ کی تعمیر شروع کی۔

خدا ان لوگوں کا کام دیکھنے کو نیچے آیا اور کہا یہ سب ایک لوگ ہیں اور ان سب کی ایک ہی زبان ہے۔ ان کے کام کرنے کی کوئی حد نہیں ہے۔ اس لیے آؤ ان کی زبان میں اختلاف ڈالیں، تا کہ وہ ایک دوسرے کی زبان نہ سمجھ سکیں۔

پس خدا نے ان کو وہاں سے تمام زمین میں پراگندہ کیا، انہوں نے شہر کی تعمیر بند کر دی۔

اس شہر کا نام بابل تھا کیونکہ خدا نے وہاں زبان کا اختلاف ڈالا تھا۔

پیدائش۔ باب 11، آیت 1 تا 9

خدا کا ابراہیمؑ کو پکارنا:

ابراہیمؑ، نوحؑ کے بیٹے سم کا جانشین تھا۔ خدا نے ابراہیمؑ سے کہا کہ تو اپنے ملک، اپنے رشتے داروں اور آباؤ اجداد کی سرزمین سے نکل کر اس ملک میں چلا جا، جو کہ میں تجھے دکھاؤں گا۔ میں تجھے ایک بڑی قوم بنا دوں گا۔ تجھے برکت دوں گا، جو تجھے مبارک کہیں گے میں ان کو مبارک کہوں گا جو تجھے برا کہیں گے میں انہیں برا کہوں گا۔ زمین کے سب قبیلے صرف تیری وجہ سے برکت پائیں گے۔

ابراہیمؑ خدا کے حکم سے چل دیا، ابراہیمؑ کے ساتھ اس کا بھتیجا لوطؑ بھی گیا۔ ابراہیمؑ اپنی بیوی سارہ اور بھتیجے لوطؑ اور تمام جمع شدہ سامان اور آدمیوں کے ساتھ ملک کنعان کو روانہ ہوئے جب وہ کنعان پہنچے تو اس وقت وہاں کنعانی لوگ رہتے تھے۔

تب خدا ابراہیمؑ پر ظاہر ہوا اور ابراہیمؑ سے کہا کہ میں تمہاری قوم کو یہی سرزمین دوں گا۔
ابراہیمؑ نے وہاں خدا کیلئے ایک قربان گاہ بنائی پھر ابراہیمؑ سفر کرتا ہوا جنوب کی طرف بڑھ گیا۔

پیدائش۔ باب 12، آیت 1-3,20-4,5,6,7,8,9

خدا کا ابراہیمؑ سے عہد:

اس کے بعد خداوند کا کلام رویا میں ابراہیمؑ پر نازل ہوا۔ اے ابراہیمؑ تو مت ڈر میں تیری ڈھال ہوں۔ میں تجھے بہت زیادہ اجر دوں گا۔
لیکن ابراہیمؑ نے کہا۔ اے خدا تو مجھے کونسا اچھا اجر دے گا؟ جبکہ میں اب تک بے اولاد ہوں۔
میری جائیداد کا وارث میرا ایک ملازم ہوگا؟ خدا ابراہیمؑ سے دوبارہ ہم کلام ہوا۔ تیرا ملازم تیرا وارث نہ ہوگا بلکہ تمہارا اپنا بیٹا تمہارا وارث ہوگا۔
خداوند ابراہیمؑ کو باہر لے گیا اور ابراہیمؑ سے کہا کہ آسمان کی جانب دیکھو اور ستاروں کو گنو، کیا تم ان ستاروں کو گن سکتے ہو، بالکل اسی طرح تیری اولاد بھی بے حساب ہوگی جیسے آسمان پر بے شمار ستارے ہیں۔
ابراہیمؑ خدا پر ایمان لایا، خدا اس سے خوش ہوا اور خدا نے ابراہیمؑ سے کیا ہوا عہد پورا کیا۔
پیدائش۔ باب 15، آیت 1-6

ہاجرہ اور اسماعیلؑ:

سارہ جو کہ ابراہیمؑ کی بیوی تھی، اس نے ابراہیمؑ سے کہا خدا نے مجھے اولاد سے محروم رکھا ہے۔ تم میری مصری لونڈی ہاجرہ کے پاس جاؤ، شاید اس سے میرا گھر آباد ہو اور اسے بچہ پیدا ہو جائے۔
ابراہیمؑ نے سارہ کی بات مان لی۔ ہاجرہ حاملہ ہوگئی۔ ہاجرہ جب حاملہ ہوئی تو وہ اپنی بی بی

سارہ کو حقیر جاننے لگی۔

سارہ نے ابراہیمؑ سے کہا ہاجرہ نے جو میری ذلت کی ہے اس کے ذمہ دار تم ہو۔ میں نے خود اپنی لونڈی تمہیں دی۔ اس لیے خدا تیرے اور میرے درمیان انصاف کرے۔

ابراہیمؑ نے کہا، وہ تیری لونڈی ہے، جو تو بہتر سمجھے اس کے ساتھ کر، تب سارہ نے اس کے ساتھ سختی برتی اور ہاجرہ اس کے پاس سے بھاگ گئی۔

خدا کا فرشتہ حاجرہ کو صحرا میں ملا اور اس نے ہاجرہ سے پوچھا۔ اے سارہ کی لونڈی ہاجرہ تو کہاں سے آئی اور کدھر جاتی ہے؟

ہاجرہ نے جواب دیا۔ میں اپنی مالکن کے پاس سے بھاگ آئی ہوں۔ فرشتے نے کہا تو اس کے پاس واپس لوٹ جا اور اس کے قبضہ میں رہ۔ فرشتے نے مزید کہا میں تیری اولاد کو بہت بڑھاؤں گا اور وہ بے شمار ہوگی۔

تمہارے ایک بیٹا ہوگا اس کا نام اسماعیلؑ رکھنا، کیونکہ خدا نے تمہارے دکھ کو سن لیا ہے وہ ایک جنگلی گورخر کی طرح ہوگا۔ اس کا ہاتھ سب کے خلاف ہوگا، اور سب کے ہاتھ اس کے خلاف ہوں گے۔ وہ اپنے بھائیوں سے علیحدہ بسا رہے گا۔

حاجرہ سے ابراہیمؑ کا بیٹا پیدا ہوا اس کا نام اسماعیلؑ رکھا۔

پیدائش۔ باب 16، آیت 15,12,8,7,6,4,2

نشانِ عہد:

خدا ابرام پر ظاہر ہوا، ابرام اس کے سامنے سجدہ ریز ہوگیا تب خدا نے کہا اب تیرا نام ابرام نہیں بلکہ ابراہیمؑ ہوگا کیونکہ میں تجھے بہت سی قوموں کا باپ بناؤں گا، میں تمہارا خدا ہوں اور تمہاری نسلوں کا بھی خدا ہوں۔

میں تجھے اور تیرے بعد تیری نسل کو کنعان کا تمام ملک دوں گا جس میں تو اجنبی ہے۔ یہ ملک تمہاری نسل کیلئے دائمی ملکیت ہو جائے گا۔

خدا نے کہا تو میرے عہد کو ماننا اور تیرے بعد تیری نسل بھی اسے مانے۔

میرا عہد جو میرے اور تیرے درمیان ہے اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان ہے جسے تم مانو گے کہ تمہاری نسل میں سے ہر ایک فرزند نرینہ کا ختنہ کیا جائے۔

تمہارے ہاں پشت در پشت ہر لڑکے کا ختنہ کیا جائے، جب وہ آٹھ دن کا ہو جائے۔

خدا نے ابراہیمؑ سے کہا اب اپنی بیوی ساریہ کو، سارہ کے نام سے پکارنا، میں اسے برکت دوں گا۔ میں اسے بھی ایک بیٹا بخشوں گا، وہ بہت سی قوموں کی ماں بنے گی۔ اس کی نسل سے بہت سے بادشاہ ہوں گے۔

ابراہیمؑ ہنس کر اپنے آپ سے کہنے لگا۔ کیا سو برس کے بڈھے سے بچہ پیدا ہو گا؟ جیسا کہ میری عمر اس وقت سو برس ہے کیا سارہ کے بطن سے بچہ پیدا ہو گا جبکہ اس کی عمر نوے برس ہے؟

ابراہیمؑ نے خدا سے پوچھا کیا اسماعیلؑ میرا وارث نہیں بن سکتا؟

خدا نے کہا، نہیں، تمہاری بیوی سارہ سے ایک بیٹا پیدا ہو گا تم اس کا نام اسحاقؑ رکھنا۔ میں اس کی اولاد سے ابدی عہد باندھوں گا۔

میں نے اسماعیلؑ کے حق میں بھی تیری دعا سنی، میں اسے بھی برکت دوں گا۔ اس کی نسل سے بھی بارہ سردار پیدا کروں گا اور اسے بڑی قوم بناؤں گا۔

اسی دن ابراہیمؑ نے خدا کے عہد کا پاس کرتے ہوئے، اپنا، اپنے بیٹے اسماعیلؑ اور گھر کے تمام افراد کا ختنہ کیا اس وقت ابراہیمؑ کی عمر ننانوے برس تھی جب اس کا ختنہ ہوا۔

پیدائش۔ باب 17، آیت 23,20-15,11-7,5,3,1

اسحاقؑ کی پیدائش اور اسماعیلؑ کی جلاوطنی:

خداوند نے سارہ کو برکت دی، جیسا کہ اس نے وعدہ کیا تھا، وہ حاملہ ہوئی اور ایک بچے کو جنم دیا۔ ابراہیمؑ نے اس کا نام اسحاقؑ رکھا جب اسحاقؑ آٹھ دن کا ہوا ابراہیمؑ نے اس کا ختنہ کیا، جیسا کہ خدا نے حکم دیا تھا۔

جب لڑکا بڑھا اور اس کا دودھ چھڑایا گیا تو ابراہیمؑ نے ایک بڑی ضیافت کی۔ سارہ نے دیکھا کہ ہاجرہ مصری کا بیٹا اسماعیلؑ جو کہ ابراہیمؑ سے پیدا ہوا تھا، وہ اسحاقؑ کے ساتھ کھیل رہا تھا۔

سارہ نے ابراہیمؑ سے کہا کہ ہاجرہ لونڈی اور اس کے بچے کو کہیں دور بھیج دو۔ اس کو ہماری

دولت کا وارث نہیں ہونا چاہیے جبکہ میرا بیٹا اسحاقؑ ہی ہمارا وارث ہوگا۔

ابراہیمؑ کو سارہ کی یہ بات بہت بری لگی لیکن خدا نے کہا ابراہیمؑ لڑکے اور ہاجرہ کے متعلق پریشان مت ہو۔ وہی کرو جو سارہ تم سے کہتی ہے کیونکہ اسحاقؑ کی نسل سے تیرا نام چلے گا۔ میں اسماعیلؑ کی نسل سے بھی ایک قوم پیدا کروں گا کیونکہ اسماعیلؑ بھی تمہارا بیٹا ہے۔

اگلی صبح سویرے ابراہیمؑ نے کچھ خوراک اور پانی کا مشکیزہ حاجرہ کو دیا اور بچے کو اس کے کندھے پر سوار کر کے اسے رخصت کیا۔

وہ بیر سبع کے ویرانوں میں ماری ماری پھرنے لگی جب اس کے پاس پانی ختم ہو گیا تو اس نے بچے کو ایک جھاڑی کے نیچے لٹا دیا اور کچھ دور جا بیٹھی اور کہنے لگی کہ میں لڑکے کو مرتا ہوا نہ دیکھ سکوں گی۔

اللہ تعالیٰ نے اس کی پکار سنی اور جنت سے ایک فرشتہ بھیجا اور فرشتے نے کہا حاجرہ لڑکے کو اس جگہ سے اٹھا اور اس کی دیکھ بھال کر۔

حاجرہ نے جب اپنی آنکھیں کھولیں تو اس نے کنواں دیکھا۔ اس سے اس نے اپنے مشکیزے کو بھر لیا اور لڑکے کو بھی پانی پلایا۔ صحرا میں لڑکا بڑا ہوا اور وہ ایک ماہر شکاری بنا۔

پیدائش۔ باب 21، آیت 1-2،3،4،8-17،18،19،20

خدا نے ابراہیمؑ کا امتحان لیا:

کچھ عرصہ کے بعد خدا نے ابراہیمؑ کا امتحان لیا۔ اس نے ابراہیمؑ سے کہا کہ اپنے بیٹے اسحاقؑ کو ساتھ لو جس سے تم بہت زیادہ محبت کرتے ہو اور اسے لے کر موریہ کے ملک میں چلے جاؤ وہاں میں تمہیں ایک پہاڑ دکھاؤں گا اور اسحاقؑ کو وہاں قربان کر دینا یہ قربانی میرے لیے ہوگی۔

اگلی صبح سویرے ابراہیمؑ نے سوختنی قربانی کے لیے لکڑیاں کاٹ کر ایک گدھے پر لاد دیں اور اپنے بیٹے اسحاقؑ کو ساتھ لے کر سفر پر روانہ ہوئے۔ تین دن چلنے کے بعد ابراہیمؑ نے اس پہاڑ کو دور سے دیکھا۔

انہوں نے گدھے کو وہاں چھوڑ دیا اور ابراہیمؑ نے اسحاقؑ کو لکڑیاں اپنے سر پر اٹھانے کا حکم دیا اور چھری اپنے ہاتھ میں لے کر دونوں باپ بیٹا پہاڑ کی طرف چلے۔

اسحاقؑ نے کہا کہ ہمارے پاس قربانی کیلئے لکڑیاں اور آگ ہے لیکن قربانی کیلئے دنبہ نہیں ہے۔

ابراہیمؑ نے کہا خدا خود اس کا انتظام کردے گا۔ جب وہ پہاڑ پر پہنچے تو ابراہیمؑ نے وہاں قربان گاہ بنائی اور اس پر لکڑیاں رکھیں پھر اس نے بچے کو باندھ کر لکڑیوں کے اوپر رکھ دیا اور چھری بچے کی گردن پر چلادی تب خدا کے فرشتے نے جنت سے چلا کر کہا بچے کو مت زخمی کریں کیونکہ پھر تمہیں اپنا یہ پیارا بچہ نہیں ملے گا۔

ابراہیمؑ نے اپنے اردگرد دیکھا تو اسے ایک جھاڑی میں ایک مینڈھا دکھائی دیا۔ ابراہیمؑ نے بچے کی بجائے اس مینڈھے کی قربانی دی۔

پیدائش۔ باب 22، آیات 1312,11,7,6,4,3,2,1

عیسو اور یعقوبؑ:

سارہ اور ابراہیمؑ لمبی عمر پا کر فوت ہوئے جب اسحاقؑ کی عمر چالیس برس ہوئی تو اس نے رابیکا نام کی لڑکی سے شادی کی۔

اسحاقؑ نے خدا سے دعا کی اور رابیکا حاملہ ہوگئی۔ اس کے بطن میں جڑواں بچے تھے۔

جڑواں بچوں نے اپنی ماں کے رحم میں ایک دوسرے کے خلاف مزاحمت شروع کردی پھر رابیکا نے دو جڑواں بچوں کو جنم دیا۔

پہلا بچہ بالکل سرخ تھا اور اس کے تمام جسم پر بال تھے، اس لیے اس کا نام عیسو رکھا گیا۔

دوسرا بچہ جب پیدا ہوا تو وہ عیسو کی ایڑی پکڑے ہوئے تھا اس کا نام یعقوبؑ رکھا گیا۔

جیسے ہی یہ دونوں بڑے ہوئے، عیسو ایک ماہر شکاری بنا اسے کھلے علاقے میں جانا پسند تھا جبکہ یعقوبؑ کو گھر پر رہنا پسند تھا۔

اسحاقؑ عیسو کو اہمیت دیتا تھا، اسے عیسو کے شکار کیے ہوئے جانوروں کا گوشت بہت پسند تھا جبکہ رابیکا یعقوبؑ کو اہمیت دیتی تھی۔

ایک دن یعقوبؑ مسور کی دال پکا رہا تھا۔ عیسو شکار کر کے واپس گھر میں آیا۔ اس نے کہا یعقوبؑ مجھے بھی یہ دال کا شوربہ دو جو تم پکا رہے ہو۔

یعقوبؑ نے کہا، اگر تم مجھے اپنا بڑا بھائی تسلیم کرلو تو میں تجھے یہ دال کا شوربہ دے دوں گا۔
عیسو نے کہا مجھے کیا کرنا ہے بڑا بن کر، بس مجھے تو یہ لال لال دال دے دو۔ یعقوبؑ نے کہا پہلے قسم کھاؤ۔ بس عیسو نے قسم کھائی اور اپنا پہلوٹھے کا حق یعقوبؑ کو دے دیا۔
یعقوبؑ نے اسے روٹی اور لال دال کا شوربہ دے دیا۔ عیسو نے روٹی کھائی اور کھا پی کر چلا گیا۔ یوں عیسو نے اپنے پہلوٹھے کے حق کو حقیر جانا۔

پیدائش۔ باب 25، آیت 34,31,30-27, 26-24, 22-21, 20,7

اسحاقؑ کی یعقوبؑ کیلئے دعا:

جب اسحاقؑ بوڑھا ہو گیا تو اس کی نظر دھندلا گئی۔ ایک دن اس نے عیسو کو بلایا اور کہا۔ میری موت قریب ہے تو اپنا ترکش اور کمان لے اور جنگل سے میرے لیے کوئی جانور شکار کر کے لا اس شکار کو میری پسند کے مطابق پکا، تاکہ میں اسے کھا کر مرنے سے پہلے تمہیں دعا دوں۔
رابیکا نے اسحاق کی یہ بات سن لی۔ اس نے یعقوبؑ سے کہا تو ریوڑ میں سے دو موٹے تازہ بکرے لا، میں ان کو تیرے باپ کی پسند کے مطابق پکا دوں گی، پھر تو وہ کھانا اپنے باپ کے پاس لے جانا پھر وہ تجھے دعا دے گا۔
یعقوبؑ نے کہا ماں آپ جانتی ہیں کہ عیسو کے جسم پر بال ہیں، جبکہ میرا جسم صاف ہے شاید میرا باپ مجھے چھو کر دیکھے اور وہ جان جائے کہ میں اسے دھوکا دے رہا ہوں۔ اس لیے وہ مجھے دعا کی بجائے بددعا دے ڈالے۔
رابیکا نے کہا، اگر وہ تجھے بددعا دے تو اس بددعا کو میرے لیے چھوڑ دے۔
رابیکا نے جب کھانا تیار کرلیا، اس نے عیسو کے بہترین کپڑے یعقوبؑ کو پہنا دیئے پھر اس نے بکری کی کھال سے یعقوبؑ کے بازو اور گردن کو چھپا دیا۔
یعقوبؑ جب کھانا لے کر اپنے باپ کے پاس گیا تو اسحاقؑ نے پوچھا کہ اے بیٹے تم نے اتنی جلدی جانور شکار کیسے کرلیا؟
یعقوبؑ نے کہا کہ خداوند نے مجھے شکار کرنے میں کامیابی دی پھر اسحاقؑ نے اس سے کہا کہ تم میرے قریب آؤ، تمہاری آواز تو یعقوبؑ جیسی ہے لیکن تمہارے بازو عیسو کی طرح ہیں۔

کیا تم میرے بیٹے عیسو ہی ہو؟

یعقوبؑ نے کہا ہاں میں عیسو ہی ہوں۔

اسحاقؑ نے کہا میرے قریب آ جاؤ اور مجھے بوسہ دو۔

یعقوبؑ جھکا اور اس نے اپنے باپ کو بوسہ دیا جب اسحاقؑ نے عیسو کے کپڑوں کی بو کو سونگھا تو اس نے اسے برکت دی اور اس کے حق میں دعا کی۔

جو تجھ پر لعنت کرے خود لعنتی ہو اور جو تجھے دعا دے وہ برکت پائے۔

پیدائش۔ باب 27، آیت 1,2,5,6,9,13,14,17,20,22,24,26,27,29

یعقوبؑ کا خواب:

جب یعقوبؑ اپنے باپ کے پاس سے چلا گیا تو عیسو بھی شکار کر کے لوٹ آیا۔ اس نے اپنے باپ اسحاقؑ کیلئے کھانا تیار کیا اور اسحاقؑ کے پاس لے گیا۔

اسحاقؑ نے پوچھا تم کون ہو؟

میں عیسو ہوں آپ کا بڑا بیٹا۔ عیسو نے جواب دیا۔

اسحاقؑ شدت سے کانپنے لگا اور کہا تو پھر وہ کون تھا جو جانور ذبح کر کے میرے پاس لایا تھا اور میں نے اسے اپنی آخری دعا دی تھی؟ اور اب وہ دعا اس کیلئے ہمیشہ کیلئے برکت ہو گئی جب عیسو نے اپنے باپ کی بات سنی تو وہ بلند اور حسرت ناک آواز سے رویا۔ اس نے کہا اے باپ مجھے بھی برکت اور دعا دیجیے۔

اسحاقؑ نے کہا تمہارا بھائی دھوکا دے کر مجھ سے تیری دعا لے گیا۔

عیسو نے اپنے آپ سے کہا، جب میرا باپ وفات پا جائے گا، جبکہ اس کے ماتم کے دن قریب ہیں، تو اس کے بعد میں یعقوبؑ کو مار ڈالوں گا۔

عیسو نے اپنی ماں رابیکا کو اپنا ارادہ بتایا۔ رابیکا نے یعقوبؑ کو بلوایا اور اس سے کہا کہ تمہارا بھائی عیسو تمہیں مار ڈالنے پر بضد ہے اور یہی بات سوچ کر اپنے کو تسلی دے رہا ہے۔ میرے بیٹے جو میں کہتی ہوں وہ کر کہ تو میرے بھائی لابن کے پاس ماران چلا جا، اور جب تک تمہارے بھائی کا غصہ ختم نہیں ہوتا وہیں رہ۔ یعقوبؑ ماران کی جانب چلا گیا۔

رات ہوئی یعقوبؑ نے ایک پتھر کا سرہانہ سر کے نیچے رکھا اور سو گیا۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ ایک سیڑھی زمین سے آسمان تک ہے، خدا کے فرشتے اس سیڑھی سے اوپر جا رہے ہیں اور نیچے آ رہے ہیں۔ اس سیڑھی کے آخری سرے پر خداوند کھڑا کہہ رہا ہے کہ میں ابراہیمؑ اور اسحاقؑ کا خدا ہوں، میں تیرا بھی خدا ہوں، جس زمین پر تم لیٹے ہوئے ہو یہ میں تجھے اور تیری قوم کو دوں گا تو جس جگہ بھی جائے گا میں تیری حفاظت کروں گا اور تجھے اس زمین پر پھر لاؤں گا۔

تب یعقوبؑ جاگ اٹھا اور کہنے لگا کہ خدا یہاں ہے اور مجھے معلوم نہ تھا۔

پیدائش۔ باب 27، آیت 44,41,35,32,31,30

باب 28، آیت 16,15,13,10

یعقوبؑ کی شادی:

یعقوبؑ نے مشرق کی جانب اپنا سفر جاری رکھا اور ایک کنویں پر پہنچ گیا جب یعقوبؑ کچھ چرواہوں سے گفتگو کر رہا تھا تو وہاں لابن کی بیٹی راحیل بھی اپنے باپ کے ریوڑ کے ساتھ پہنچ گئی۔
چرواہوں نے یعقوبؑ کو بتایا کہ یہ لابن کی بیٹی راحیل ہے۔ یعقوبؑ نے خوشی سے چلا کر راحیل کو بوسہ دیا اور کہا میں آپ کے والد کا بھانجا ہوں۔ راحیل دوڑتی ہوئی اپنے باپ کے پاس گئی اور اسے یعقوبؑ کے بارے میں بتایا۔ لابن یعقوبؑ سے آ کر ملا، انہوں نے ایک دوسرے کو گلے لگایا۔ یعقوبؑ نے لابن کو اپنا سارا حال سنایا۔

یعقوبؑ لابن کے ساتھ ایک مہینے تک رہا۔ لابن نے کہا تو میرا رشتے دار ہے۔ اس لیے میں تجھ سے کوئی کام مفت نہ کراؤں گا۔

بتاؤ تم کیا مزدوری لو گے؟

یعقوبؑ راحیل کی محبت میں مبتلا ہو چکا تھا اس لیے اس نے کہا اگر تم مجھے راحیل کا ہاتھ دے دو تو میں آپ کیلئے سات سال تک کام کروں گا۔

لابن رضامند ہو گیا۔

اس طرح یعقوبؑ نے راحیل سے شادی کرنے کیلئے لابن کیلئے سات سال کام کیا۔ راحیل

کی محبت کے سبب یعقوبؑ کے سات سال گزر گئے۔
لابن نے ایک بڑی ضیافت کی اور راحیل کی شادی یعقوبؑ سے کر دی۔
شب زفاف گزر گئی تو یعقوبؑ نے دیکھا کہ اس کی دلہن راحیل کی بجائے اس کی بڑی بہن لیاہ ہے۔ یعقوبؑ لابن کے پاس گیا اور اس نے اس دھوکہ دہی کی وجہ پوچھی۔
لابن نے کہا کہ ہمارے ہاں رواج ہے کہ پہلے بڑی لڑکی کی شادی کی جاتی ہے جبکہ لیاہ راحیل سے بڑی ہے اگر تم مزید سات سال تک میرے لیے کام کرو تو میں تجھے راحیل کا ہاتھ بھی دے دوں گا۔
یعقوبؑ اس بات پر رضامند ہو گیا۔ سات سال بعد یعقوبؑ کی راحیل سے بھی شادی ہو گئی۔

پیدائش۔ باب 29، آیت 30,28,27,25,23,22,20,18,15,13,11,9,6,2,1

لیاہ اور بلہاہ کے بیٹے:

خدا نے جب دیکھا کہ یعقوبؑ لیاہ سے راحیل کی نسبت کم محبت کرتا ہے تو اس نے لیاہ کی گود ہری کر دی لیکن راحیل کو بانجھ رہنے دیا۔ لیاہ حاملہ ہوئی اور اس نے ایک بچے کو جنم دیا۔ لیاہ نے کہا خداوند نے مجھے مصیبت سے نجات دی۔ اب میرا شوہر مجھ سے زیادہ محبت کرے گا۔ اس نے بچے کا نام روبن رکھا پھر لیاہ نے دوسرے بچے کو جنم دیا اور کہا میرا خاوند اب بھی مجھ سے محبت نہیں کرتا اس لیے خدا نے مجھے دوسرا بیٹا دیا تاکہ میرا خاوند مجھ سے محبت کرے۔ اس نے اس بچے کا نام شمعون رکھا پھر اس نے تیسرے بچے کو جنم دیا۔ لیاہ نے کہا اب میرا خاوند ضرور مجھ سے محبت کرے گا۔ اس بچے کا نام لاوی رکھا گیا پھر لیاہ نے چوتھے بچے کو جنم دیا۔ لیاہ نے کہا مجھے خدا کی حمد کرنا چاہیے۔ اس بچے کا نام یہوداہ رکھا گیا۔
راحیل اپنی بہن سے حسد کرنے لگی۔ اس نے یعقوبؑ سے کہا مجھے بچہ چاہیے یا پھر میں مر جاؤں گی۔
یعقوبؑ نے غصے سے کہا، یہ سب خدا کی مرضی ہے، میں خدا تو نہیں ہوں۔
راحیل نے کہا تم میری لونڈی بلہاہ سے مجھے بچہ دو، اگر تم اس کے ساتھ رہو گے تو وہ میرے

لیے بچہ جنے گی۔ میں بھی اس کی ماں بنوں گی۔

بلہا حاملہ ہوئی اور راخیل کے کہنے کے مطابق اس نے ایک بچے کو جنم دیا۔ راخیل نے کہا خدا نے میری فریاد سن لی۔ اس بچے کا نام دان رکھا گیا۔ بلہا دوبارہ حاملہ ہوئی اس نے ایک اور بیٹے کو جنم دیا۔

تب راخیل نے کہا میں اپنی بہن کے مقابلے میں جیتی۔ اس بچے کا نام نفتالی رکھا گیا۔

پیدائش۔ باب 29، آیت 35,31

باب 30، آیت 5,3,1 تا 8

زلفہ، لیاہ اور راخیل کے بیٹے:

جب لیاہ نے محسوس کیا کہ اس نے بچے جننا بند کر دیئے ہیں تو اس نے اپنی لونڈی زلفہ یعقوبؑ کو سونپ دی۔ اس سے ایک بیٹا پیدا ہوا اس کا نام جدر رکھا۔ زلفہ سے ایک اور بیٹا پیدا ہوا۔

لیاہ نے کہا کہ میں خوش قسمت ہوں اب عورتیں مجھے خوش نصیب کہیں گی۔ اس بچے کا نام آشر رکھا۔

روبن کھیت میں فصل کاٹنے گیا اور اسے وہاں سے ''مردم گیاہ'' مل گیا۔ ''وہ مردم گیاہ'' لے کر اپنی ماں لیاہ کے پاس آیا۔

راخیل نے لیاہ سے کہا مجھے بھی کچھ ''مردم گیاہ'' دے دو۔

''مردم گیاہ'' کسی قسم کی ایک قیمتی جڑی بوٹی ہے۔ قدیم وقتوں میں جادو وغیرہ کے کام بھی آتی تھی۔

لیاہ نے کہا کیا یہ بہت نہیں ہے کہ تم نے میرے خاوند کا پیار چھین لیا ہے؟ اب تم میرے بیٹے سے ''مردم گیاہ'' لینا چاہتی ہو۔

راخیل نے کہا کہ اگر تم اپنے بیٹے سے مجھے ''مردم گیاہ'' لے دو تو آج رات تم یعقوبؑ کے ساتھ گزار سکتی ہو۔

شام کو جب یعقوبؑ کھیتوں سے لوٹ کر گھر آیا، تو لیاہ نے اس سے کہا کہ آج رات تم میرے ساتھ گزارو گے کیونکہ میں نے اس کی قیمت ''مردم گیاہ'' دے کر چکا دی ہے۔ اس رات

یعقوبؑ لیاہ کے ساتھ رہا، اس سے اس کے ہاں ایک اور بچہ پیدا ہوا۔ لیاہ نے کہا کہ خدا نے مجھے یہ اس بات کا انعام دیا ہے جو میں نے اپنی لونڈی اپنے خاوند کو سونپی تھی۔ اس بچے کا نام اشکار رکھا گیا۔

لیاہ پھر حاملہ ہوئی اور وہ یعقوبؑ کے چھٹے بچے کی ماں بنی۔ لیاہ نے کہا خدا نے مجھے شاندار انعام سے نوازا ہے اب میرا خاوند میرے ساتھ عزت سے پیش آتا ہے کیونکہ میں اس کے چھ بیٹوں کی ماں بنی ہوں۔ اس بچے کا نام زبولون رکھا گیا۔

اس کے بعد لیاہ کے ایک بیٹی پیدا ہوئی اس کا نام دینہ رکھا گیا۔

خدا نے راحیل کو یاد کیا اور وہ حاملہ ہوئی اس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا اور اس کا نام یوسفؑ رکھا۔

راحیل نے کہا خدا نے مجھے ذلت سے بچالیا اب خدا مجھے ایک اور بیٹا بخشے۔

پیدائش۔ باب 30، آیت 9 تا 23,22,20,17,6

خدا کا یعقوبؑ کے ساتھ کلام:

یوسفؑ کی پیدائش کے بعد یعقوبؑ نے لابن سے کہا اب مجھے واپس گھر جانے کی اجازت دو۔ لابن نے کہا خدا نے مجھے تمہاری وجہ سے برکت دی۔ یعقوبؑ نے اپنی بیویوں اور بچوں کو اونٹوں پر سوار کیا اور ملک کنعان کی طرف سفر شروع کیا۔

جب وہ دریائے جابوک کے قریب پہنچے، تو یعقوبؑ نے اپنے خاندان والوں کو دریا کی دوسری جانب بھیج دیا لیکن خود اکیلا ادھر ہی رہا، رات ہوگئی۔

ابراہیمؑ کے پاس کوئی آیا اور صبح تک اس کے ساتھ رہا۔ اس شخص نے یعقوبؑ کو کمر سے پکڑ رکھا تھا جب اس نے دیکھا کہ وہ اس پر غالب نہیں ہوتا تو اس نے یعقوبؑ کی ران کو اندر کی طرف دبایا اور یعقوبؑ کا جوڑ نکل گیا۔

تب اس شخص نے کہا مجھے جانے دو کیونکہ سورج نکل رہا ہے۔ اس شخص نے یعقوبؑ سے پوچھا تمہارا کیا نام ہے پھر اس نے یعقوبؑ سے کہا کہ تم خدا کے ایک بندے سے کشتی کرتے رہے ہو اب تمہارا نام اسرائیل ہوگا۔

یعقوبؑ نے کہا تم مجھے اپنا نام بتاؤ؟ اس نے کہا تم میرا نام کیوں پوچھنا چاہتے ہو؟ تب اس

نے یعقوبؑ کو برکت دی۔

یعقوبؑ نے کہا میں نے آج خدا کو سامنے دیکھا اور میں زندہ بچ گیا، جب یعقوبؑ وہاں سے چلا تو وہ لنگڑا کر چل رہا تھا۔

پیدائش۔باب30، آیت27,25،

باب31، آیت17۔باب32، آیت22 تا31,30,29

یوسفؑ اور اس کے بھائی:

یعقوبؑ کنعان کی سرزمین میں جا بسا جہاں اس کا باپ رہا کرتا تھا۔ یعقوبؑ اپنے بیٹے یوسفؑ کو دوسرے بیٹوں کی نسبت زیادہ محبت کرتا تھا۔ یوسفؑ، یعقوبؑ کے بڑھاپے کی اولاد تھا۔ اس نے یوسفؑ کیلئے ایک پوشاک بنوائی۔ یوسفؑ کے بھائیوں نے دیکھا کہ ان کا باپ ان کی نسبت یوسفؑ سے زیادہ محبت کرتا ہے وہ یوسفؑ سے حسد اور نفرت کرنے لگے اور اس کی ذلت کرتے۔

ایک رات یوسفؑ نے خواب دیکھا اور یہ خواب اپنے بھائیوں کو بھی بتا دیا۔ یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کو اپنا خواب بتاتے ہوئے کہا کہ میں نے دیکھا کہ ہم کھیت میں فصل کے پولے باندھ رہے ہیں۔ میرا پولہ اوپر کو اٹھا اور تمہارے پولے اس کے گرد اکٹھے ہو گئے اور سجدہ کیا۔ اس خواب سے یوسفؑ کے بھائی اور بھی خطرناک ہو گئے اور غصے سے کہنے لگے کہ تم ہمارا بادشاہ بننا چاہتے ہو؟ کیا تم ہم پر حکومت کرو گے؟

یوسفؑ کو پھر ایک اور خواب آیا۔ اس نے اپنے بھائیوں کو اپنا خواب بتاتے ہوئے کہا کہ میں نے دیکھا کہ سورج کو چاند اور دوسرے گیارہ ستارے سجدہ کر رہے ہیں۔ یوسفؑ نے اپنے خواب کے متعلق اپنے باپ کو بھی بتایا اس کے باپ نے کہا یہ بات کسی کو نہ بتانا دراصل یہ چاند اور ستارے جنہوں نے سورج کو سجدہ کیا وہ میں اور تمہارے بھائی تھے اور سورج تم تھے۔ اس سے یوسفؑ کے بھائی اور بھی مشتعل ہو گئے۔

پیدائش۔باب37، آیات3,1 تا9,8 تا11

یوسفؑ کا غلام بنا کر بیچ دیا جانا:

ایک دن جبکہ یوسفؑ کے بھائی اپنے والد کے ریوڑوں کو چراگاہ میں چرا رہے تھے تو انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ ہم یوسفؑ کے خوابوں کی وجہ سے پریشان ہیں۔ اس لیے اسے حلال کر کے خشک کنویں میں پھینک دیا جائے ہم باپ سے کہہ دیں گے کہ اسے جنگلی درندے نے مار دیا لیکن روبن نے کہا نہیں اس کو جان سے نہیں مارنا چاہیے اسے زخمی بھی نہ کریں بلکہ خشک کنویں میں پھینک دیں۔

جب یوسفؑ اپنے بھائیوں کے پاس پہنچا تو اس کے بھائیوں نے اس کی قمیض اتار لی اور ایک خشک کنویں میں یوسفؑ کو پھینک دیا پھر وہ کنویں سے تھوڑی دور بیٹھ کر کھانا کھانے لگے تو مصر کو جانے والا ایک قافلہ کنویں کے قریب اترا۔ انہوں نے اونٹوں پر مصالحے اور تجارتی سامان باندھ رکھا تھا۔

یہوداہ نے اپنے بھائیوں سے کہا کیوں نہ ہم یوسفؑ کو جان سے مارنے کی بجائے کچھ رقم حاصل کر لیں۔ اس طرح ہمارا جرم بھی چھپ جائے گا۔ آؤ اسے ان تاجروں کے ہاتھوں بیچ دیتے ہیں۔ اس کے بھائی رضامند ہو گئے اور بیس چاندی کے ٹکڑوں کے عوض اسے بیچ دیا۔

پھر انہوں نے ایک بکری کو ذبح کیا اور یوسفؑ کے کرتے کو اس کے خون میں بھگویا اور گھر واپس آ کر اپنے والد کو یوسفؑ کا خون آلود کرتا دے کر کہا ہمیں یہ کرتا ملا ہے شاید یہ یوسفؑ کا ہو؟

یعقوبؑ نے کرتا دیکھ کر پہچان لیا تو بھائیوں نے کہا یوسفؑ کو کسی جنگلی درندے نے کھا لیا۔ انہوں نے کہا کہ جنگل میں بہت سے درندے رہتے ہیں جو آئے دن لوگوں کو ہلاک کر کے کھا لیتے ہیں۔ انہوں نے اپنے والد کو تسلی دینے کی بہت کوشش کی لیکن یعقوبؑ نے کہا میں مرتے دم تک اپنے اس پیارے بیٹے کا منتظر رہوں گا۔

مصری تاجروں کا قافلہ مصر پہنچ گیا وہاں انہوں نے فرعون کے ایک افسر پوتی فر کے ہاتھوں یوسفؑ کو بیچ دیا۔ دراصل وہ شخص فرعون کے محلوں کا نگرانِ اعلیٰ تھا۔

پیدائش۔ باب 37، آیات 12,19,20,22,23,27,31,36

یوسفؑ پر جھوٹا الزام:

خداوند نے یوسفؑ کو برکت دی۔ پوتی فر کے ساتھ جو بھی کام کرتا اسے کامیابی ملتی۔ اس لیے پوتی فر نے یوسفؑ کو اپنے تمام امور کا نگران بنا دیا۔

یوسفؑ بہت طاقتور اور خوبصورت تھا۔ پوتی فر کی بیوی اس کی خواہش کرنے لگی۔ ایک دن اس نے یوسفؑ کو اکیلے میں اپنے پاس بلوایا اور اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ یوسفؑ نے کہا آپ کے خاوند نے مجھے ہر چیز پر اختیار دیا لیکن آپ پر کوئی اختیار نہیں دیا۔ آپ جو کچھ کر رہی ہیں یہ گناہ ہے اور خدا کی مرضی کے خلاف ہے لیکن وہ بار بار یوسفؑ سے اپنی خواہش کا اظہار کرتی رہی یوسفؑ اس سے ہمیشہ بچتا رہا۔

جب ایک دن یوسفؑ گھر میں اکیلے کام کر رہا ہے تو پوتی فر کی بیوی نے اس کی قمیض پیچھے سے پکڑ لی اور کہا کہ تم میرے ساتھ آؤ لیکن یوسفؑ اپنی قمیض چھڑا کر ان کے گھر سے دوڑ نکلا۔ قمیض کا کچھ حصہ پوتی فر کی بیوی کے ہاتھ میں رہ گیا اس نے چلا کر اپنے نوکروں کو اکٹھا کر لیا اس نے کہا کہ وہ عبرانی غلام میرے کمرے میں آیا اور میرے ساتھ زیادتی کرنے کی کوشش کی جب میں نے اونچی آواز میں چیخنا شروع کیا تو وہ باہر کو دوڑا جبکہ اس کی قمیض کا کچھ حصہ میرے ہاتھ میں رہ گیا۔

جب پوتی فر اپنے گھر آیا تو اس کی بیوی نے اس کو بھی یہی کہانی سنائی۔ پوتی فر خوب آگ بگولا ہوا۔ اس نے یوسفؑ کو فرعون کے قید خانے میں بند کر دیا۔

پیدائش۔ باب 48، آیات 20,19,17,9,8,6,2

دو قیدیوں کے خواب:

جب یوسفؑ کو جیل میں ڈالا گیا تو کچھ عرصہ بعد فرعون کے ساقی اور نان بائی کو بھی فرعون کے حکم سے جیل میں ڈالا گیا۔ ان دونوں نے ایک رات خواب دیکھا۔

یوسفؑ نے دیکھا کہ وہ دونوں پریشان ہیں اور ان سے پوچھا کہ کیا معاملہ ہے۔ ان دونوں نے کہا ہم نے ایک ایک خواب دیکھا ہے لیکن ہم اس کی تعبیر نہیں جانتے۔ یوسفؑ نے کہا کہ مجھے

خدا نے خوابوں کی تعبیر بتانے کی صلاحیت دی ہے۔ آپ وہ خواب مجھے بتائیں۔
بادشاہ کے ساقی نے کہا کہ میں نے انگور کی تین ڈالیاں دیکھیں ان پر پتے نکلے۔ پھول نکلے اور ان کو انگور لگے جو پک گئے۔ میں نے ان انگوروں سے فرعون کیلئے شراب کشید کی اور فرعون کو یہ مشروب پلایا۔ یوسفؑ نے کہا کہ تین ڈالیاں تین دن ہیں۔ ان تین دنوں میں فرعون تمہیں رہا کر دے گا اور تمہیں تمہارے عہدے پر بحال کر دے گا اور تم پہلے کی طرح اس کی ساقی گیری کرو گے۔
تب نان بائی نے اپنا خواب بتایا اور کہا کہ میرے سر پر تین خوان روٹیاں ہیں اور پرندے ان روٹیوں کو نوچ رہے ہیں۔
یوسفؑ نے کہا تمہارے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ تمہارے سر پر جو تین خوان ہیں یہ تین دن ہیں تمہیں تین دن کے بعد پھانسی لگا دی جائے گی اور پرندے تیرا گوشت نوچ نوچ کر کھائیں گے۔
تین دن کے بعد فرعون کی سالگرہ تھی اس نے ساقی کو اس کے عہدے پر بحال کر دیا اور نان بائی کو پھانسی لگا دی۔
یوسفؑ نے ساقی سے کہا تھا کہ تم قید خانے سے رہا ہونے کے بعد میرا ذکر کرو گے لیکن ساقی رہا ہونے کے بعد یوسفؑ سے کیا ہوا وعدہ بھول گیا۔

پیدائش۔ باب 40، آیات 1 تا 5,3 تا 23,16,14

فرعون کا خواب:

اس کے دو سال بعد فرعون نے ایک خواب دیکھا۔ اس نے اپنا خواب اپنے جادوگروں اور دانشمندوں کو بتایا کہ میں دریائے نیل کے کنارے کھڑا ہوں وہاں سے سات موٹی گائیں نکلیں اور چرنے لگیں تب سات دبلی گائیں نکلیں اور وہ موٹی تازی گاؤں کو نگل گئیں اور میں جاگ گیا۔ میں جب دوبارہ سویا تو مجھے پھر خواب آیا میں نے اناج کی سات بالیاں دیکھیں جو اناج سے بھری ہوئی تھیں پھر سات بالیاں دیکھیں جو کہ بالکل کمزور تھیں اور موٹی بالیوں کو کھا گئیں۔
فرعون کے جادوگر اور دانشمند اس کے خواب کی کوئی تعبیر نہ بتا سکے تب فرعون کے ساقی کو قید

خانے والا یوسفؑ یاد آیا۔ اس نے فرعون سے کہا یہ وہی یوسفؑ ہے جس نے میرے اور نان بائی کے خواب کی صحیح صحیح تعبیر بتائی تھی۔ فرعون نے یوسفؑ کو قید خانے سے بلوایا اور کہا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے جس کی کوئی تعبیر نہیں جانتا۔ یوسفؑ نے کہا خدا مجھے فرعون کے خواب کی تعبیر بتائے گا۔

فرعون نے یوسفؑ کو اپنا خواب بتایا یوسفؑ نے کہا کہ یہ دونوں خواب ایک ہی ہیں۔ کہ سات سال مصر میں خوب غلہ ہوگا اور اس سے اگلے سات سال قحط ہوگا۔ اس لیے حالات کا تقاضا ہے کہ خدا کے فیصلے کے مطابق اس کا حل تلاش کیا جائے کیونکہ چند ہی سالوں میں قحط برپا ہونے والا ہے۔

پیدائش۔ باب 21، آیات 1 تا 9,9,8,7 تا 32,30,29,25,16,125,14,12

مصر پر حکومت:

یوسفؑ نے فرعون سے کہا تم ایک ایسا آدمی منتخب کرو جو عقل مند اور صاحب بصیرت ہوتا کہ وہ پورے ملک کا انتظام سنبھال سکے اور تم کو چاہیے کہ تم ایسے اہلکار متعین کرو جو سات سال تک اچھی پیداوار کا پانچواں حصہ وصول کر کے جمع کریں اور اس کو ذخیرہ کرنے کیلئے زیر زمین گودام بنائے جائیں تاکہ قحط کے دنوں میں اس غلے کو استعمال کیا جائے اور اس طرح لوگ قحط سے بچ پائیں گے۔

فرعون نے اس منصوبے کی منظوری دے دی اور اس کے ساتھ اعلان کیا کہ ہمیں یوسفؑ سے زیادہ عقل مند اور دانش مند کوئی شخص نہیں مل سکتا کیونکہ اس کے ساتھ خدا کی روح ہے میں اسے تمام مصر کا حکمران نامزد کرتا ہوں اس نے اپنے ہاتھ سے شاہی انگوٹھی اتار کر یوسفؑ کی انگلی میں پہنا دی اور عمدہ کپڑے کے پوشاک بھی پہنائے۔ اس کے گلے میں شاہی نشان ڈالا اور اسے شاہی رتھ بھی دیا گیا۔

اور اس کو ایک پجاری کی بیٹی ''آسینتھ'' بھی عطا کی تاکہ یوسفؑ اس سے شادی کرے۔ اس سے یوسفؑ کے دو بچے پیدا ہوئے۔

یوسفؑ جب مصر کا حکمران بنا تو اس کی عمر تیس سال تھی۔ اس نے سات سال تک پورے ملک کے دورے کیے اور بہت سا اناج جمع کر کے شہر کے قریب گوداموں میں اکٹھا کر دیا جب قحط

پڑ گیا تو اس نے اپنے ملک کے لوگوں کو اناج دینا شروع کر دیا۔

یہ قحط کنعان تک پھیلا ہوا تھا جب یعقوبؑ نے سنا کہ مصر سے اناج ملتا ہے تو اس نے اپنے بیٹوں کو حکم دیا کہ وہ مصر جائیں اور اناج خرید لائیں لیکن یعقوبؑ نے یوسفؑ کے سگے بھائی بنیامین کو اپنے دوسرے بیٹوں کے ساتھ مصر نہ بھیجا۔

پیدائش۔ باب 41، آیات 33 تا 56,50,48,44,43,41,38

باب 42، آیات 1 تا 4

یوسفؑ کے بھائی مصر میں:

جب یوسفؑ کے بھائی مصر پہنچے تو وہ یوسفؑ کے سامنے پیش کیے گئے وہ اس کے سامنے جھکے۔ یوسفؑ نے ان کو پہچان لیا لیکن ان پر ظاہر نہ ہونے دیا۔ یوسفؑ نے کہا کہ تم جاسوس ہو۔ تم ہماری سرحدوں کا جائزہ لینے آئے ہو کہ یہ کہاں سے کمزور ہیں، لیکن انہوں نے جواب دیا نہیں جناب ہم تو آپ کے غلام ہیں اور اناج خریدنے کو آئے ہیں۔ ہم بارہ بھائی ہیں۔ ہمارا باپ کنعان میں رہتا ہے۔ ہمارا ایک بھائی مر چکا ہے جبکہ سب سے چھوٹا بھائی باپ کے پاس ہے۔ یوسفؑ نے کہا کہ میں تمہارے سچ کا امتحان لوں گا اور تم میں سے ایک کو اپنے پاس رکھوں گا جب تم دوبارہ یہاں آؤ تو اپنے چھوٹے بھائی کو بھی ساتھ لیتے آنا۔

انہوں نے اس بات کو مان لیا اور انہوں نے اناج کے بدلے یوسفؑ کو چاندی دی۔ یوسفؑ نے ان میں سے شمعون کو پکڑ لیا اور ان کے سامنے رسیوں سے باندھ دیا تب یوسفؑ نے اپنے ملازموں کو حکم دیا کہ ان کے تھیلوں کو اناج سے بھر دیا جائے اور انہوں نے اناج کے بدلے جو چاندی دی ہے وہ ان کے تھیلوں میں رکھ دی جائے جب وہ گھر واپس آئے تو انہوں نے اپنے باپ یعقوبؑ کو بتایا کہ مصر میں ان کے ساتھ کیا ہوا ہے پھر انہوں نے اپنے اناج کے تھیلے کھولے تو اس میں اسی چاندی کو موجود پایا وہ ڈر گئے کہ ان پر چوری کا الزام لگ جائے گا؟

یعقوبؑ نے کہا پہلے یوسفؑ گیا پھر تم شمعون کو مصر چھوڑ آئے اور اب کہہ رہے ہو کہ بنیامین کو تمہارے ساتھ بھیج دوں۔

نہ جانے کیوں ہر چیز میرے خلاف جا رہی ہے۔ اس لیے میں نہیں چاہتا کہ تم چھوٹے

بنیامین کو اپنے ساتھ لے جاؤ۔ میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور اب مزید صدمہ برداشت نہیں کر سکتا۔

پیدائش۔ باب 42، آیات 6,7,9,10,13,19,20,24,25,29,35,36,38

یوسفؑ کے بھائیوں کی مصر واپسی:

قحط نے کنعان کو برباد کر دیا۔ یعقوبؑ اور اس کے خاندان نے مصر سے لایا ہوا تمام غلہ ختم کر دیا۔ یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ پھر واپس مصر جاؤ اور کچھ اور غلہ خرید لاؤ۔ یعقوبؑ نے کہا کہ تم غلے کے بدلے چاندی دینا اور اپنے ساتھ چھوٹے بھائی بنیامین کو بھی لے جاؤ اور جلدی واپس لوٹ آنا۔

پس بنیامین اپنے بھائیوں کے ساتھ چلا۔ انہوں نے کچھ تحفے لیے اور پہلے سے دگنی چاندی لے کر مصر کی طرف روانہ ہوئے اور مصر میں یوسفؑ کے سامنے جا کر پیش ہوئے۔ یوسفؑ نے اپنے چھوٹے بھائی بنیامین کو دیکھا تو اپنے ملازم سے کہا اس لڑکے کو میرے گھر لے جاؤ بلکہ اس کے ساتھ آئے ہوئے دوسرے لوگوں کو بھی میرے گھر لے جاؤ۔ یہ سب لوگ مل کر میرے گھر کا کھانا کھائیں گے۔ یوسفؑ نے ان کیلئے ایک جانور ذبح کیا اور ان کیلئے کھانا تیار کیا۔ یوسفؑ نے کہا کہ شمعون کو بھی لے آؤ جب یوسفؑ ان کے درمیان پہنچا تو ان کی خیریت دریافت کی اور پوچھا کہ تمہارا بوڑھا والد کیسا ہے کیا وہ ابھی زندہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ آپ کا خادم ہمارا باپ زندہ ہے۔ وہ سب یوسفؑ کے سامنے جھک گئے۔ یوسفؑ نے پوچھا یہ چھوٹا لڑکا تمہارا بھائی ہے جس کا تم نے ذکر کیا تھا؟ یوسفؑ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور وہ شدت جذبات کی وجہ سے کمرے سے باہر چلا گیا پھر وہ کمرے میں واپس آیا اور اس نے کہا کہ کھانا لگایا جائے۔ بنیامین کو دوسرے بھائیوں کی نسبت پانچ گنا زیادہ کھانا دیا گیا۔

پیدائش۔ باب 43، آیات 1,2,12,17,23,26,31,34

چاندی کا پیالہ:

کھانا کھانے کے بعد یوسفؑ نے نوکروں کو حکم دیا کہ ان کے تھیلے اناج سے بھر دیے جائیں اور ہر کسی کی رقم اس کے تھیلے میں ہی رکھ دی جائے اور جو سب سے چھوٹا بھائی ہے۔ اس کے تھیلے

میں اناج کے ساتھ ایک چاندی کا پیالہ بھی رکھ دینا۔ دوسری صبح سب بھائی کنعان کے سفر پر روانہ ہوئے جب وہ تھوڑی دور گئے تو اسے یوسفؑ کے سپاہیوں نے روک لیا۔ انہوں نے کہا کہ تم نے یوسفؑ کا چاندی کا پیالہ چوری کیا ہے۔ اس لیے ہمارے ساتھ چلو۔ سب بھائیوں نے کہا کہ ہم قسم کھاتے ہیں کہ ہم نے آپ کے آقا کا پیالہ نہیں چرایا اگر ہم میں سے یہ پیالہ کسی کے پاس سے مل جائے تو اسے سزائے موت دینا اور ہمیں اپنے آقا کے غلام بنالینا۔ سپاہی نے کہا جس کے پاس سے چاندی کا پیالہ ملا وہ میرے آقا کا غلام رہے گا۔ سب بھائیوں کے تھیلوں کی تلاشی لی گئی اور انہیں چھوٹے بھائی بنیامین کے اناج کے تھیلے سے وہ پیالہ مل گیا سب بھائی بہت پریشان ہوئے۔ انہوں نے اپنے کپڑے نوچ لیے اور یوسفؑ کے پاس پہنچے۔

یہوداہ نے یوسفؑ سے کہا ہم کیا کریں میرے آقا؟ ہم اپنی بے گناہی کیسے ثابت کریں؟ خدا ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گا اب ہم سب آپ کے غلام ہیں۔ یوسفؑ نے کہا مجھے تمہیں غلام بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں تو صرف اسے غلام بناؤں گا جس نے میرا پیالہ چوری کیا ہے۔ تم آزاد ہو اور اپنے باپ کے پاس جاسکتے ہو۔

پیدائش۔ باب 44، آیات 17,16,13,9,7,6,4,2,1

مصر میں بس جانا:

یہوداہ نے یوسفؑ سے کہا اگر ہم اپنے چھوٹے بھائی بنیامین کو واپس کنعان لے کر نہ گئے تو ہمارا باپ اپنے بیٹے کی جدائی سے مر جائے گا۔ وہ اپنے اس بیٹے سے بہت محبت کرتا ہے اور اسے عزیز رکھتا ہے۔ ہمارا باپ بہت بوڑھا ہے، جب وہ بنیامین کو نہ دیکھے گا تو صدمے سے مر جائے گا۔ میں تو اس کو مرتا ہوا نہیں دیکھ سکتا۔ تم میرے بھائی کی بجائے مجھے اپنا غلام بنالو۔

یوسفؑ اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکا۔ اس نے اپنے نوکروں کو حکم دیا کہ وہ کمرے سے باہر چلے جائیں تب اس نے اپنے بھائیوں کو بتایا کہ وہ یوسفؑ ہے۔ یوسفؑ اس قدر بلند آواز سے رویا کہ اس کے نوکروں نے بھی اسے روتے ہوئے سن لیا۔

یوسفؑ نے اپنے بھائیوں سے کہا کہ ابھی تو صرف قحط کے دو سال ہوئے ہیں اور باقی پانچ سال باقی ہیں۔ تم جلدی سے باپ کے پاس جاؤ اور اسے بتاؤ کہ اپنے تمام خاندان کے ساتھ آ کر

مصر میں بس جائے۔ میں انہیں اناج دوں گا۔

یوسفؑ نے بنیامین کو گلے لگا لیا اور پھر رونے لگا۔ بنیامین بھی رونے لگا۔ یوسفؑ نے اپنے سب بھائیوں کو بوسہ دیا۔

جب فرعون نے سنا کہ یوسفؑ کے بھائی آئے ہیں تو اس نے کہا کہ میں ان کے باپ اور خاندان کو مصر میں بہترین زمین رہنے کو دوں گا۔

اس طرح یوسفؑ کا باپ بھائی اور ان کا قبیلہ مصر میں آ کر بس گیا۔ ان بارہ بھائیوں کی ہر نسل سے ایک قبیلہ بنا اور بارہ قبیلے ہی اسرائیل کے قبیلے ہیں۔

پیدائش۔ باب 44، آیت 34,33,31,30۔ باب 45، آیت 18,14,11,9,6,2,1 باب 47، آیت 27۔ باب 49، آیت 28

اسرائیلیوں پر ظلم:

بہت سے برس بیت گئے۔ اسرائیلی پورے مصر میں پھیل گئے پھر مصر کا ایک نیا حکمران بنا۔ وہ یوسفؑ کے بارے میں کچھ نہ جانتا تھا۔

نئے حکمران نے اقتدار سنبھالنے کے بعد کہا کہ بنی اسرائیل کی مصر میں تعداد بہت زیادہ ہو چکی ہے اور یہ بہت طاقتور ہو چکے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ جب ہماری کسی دشمن کے ساتھ جنگ ہو یہ اسرائیلی ان کے ساتھ مل کر ہمارے خلاف جنگ کریں۔

اس طرح اسرائیلیوں کو غلام بنا دیا گیا اور ان کی روح کو کچلنے کیلئے ان سے سخت مشقت لی جاتی۔

نئے فرعون نے اسرائیلیوں سے پتھوم اور رعمیس کے شہر تعمیر کروائے۔ یہ شہر فرعون کیلئے اجناس ذخیرہ کرنے کیلئے تعمیر کیے گئے تھے۔ اس کے علاوہ مصری اسرائیلیوں پر ظلم اور تشدد بھی کرتے تھے کیونکہ اسرائیلی تعداد میں بہت زیادہ ہو چکے تھے اور ہر جگہ پھیلے ہوئے تھے۔ اسرائیلیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد نے مصری لوگوں کو خوفزدہ کر دیا تھا۔

فرعون نے دائیوں کو حکم دیا کہ جب کسی اسرائیلی عورت کے ہاں بیٹا پیدا ہو تو اسے فوراً مار دیا جائے لیکن لڑکیوں کو زندہ رہنے دیا جائے۔

لیکن کچھ دائیاں خدا سے بھی ڈرتی تھیں، اس لیے انہوں نے فرعون کا حکم نہ مانا جب اسکی

دائیوں سے فرعون نے حکم عدولی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اسرائیلی عورتیں مصری عورتوں کی طرح نہیں ہیں کیونکہ ہمارے پہنچنے سے پہلے ہی وہ بچے کو جنم دے دیتی ہیں۔

اس کے بعد فرعون نے حکم دیا کہ جب کسی عبرانی عورت کے ہاں لڑکا پیدا ہو تو اسے فوراً دریا میں پھینک دیا جائے لیکن لڑکی کو زندہ رکھا جائے۔

خروج۔ باب 1، آیت 8 تا 22,19,15,12,11,10

موسیٰ کی پیدائش:

اسرائیلی قبیلے لاوی کے ایک شخص نے اپنے ہی قبیلے کی ایک عورت سے شادی کی۔ اس نے ایک بچے کو جنم دیا۔ انہوں نے بچے کو تین ماہ تک چھپائے رکھا لیکن جب ان کیلئے بچے کو مزید چھپا کر رکھنا ناممکن ہو گیا تو انہوں نے سرکنڈوں کی ایک ٹوکری بنا کر اسے رال سے جوڑا، بچے کو اس ٹوکری میں رکھ کر دریا کے کنارے جھاؤ میں رکھ دیا۔

اس بچے کی بہن دور کھڑی دیکھتی رہی کہ بچے کے ساتھ کیا ہوتا ہے۔ اسی دوران فرعون کی بیٹی دریا پر غسل کرنے کو آئی، اس نے جھاؤ کی جھاڑیوں میں ٹوکری کو پڑے دیکھا، اس نے اپنی لونڈی سے کہا کہ وہ ٹوکری اٹھا لاؤ۔

جب ٹوکری کو کھول کر دیکھا تو اس میں بچہ تھا۔ بچہ رو رہا تھا، شہزادی کو بچے پر ترس آیا یہ بچہ کسی عبرانی کا ہے، شہزادی نے کہا۔

بچے کی بہن نے شہزادی سے کہا کہ میں کسی عبرانی عورت کو بلا لاؤں تا کہ وہ اس کو دودھ پلائے؟ فرعون کی بیٹی نے کہا تمہاری مہربانی ہو گی اگر تم ایسا کرو۔ اس طرح بچے کی بہن اپنی ماں کو بلا لائی، فرعون کی بیٹی نے کہا اے عورت اس بچے کو لے اور اس کی آیا گری کر، میں تمہیں اس کا معاوضہ دوں گی۔ عورت یعنی بچے کی ماں بچے کو گھر لے گئی اور اس کی پرورش شروع کر دی۔

بچہ جب بڑا ہو گیا تو وہ اسے فرعون کی بیٹی کے پاس لے گئی۔ فرعون کی بیٹی نے بچے کو اپنا متبنٰی بنا لیا۔ فرعون کی بیٹی نے کہا میں نے اسے پانی سے نکالا تھا۔ اس لیے میں اس کا نام موسیٰ رکھوں گی۔

خروج۔ باب 2، آیت 1 تا 10

موسیٰ کا فرار اور شادی:

موسیٰ جب جوان ہوا تو وہ اپنے رشتے داروں سے ملنے گیا۔ اس نے مشاہدہ کیا کہ وہ لوگ انتہائی مشقت کرتے ہیں اور ان سے بہت زیادہ کام لیا جاتا ہے۔ موسیٰ کی موجودگی میں ایک مصری نے ایک عبرانی کو تشدد کر کے مار دیا۔

موسیٰ نے ارد گرد کا جائزہ لیا اور تسلی کی کہ اسے کوئی دیکھ نہیں رہا۔ موسیٰ نے اس قاتل مصری کو بھی مار ڈالا اور اس مصری کی لاش ریت میں چھپا دی۔

اگلے دن پھر موسیٰ نے دیکھا کہ دو عبرانی لڑ رہے ہیں۔ اس نے کہا تم یہ غلط کر رہے ہو۔ کیوں تم اپنے ہی لوگوں کو مار رہے ہو؟

ان میں سے ایک عبرانی نے کہا کیا تم ہمارے آقا ہو یا انصاف کرنے والے قاضی؟ کیا تم مجھے اس مصری کی طرح ہلاک کرنا چاہتے ہو۔

موسیٰ خوف زدہ ہو گیا۔ اس نے اپنے آپ سے کہا ضرور لوگوں کو پتا چل جائے گا کہ میں نے کیا کیا ہے۔

جب فرعون کو موسیٰ کے بارے میں معلوم ہوا کہ اس نے ایک مصری کو قتل کیا ہے تو فرعون نے اس کے خلاف کارروائی کرنے کا حکم دیا لیکن موسیٰ فرار ہو گیا اور مدین چلا گیا۔

مدین کے کاہن کو جیتھرو Jethro کہا جاتا تھا۔ اس کی سات بیٹیاں تھیں۔ موسیٰ کنویں کے قریب بیٹھا تھا، وہ ساتوں کنویں سے اپنے باپ کی بھیڑ بکریوں کو پانی پلانے آئیں لیکن دوسرے چرواہوں نے ان کی بھیڑوں اور بکریوں کو دور ہٹا دیا۔ موسیٰ ان کی مدد کو آیا، اس نے کنویں سے پانی نکالا اور ان کے جانوروں کو پلایا۔ لڑکیاں جب گھر واپس آئیں تو انہوں نے اپنے باپ کو بتایا کہ ایک مصری نے ان کی کیسے مدد کی۔ جیتھرو نے کہا تم اس شخص کو وہاں کیوں چھوڑ آئی ہو؟

جاؤ اسے بلا لاؤ تا کہ وہ ہمارے ساتھ کھانا کھائے۔ موسیٰ ان کے ساتھ جانے پر راضی ہو گیا۔ کاہن نے اپنی بیٹی صفورہ کی شادی موسیٰ سے کر دی۔

مصر میں اسرائیلی غلامی کی سخت زندگی گزار رہے تھے۔ اسرائیلیوں نے خدا کو مدد کیلئے پکارا اور خدا نے ان کی پکار سن لی۔ خدا نے ان کو اپنا عہد یاد کروایا۔

خروج۔ باب 2، آیات 11 تا 17، 19، 20، 21، 23، 24

خدا کا موسیٰ سے کلام کرنا:

ایک دن موسیٰؑ جیتھرو کی بھیڑ بکریوں کو صحرا کی دوسری طرف مقدس پہاڑ کوہ سینا پر چرانے کو لے گیا وہاں اسے ایک جھاڑی میں شعلے نظر آئے، جو کہ خدا کا فرشتہ تھا۔ موسیٰ نے دیکھا کہ جھاڑی شعلوں کے باوجود نہ جلی۔ موسیٰ نے سوچا یہ ضرور کوئی عجیب چیز ہے۔ اس لیے مجھے اسے قریب سے جا کر دیکھنا چاہیے۔

موسیٰ جب جھاڑی کے قریب گیا تو خداوند نے اس سے کلام کیا۔ آواز اسی روشن جھاڑی سے آ رہی تھی۔ موسیٰ، موسیٰ۔ میں حاضر ہوں موسیٰ نے کہا۔ خدا نے کہا اب اس جھاڑی کے مزید قریب مت آنا۔ اپنے جوتے اتار دو کیونکہ تم مقدس جگہ پر کھڑے ہو۔ میں تمہارے آباؤ اجداد کا خدا ہوں۔ میں ابراہیمؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ کا خدا ہوں۔ موسیٰ نے اپنا چہرہ چھپا لیا کیونکہ وہ خدا کی جانب دیکھنے سے ڈرتا تھا۔

خداوند نے کہا میں نے مصر میں اپنے بندوں کی مصیبتوں کو دیکھا ہے۔ میں نے ان کی پکار کو سنا ہے کہ انہیں ان کے آقاؤں کی غلامی سے نجات دلاؤں۔ میں ان کی مصیبتوں اور مشکلوں کو سمجھتا ہوں، میں ان کو غلامی سے نجات دلاؤں گا۔ میں ان کو مصریوں کے ہاتھوں سے چھین لوں گا۔ انہیں بہت ہی زرخیز علاقہ عطا کردوں گا جہاں دودھ اور شہد کی فراوانی ہوگی۔ میں تجھے حکم دیتا ہوں کہ تو فرعون کے پاس جا اور میرے بندوں کو اس ملک سے نکال۔"

موسیٰ نے کہا، میں کون ہوتا ہوں فرعون کے پاس جا کر ان کو مصر سے نکال لانے والا؟ تب خدا نے کہا میں تمہارے ساتھ ہوں جب تم ان کو مصر سے باہر لے آؤ تو میری عبادت کرنے اس پہاڑ پر آ جاؤ گے۔ یہی اس بات کی نشانی ہوگی کہ میں نے ہی تمہیں اس قوم کو آزاد کرنے کیلئے بھیجا تھا۔

خروج۔ باب 3، آیت 1 تا 8، 10 تا 12

نام خدا:

موسیٰ نے خدا سے کہا کہ فرض کیا میں اسرائیلیوں کے پاس جاؤں اور ان سے کہوں کہ مجھے تمہارے پاس تمہارے آباؤ اجداد کے خدا نے بھیجا ہے۔ وہ پوچھیں کہ تمہارے خدا کا کیا نام ہے؟

تب میں کیا بتاؤں؟

خدا نے کہا، میں وہ ہوں جو ہوں۔ اسرائیلیوں سے کہنا کہ میں نے تمہیں ان کے پاس بھیجا ہے۔ میرا نام ہمیشہ سے ہے اور آنے والی تمام نسلیں مجھے اسی نام سے پکاریں گی۔

موسیٰ نے کہا خداوند، میں کبھی نہیں بول سکتا جب تک آپ مجھ پر ظاہر نہیں ہوتے مجھے بولنے میں لکنت ہوتی ہے۔

خدا نے کہا کون ہے جو لوگوں کو زبان دیتا ہے؟ کون ہے جو لوگوں کو گونگے بہرے بناتا ہے؟ کون ہے جو لوگوں کو نظر عطا کرتا ہے اور ان کو اندھے بناتا ہے؟ یہ صرف میں ہوں۔ خداوند نے کہا اب تم جاؤ میں بولنے میں تمہاری مدد کروں گا، میں تجھ کو بتاؤں گا کہ تمہیں کیا کہنا ہے۔

موسیٰ نے کہا خداوند اس کام کیلئے کسی اور کو بھیج دیں۔ اس پر خداوند جلال میں آ گیا اور کہا کیا میں تمہارے بھائی ہارونؑ لاوی کو تمہارے ساتھ بھیجوں۔ میں جانتا ہوں وہ بہت اچھی طرح گفتگو کر سکتا ہے اور وہ تمہیں دیکھ کر خوش بھی ہوگا۔

تم اپنے لفظ اس کے منہ میں دے دینا، وہ تمہاری جانب سے گفتگو کرے گا۔

موسیٰ جیتھرو کے پاس گیا، اور اس سے اپنے ملک واپس جانے کی اجازت مانگی۔ موسیٰ نے اپنی بیوی اور بچوں کو گدھے پر سوار کیا اور مصر کی جانب سفر شروع کر دیا۔

اسی لمحے خداوند نے ہارونؑ سے مخاطب ہو کر کہا کہ صحرا میں جا کر موسیٰ سے ملو۔ اس لیے ہارونؑ مقدس پہاڑ پر موسیٰ سے ملنے گیا وہ ایک دوسرے کے گلے ملے۔

خروج۔ باب 3، آیت 15,14,13

باب 4، آیت 27,20,18,16,15,10

بھوسے کے بغیر اینٹیں بنانا:

تب موسیٰ اور ہارونؑ فرعون کے پاس گئے اور اس سے کہا خداوند جو کہ اسرائیل کا خدا ہے، اس نے کہا ہے کہ میرے لوگوں کو جانے دے تا کہ وہ صحرا میں جا کر میرے اعجاز میں ایک جشن منا سکیں۔ فرعون نے کہا، کون خدا ہے؟ جس کا ذکر میں تم سے سن رہا ہوں اور جو کہتا ہے کہ اسرائیلیوں کو جانے دوں؟ میں تو اس خدا کو نہیں جانتا۔ میں تو اسرائیلیوں کو نہیں جانے دوں گا۔

موسیٰ اور ہارونؑ نے کہا کہ خدا خود ہم پر ظاہر ہوا تھا اور اس نے ہم سے کہا تھا کہ ہم اس کے حضور قربانیاں پیش کریں۔

فرعون نے چلا کر کہا تم اسرائیلیوں سے ان کی مشقت کیوں چھڑواتے ہو۔ تمہارے لوگ مصریوں سے زیادہ تعداد میں ہو چکے ہیں، اب تم چاہتے ہو کہ وہ کام کرنا بند کر دیں۔

فرعون نے اسی دن حکم جاری کر دیا کہ غلاموں پر تعینات آقا، غلاموں کو اینٹیں بنانے کیلئے بھوسہ فراہم کرنا بند کر دیں، اب وہ غلام بھوسہ خود ہی اکٹھا کیا کریں گے اور وہ پہلے جس تعداد میں اینٹیں بناتے تھے اسی میں اینٹیں بنائیں گے۔ اینٹوں کی تعداد میں ایک اینٹ کی بھی کمی نہیں ہونی چاہیے کیونکہ یہ غلام کافی سست ہو گئے ہیں۔ آخر یہ لوگ مجھ سے کیوں کہہ رہے ہیں، میں ان کو صحرا میں جانے دوں کہ وہ اپنے خدا کیلئے قربانیاں کریں۔

انہیں ہمارے لیے سخت مشقت کرنا چاہیے۔ اس لیے انہیں کوئی بھی وقت نہیں دینا چاہیے کہ وہ جھوٹ سنیں۔

بھوسہ چننے میں بہت سا وقت اسرائیلیوں کا ضائع ہو جاتا۔ وہ پہلے کی تعداد میں اینٹیں نہ بنا پاتے۔ اس لیے ان کے آقا ان کی پٹائی کرتے۔ اسرائیلی نمبرداروں نے اس بات کی شکایت فرعون سے کی لیکن فرعون نے ان کی شکایت سننے سے انکار کر دیا۔ اسرائیلی نمبردار فرعون کے پاس سے موسیٰ اور ہارونؑ کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ خدا ہی آپ کو سزا دے گا کیونکہ آپ کی وجہ سے فرعون ہم سے زیادہ نفرت کرنے لگا ہے۔

خروج۔ باب 5، آیت 21,20,17,15,14,9,4,3,2,1

سانپ اور خون:

موسیٰ مقدس پہاڑ پر واپس گیا اور خدا سے ہم کلام ہوا۔ موسیٰ نے کہا اے خدا آپ نے اپنے بندوں کیلئے مشکل کیوں پیدا کی؟ آپ نے مجھے وہاں کیوں بھیجا۔ میں فرعون کے پاس گیا اور آپ کا پیغام دیا۔ اب فرعون ان کے ساتھ پہلے سے زیادہ ظلم کرتا ہے پھر آپ نے ان کی کوئی مدد نہیں کی؟

خدا نے کہا، تم دیکھنا میں فرعون کے ساتھ کیا کرتا ہوں۔ میرا جابر ہاتھ اسے مجبور کر دے گا

کہ وہ اسرائیلیوں کو چھوڑ دے۔ میں اسے مجبور کردوں گا اور وہ ان لوگوں کو اپنے ملک سے باہر نکال دے گا۔

تب خدا نے موسیٰ سے کہا، اب تم پھر فرعون کے پاس جاؤ اور ہارونؑ سے کہنا کہ وہ اپنی لاٹھی فرعون کے سامنے زمین پر پھینک دے۔

موسیٰ اور ہارونؑ فرعون کے پاس آئے، ہارونؑ نے اپنی لاٹھی فرعون کے سامنے پھینک دی۔ لاٹھی سانپ بن گئی۔

فرعون نے اپنے جادوگروں اور عالموں کو بلوالیا۔ ان میں سے ہر ایک نے ایک ایک چھڑی زمین پر پھینک دی۔ ان کی چھڑیاں جادو کے زور سے سانپ بن گئیں۔ ہارونؑ کی لاٹھی نے سب چھڑیوں کو نگل لیا۔ اس کے باوجود فرعون کا دل سخت ہی رہا وہ موسیٰ اور ہارونؑ کی بات سننے کو تیار نہ تھا۔

خدا نے موسیٰ سے کہا کہ جب فرعون دریا پر جائے تو اس سے پھر کہنا کہ ہمارے لوگوں کو چھوڑ دے اگر وہ تمہاری بات نہ مانے تو ہارونؑ سے کہنا کہ وہ اپنی لاٹھی دریا کی سطح پر مارے۔

موسیٰ اور ہارونؑ نے خدا کے حکم کے مطابق ایسا ہی کیا جب ہارونؑ نے دریا کے پانی کی سطح پر لاٹھی ماری تو دریا کا پانی خون بن گیا۔ مچھلیاں مرگئیں، پانی بدبودار ہوگیا جو پینے کے قابل نہ رہا تھا۔

فرعون کے جادوگروں نے بھی ایسا ہی کیا، فرعون کا دل پھر سخت کا سخت ہی رہا۔

خروج۔ باب 5، آیت 22۔ باب 6، آیت 1

باب 7، آیت 22,21,20,16,15,13,8

ٹڈیوں کی بارش:

خدا نے موسیٰ کو حکم دیا کہ پھر فرعون کے پاس جا، میں نے فرعون اور اس کے کارندوں کے دل پہلے سے بھی زیادہ سخت کردیئے ہیں تاکہ میں اپنا معجزہ ان کو دکھاؤں بلکہ یہ معجزہ وہ لوگ بھی دیکھیں جن کا میں خدا ہوں۔

موسیٰ اور ہارونؑ فرعون کے پاس گئے اور اس سے کہا اگر تم ہمارے لوگوں کو چھوڑنے سے

انکار کرتے رہے تو پھر کل ہر جگہ ٹڈیوں کی بارش ہوگی وہ ہر چیز چٹ کر جائیں گی حتیٰ کہ درخت بھی کھا جائیں گی۔ وہ تمہارے محل اور گھروں میں بھر جائیں گی۔ اس کے بعد موسیٰ اور ہارونؑ چلے گئے۔

فرعون کے کارندوں نے فرعون سے کہا کہ یہ شخص کب تک ہمارے لیے پھندا بنا رہے گا۔ اس لیے عبرانی لوگوں کو چھوڑ دینا چاہیے تاکہ وہ اپنے خدا کی عبادت کرسکیں کیا تم نے محسوس نہیں کیا کہ مصر تباہ ہو رہا ہے؟

تب فرعون نے موسیٰ اور ہارونؑ کو بلوایا اور ان سے کہا کہ تمہارے لوگ جاسکتے ہیں اور اپنے خدا کی عبادت کرسکتے ہیں لیکن میں تمہاری عورتوں اور بچوں کو نہیں جانے دوں گا۔ صاف لگتا ہے کہ تم انقلاب کی منصوبہ بندی کر رہے ہو۔ موسیٰ نے اپنا عصا بلند کیا۔ خدا نے دن رات آندھی چلائی تو دوسرے دن یہ آندھی اپنے ساتھ ٹڈی دل بھی لے آئی۔

ساری زمین ٹڈیوں سے چھپ گئی بلکہ ٹڈیوں سے سیاہ نظر آنے لگی۔ ان ٹڈیوں نے تمام فصلیں چٹ کر دیں، درختوں کے پھل بھی کھا گئیں کوئی سبزہ باقی نہ بچا۔

فرعون نے جلدی سے موسیٰ اور ہارونؑ کو بلوایا اور ان سے معافی کی درخواست کی۔ موسیٰ نے خدا سے دعا کی تو آندھی دوسری سمت کو چلنے لگی اور تمام ٹڈیوں کو اڑا لے گئی۔

لیکن خدا نے فرعون کے دل کو پھر سخت کر دیا، اس نے اسرائیلیوں کو نہ جانے دیا۔

خروج۔ باب 10، آیت 20,19,17,16,15,13,10,8,7,6,4,3,2,1

اسرائیلیوں کو چھوڑ دیا:

خداوند نے موسیٰ سے کہا میں فرعون اور اسکے لوگوں پر ایک عذاب اور لاؤں گا تب وہ تمہارے لوگوں کو چھوڑ دے گا بلکہ ملک سے ہی جانے دے گا۔

خدا کے حکم کے مطابق موسیٰ اور ہارونؑ نے اسرائیلیوں سے کہا کہ ہر اسرائیلی اپنے گھر میں بھیڑ یا بکری ذبح کرے اور اس کا خون دروازے پر مل دے۔ اسی دوران رات کو خدا مصر میں آئے گا وہ ہر پہلوٹھے مصری اور جانور کو مار دے گا۔ جن گھروں کے دروازوں پر خون کا نشان ہوگا اس سے معلوم ہوگا کہ وہ گھر اسرائیلیوں کے ہیں۔ اس طرح وہ زندہ رہیں گے۔ خون کے نشان کی

وجہ سے اسرائیلی محفوظ رہیں گے۔ اسرائیلیوں نے ایسا ہی کیا جیسا خدا نے حکم دیا تھا۔

آدھی رات کے وقت خدا نے تمام پہلوٹھے مصریوں اور ان کے جانوروں کو مار دیا۔ ان مرنے والوں میں فرعون کا پہلوٹھا بھی تھا جو کہ اس کے تخت کا وارث تھا۔ فرعون کے قید خانے کے قیدیوں کے پہلوٹھوں کو بھی مار دیا۔ تمام گھروں سے آہوں اور سسکیوں کی آوازیں آ رہی تھیں کسی مصری خاندان کو نہ چھوڑا گیا تھا۔

اسی رات خدا نے موسیٰ اور ہارونؑ کو بلایا اور کہا، اب تم یہ ملک چھوڑ دو اور اپنے لوگوں کو بھی ساتھ لے جاؤ اور خدا کی عبادت کرو۔ تمہاری خواہش کے مطابق سب کچھ ہو گیا۔

اپنی بھیڑیں، بکریاں اور دوسرے جانور بھی لے جاؤ۔

سب اسرائیلیوں نے مصر میں اپنے گھروں کو چھوڑ دیا چھ لاکھ مرد اپنی عورتیں اور بچے بھی ساتھ لے گئے تھے۔

خروج۔ باب 11، آیت 1۔ باب 12، آیات 6,7,12,29 تا 32,37

اسرائیلیوں کے شکوک:

خداوند اسرائیلیوں کو صحرا کے راستے سے نکال کر بحیرہ احمر کی طرف لے گیا وہ جنگ کیلئے مسلح تھے۔ دن کے وقت خدا ان سے آگے بادل کے ستون تک گیا اور پھر راستے کیلئے ان کی رہنمائی کی تب وہ دن رات سفر کر سکتے تھے۔

جب فرعون اسرائیلیوں کو چھوڑ چکا تو اس کا ذہن پھر تبدیل ہو گیا۔ اس نے اپنے کارندوں سے کہا۔ ہم نے کیا کر دیا؟ میں نے اسرائیلیوں کو فرار ہونے دیا، اس طرح تو ہم نے ان کی غلامی کی مشقت کو کھو دیا۔

فرعون نے حکم دیا کہ اس کا رتھ تیار کیا جائے، اور وہ اپنی فوج کے ساتھ اسرائیلیوں کے پیچھے گیا۔ وہ صحرا کو پار کرتے ہوئے بحیرہ احمر کے کنارے اسرائیلیوں کے پاس پہنچ گیا۔

جب اسرائیلیوں نے دیکھا کہ فرعون اور اس کی فوج ان کی طرف آ رہی ہے تو وہ خوف زدہ ہو گئے اور خدا کو مدد کیلئے پکارنے لگے۔

انہوں نے موسیٰ سے کہا، کیا مصر میں ہماری لیے قبریں نہ تھیں جو تو ہمیں مرنے کیلئے صحرا میں لے آیا؟ کیا ہم نے تم سے نہ کہا تھا کہ ہمیں مصر میں ہی رہنے دے اور ہم مصریوں کی خدمت کریں؟ اس جگہ مرنے سے بہتر تھا کہ ہم مصریوں کی خدمت کرتے رہتے؟

موسیٰ نے کہا۔ نہ ڈرو! دیکھو کہ خدا تمہیں کیسے بچاتا ہے۔ تمہارے لیے خدا جنگ کرے گا۔ ان مصریوں کو تم پھر کبھی نہ دیکھو گے۔

خروج۔ باب 13، آیت 21,18۔ باب 14، آیات 10,9,6,5 تا 14

بحیرہ قلزم کے پار جانا:

خداوند نے موسیٰ سے کہا، تم نے مجھے مدد کیلئے کیوں پکارا ہے۔ اپنے لوگوں سے کہو کہ آگے بڑھیں اپنے عصا کو بلند کرو اور اپنے ہاتھ کو سمندر پر پھیلاؤ۔ خداوند نے رات بھر مشرق کی جانب سے تیز آندھی چلا کر سمندر کو پیچھے ہٹا کر زمین کو خشک کر دیا۔ سمندر کا پانی دو حصوں میں بٹ گیا اور راستہ بن گیا۔ اسرائیلی اس راستے سے گزر گئے جبکہ ان کے دونوں جانب پانی دیواروں کی طرح کھڑا تھا۔ گھڑ سوار مصری سمندر میں بنے خشک راستے سے اسرائیلیوں کے پیچھے گئے۔ ان کے ساتھ رتھ اور رتھ بان بھی تھے۔

خدا نے ان کے رتھوں کے پہیے جامد کر دیئے۔ جب اسرائیلی بحیرہ قلزم پار کر گئے تو موسیٰ نے دوبارہ اپنا ہاتھ سمندر پر پھیر دیا، سمندر کا پانی پھر برابر ہو گیا۔

مصریوں نے بچ نکلنے کی کوشش کی لیکن خدا نے ان کو سمندر میں ڈبو دیا۔ اس طرح مصریوں میں سے ایک بھی زندہ نہ بچ سکا۔

جب اسرائیلیوں نے خدا کی طاقت کو مصریوں کے خلاف استعمال ہوتے دیکھا۔ ان کا یقین خدا پر پختہ ہو گیا اور خدا کے خادم موسیٰ پر بھی ان کا یقین پختہ ہوا۔

خروج۔ باب 14، آیت 31,28,27,23,21,16,15

من وسلویٰ:

وہاں سے اسرائیلی سینا کی طرف بڑھے اور وہ صحرائے سینا میں پہنچ گئے۔ عبرانیوں نے پھر

موسیٰ اور ہارونؑ سے شکایت کی کہ اس سے بہتر تھا خدا ہمیں مصر میں موت دے دیتا، وہاں پر ہم اپنی مرضی سے کھانا تو کھا سکتے تھے لیکن تم ہمیں اس صحرا میں لے آئے ہو۔ ہم تو یہاں فاقوں سے مر جائیں گے۔

موسیٰ نے کہا، تم جو شکایت مجھ سے کر رہے ہو تو یہ شکایت خدا سے کر رہے ہو۔ اس نے تمہاری بات سن لی ہے وہ تمہیں کھانے کو شام کو گوشت دے گا اور صبح کو تمہیں روٹیاں دیا کرے گا، جس قدر تم چاہو کھانا۔

شام کو اس قدر بیٹر آئے کہ انہوں نے زمین کو ڈھانپ دیا، صبح ان کے اردگرد اوس پڑی ہوئی تھی جب اوس سوکھ گئی تو وہ کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں چھوٹی چھوٹی مٹھائی کی گولیاں پڑی تھیں۔

موسیٰ نے کہا یہ وہ کھانا ہے جو خدا نے تمہیں بھیجا ہے۔ خدا کا حکم آیا کہ جس قدر چاہو اسے کھاؤ لیکن کل کیلئے بچا کر نہ رکھنا۔ کچھ لوگوں نے موسیٰ کی بات پر دھیان نہ دیا۔ انہوں نے من و سلویٰ کو جمع کرنا شروع کر دیا۔ جن لوگوں نے اس کو جمع کیا تھا اس میں کیڑے پڑ گئے اور اس سے بدبو آنے لگی۔

موسیٰ اس بات پر ان سے خفا ہوا۔ اس طرح وہ اپنی ضرورت کے مطابق کھانا لے لیتے اور جب دھوپ بہت گرم ہو جاتی تو وہ کھانا پگھل جاتا۔ اس کھانے کا نام اسرائیلیوں نے من رکھا کیونکہ یہ چھوٹے سفید بیجوں کی طرح تھا اس کا ذائقہ روٹی اور شہد جیسا تھا۔ وہ چالیس سال تک من کھاتے رہے پھر وہ کنعان میں جا بسے۔

خروج۔ باب 16، آیت 35,31,21,19,16,15,14,13,8,2,1

منصفوں کی تقرری:

جیتھرو، جو کہ موسیٰ کا خسر تھا، جب اس نے سنا کہ خدا نے موسیٰ کے حوالے سے اسرائیلی لوگوں کے ساتھ کیا کچھ کیا ہے۔ وہ موسیٰ کی بیوی صفورہ اور اس کے دو بیٹوں کو لے کر موسیٰ سے ملنے کو آیا۔

جیتھرو کے یہاں پہنچنے کے دوسرے دن بعد، موسیٰ لوگوں کے اختلافی معاملات کے فیصلہ جات کرنے میں شام سے صبح تک مصروف رہا حتیٰ کہ سورج نکل آیا۔

جیتھرو نے موسیٰ سے کہا کہ تم یہ کام اکیلے کیوں کرتے ہو؟

موسیٰ نے کہا کہ لوگ میرے پاس فیصلے کروانے آتے ہیں اس لیے میں یہ کام کرتا ہوں اور یہ ہی خدا کی مرضی ہے۔

تب جیتھرو نے کہا یہ کام تو ایک شخص کیلئے بہت زیادہ ہے۔ تم یہاں سے باہر جاؤ لوگوں کو خدا کے قوانین کی تعلیم دو، انہیں سمجھاؤ کہ ان کو کیسی زندگی گزارنی چاہیے اور کیا کرنا چاہیے پھر کچھ قابل لوگوں کو منتخب کرو جو خدا سے ڈرتے ہوں اور رشوت خور نہ ہوں۔ وہ ایسے سردار ہوں جیسا کہ ہزار پر، سو پر، پچاس پر اور دس دس لوگوں پر مقرر ہوں۔

ایسے لوگوں کو مستقل منصف بنا دو، ایسے لوگ صرف مشکل ترین مقدمے ہی آپ کے پاس لے کر آئیں لیکن عام فہم اور آسان مقدمات کا خود فیصلہ کریں۔ اس طرح آپ پر کام کا دباؤ کم ہو جائے گا۔

موسیٰ نے جیتھرو کے کہنے پر عمل کیا، اس کے بعد جیتھرو واپس اپنے ملک لوٹ گیا۔

خروج۔ باب 18، آیت 27,24,22,20,18,14,13,3,2,1

کوہِ سینا پر جانا:

اسرائیلی رفیدم سے روانہ ہو کر کوہ سینا کے قریب خیمہ زن ہو گئے۔ خدا نے کوہ سینا سے موسیٰ کو پکارا، موسیٰ خدا سے ہمکلام ہونے کو پہاڑ پر گیا۔ خدا نے موسیٰ کو حکم دیا کہ اسرائیلیوں سے کہو اگر تم میری بات مانو گے اور میرے عہد پر چلو گے تو میں سب قوموں میں تم ہی کو خاص ٹھہراؤں گا تم میری کاہنوں کی ایک مقدس قوم ہو گے۔

موسیٰ پہاڑ سے واپس آئے اسرائیلی بزرگوں کو بلا کر انہیں خدا کا حکم سنایا۔ بزرگوں نے یک آواز ہو کر کہا ہم وہی کریں گے جس کا حکم ہمیں خدا دے گا۔

موسیٰ دوبارہ پہاڑ پر گیا اور خدا کو ان کا جواب بتایا کہ اسرائیلی بزرگ اس کا حکم ماننے کو تیار ہیں۔

خدا نے کہا ان کو جا کر بتا دے کہ وہ آج اور کل اپنے آپ کو پاک کر لیں۔ موسیٰ پہاڑ سے نیچے آیا اور اسرائیلیوں کو خدا کا حکم سنایا۔

دو دن بعد جب سورج نکلا تو بادل گرجنے لگے اور بجلی چمکنے لگی پہاڑ پر گہرے بادل چھا گئے اور نرسنگھا پھونکنے کی بلند آواز آئی، لوگ خوف سے کانپنے لگے۔ موسیٰ انہیں لے کر پہاڑ کے نیچے آ کھڑا ہوا۔ خدا پہاڑ کے اوپر جلوہ گر ہوا اور موسیٰ کو پکارا، موسیٰ پہاڑ پر چڑھا۔ خدا نے موسیٰ سے کہا کہ ان لوگوں کو بتا کہ وہ مجھے نہیں دیکھ سکتے ورنہ سب مارے جائیں گے۔

تب موسیٰ ہارونؑ کے ساتھ آیا اور لوگوں کو خدا کا پیغام سنایا۔

خروج۔ باب 19، آیت 25,24,21,20,17,16,10,8,5,3,2

احکامِ عشرہ:

خدا نے فرمایا۔

میں تمہارا خداوند ہوں جو تمہیں مصریوں کی غلامی سے چھڑا لایا۔

میرے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا۔

زمین کی، بہشت کی یا پانی کی کسی چیز کا بت نہ بنانا۔

تم بتوں کی عبادت نہ کرنا اور نہ ان کے آگے جھکنا کیونکہ صرف میں ہی تمہارا خداوند ہوں، بدکاری کی سزا دی جائے گی، ان لوگوں کو بھی سزا دی جائے گی جو مجھ سے نفرت کریں گے۔ جو مجھ سے محبت کریں گے اور میرے احکام کی پابندی کریں گے میں ان سے محبت کروں گا۔

میرے نام کو غلط طور پر استعمال نہ کرنا، ہفتے کے دن کی تقدیس کرنا اور اسے یاد رکھنا۔ تم چھ دن محنت مزدوری کرنا اور ساتواں دن میری عبادت کیلئے مخصوص کرنا اس دن کوئی اور کام نہ کرنا۔

اپنی ماں اور باپ کی عزت کرنا، خدا تیری عمر دراز کرے گا۔

تو قتل نہ کرنا۔

تو زنا نہ کرنا۔

تو چوری نہ کرنا۔

اپنے پڑوسی کے خلاف جھوٹی گواہی نہ دینا۔

اپنے پڑوسی کا حق نہ مارنا، نہ اس کی بیوی کا لالچ کرنا۔

خروج۔ باب 20، آیت 1 تا 12,10,7,6,5 تا 17

تابوتِ سکینہ اور بچھڑا:

کچھ عرصہ کے بعد خدا نے موسیٰ سے کہا کہ تم کوہ سینا پر آ کر میرے پاس ٹھہرو میں تمہیں پتھر کی دو لوحیں دوں گا، جس پر میرے احکام لکھے ہوئے ہیں۔ موسیٰ نے اسرائیلی سرداروں سے کہا ہمارا اس وقت تک یہاں انتظار کرنا جب تک ہم پہاڑ سے واپس نہیں آ جاتے ہارونؑ اور ''حور'' تمہارے ساتھ ہیں اگر تمہارا کوئی مقدمہ ہوگا تو یہ نپٹا دیں گے۔ موسیٰ پہاڑ پر گیا، پہاڑ بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا تب خداوند کا جلال کوہ سینا پر آ کر ٹھہرا۔ پہاڑ پر چھ دن تک گھٹا چھائی رہی۔ خدا نے موسیٰ سے کلام کیا۔ موسیٰ کوہ سینا پر چالیس دن اور چالیس رات تک وہاں رہا۔

خدا نے موسیٰ سے کہا ایک صندوق بناؤ جس میں دونوں احکامِ شریعت کی لوحیں رکھی جائیں۔ جب اسرائیلیوں نے دیکھا کہ موسیٰ نے پہاڑ پر کافی دیر لگا دی ہے تو وہ ہارونؑ کے پاس جمع ہو گئے اور کہتے تھے کہ معلوم نہیں پہاڑ پر موسیٰ پر کیا ہوا تو ہمیں ایک دیوتا بنا دے جو ہمارے آگے چلے جو کہ سونے کا بنا ہوا ہو۔ ہارونؑ نے کہا تم بیویوں، لڑکوں اور لڑکیوں کے کانوں کی بالیاں اتار کر میرے پاس لے آؤ۔ وہ لوگ سونے کے زیورات لے کر ہارونؑ کے پاس لے آئے، اس نے سونے کو پگھلا کر بچھڑے کی شکل کا بت بنا دیا جب لوگوں نے سونے کے اس بچھڑے کو دیکھا تو خوشی سے پکار اٹھے یہی اسرائیل کا ہمارا دیوتا ہے جس نے ہمیں مصر سے نکلنے میں رہنمائی کی۔

خروج۔ باب 24، آیت 12,13,14 تا 18۔ باب 32، آیت 1 تا 4

موسیٰ کی ناراضگی:

موسیٰ جب پہاڑ سے نیچے اترا تو اس کے پاس خدا کے احکام کی دو لوحیں تھیں جو خدا نے اسے دی تھیں جب موسیٰ اسرائیلیوں کے خیموں میں آیا تو اس نے دیکھا کہ وہ ایک سونے سے بنے بچھڑے کے گرد ناچ رہے تھے۔ موسیٰ غصے سے آگ بگولا ہو گیا اس نے شریعت کی لوحیں زمین پر دے ماریں اس نے اس بچھڑے کو لیا اور اسے آگ میں جلایا اسے باریک پیس کر پانی پر چھڑکا اور اسی میں سے بنی اسرائیل کو پلوایا۔

تب اس نے ہارونؑ سے کہا کہ تم نے ان لوگوں کو اتنا سخت گناہ کیوں کرنے دیا۔ ہارونؑ نے

کہا میرے ساتھ ناراض نہ ہوں کیونکہ یہ لوگ بدی کرنے پر تلے رہتے ہیں۔

موسیٰ نے دیکھا کہ اسرائیلی ہارونؑ کے قابو سے باہر ہیں اور اپنے دشمنوں کے درمیان ذلیل ہیں۔ اگلے دن موسیٰ نے لوگوں سے کہا کہ تم نے بہت خوفناک گناہ کیا ہے اب میں پھر پہاڑ پر خداوند کے پاس جاؤں گا اور تمہارے گناہوں کی معافی طلب کروں گا۔

جب موسیٰ خداوند کے پاس گیا اور اپنے لوگوں کے گناہوں کی معافی کی درخواست کی اور خداوند سے موسیٰ نے کہا اگر تم نے ان کو معافی نہ دی تو اس کتاب سے میرا نام مٹا دینا جس میں تو نے اپنے خاص لوگوں کے نام لکھ رکھے ہیں۔

خدا نے کہا میں ان لوگوں کے نام مٹاؤں گا جو گناہ گار ہیں۔ خدا نے ان پر سزا دینے کیلئے بیماری نازل کی۔

خروج۔ باب 32، آیت 35,33,32,30,25,22,19,15

خدائی قوانین:

تب خدا نے موسیٰ سے کہا کہ پتھر کی دو لوحیں تراش لو میں ان پر پہلی والی لوحوں کے الفاظ لکھ دوں گا جبکہ پہلی دو لوحیں تم نے توڑ دی ہیں۔ کل صبح تم تیار رہنا میں تمہیں کوہ سینا کی چوٹی پر ملنے آؤں گا۔ تمہارے ساتھ کوئی دوسرا نہ ہو۔ پہاڑ پر کوئی دوسرا شخص نہ آئے۔ بھیڑ، بکریاں اور گائیں وغیرہ بھی پہاڑ کے سامنے نہ چریں۔

موسیٰ نے پہلی کی طرح دو لوحیں تراش لیں اور انہیں لے کر کوہ سینا پر اگلی صبح چلا گیا جیسا کہ اسے خدا نے حکم دیا تھا۔

تب خداوند بادلوں میں اترا اور وہاں کھڑے ہو کر خداوند کے نام کا اعلان کیا۔ خداوند موسیٰ کے سامنے سے پکارتا ہوا گزرا، میں وہی خدا ہوں رحیم، مہربان اور قہر میں دھیما اور شفقت اور وفا میں غنی ہوں۔ ہزاروں پر فضل کرنے والا گناہ اور خطا کا بخشنے والا ہوں۔

موسیٰ فوراً سجدے میں گر گیا اور خدا کی ثنا کی۔

اور موسیٰ نے کہا اے خداوند مجھ پر رحم کی نظر کر۔ اے خداوند میں منت کرتا ہوں کہ تو ہمارے ساتھ چل، یہ لوگ گردن کش ہیں۔ تو ہمارے گناہ اور خطائیں معاف فرما اور ان کو اپنے بچوں کی

طرح پیار کر۔

خدا نے موسیٰ سے کہا میں بنی اسرائیل کے ساتھ عہد کرتا ہوں کہ میں ان کے سامنے ایسی کرامات کروں گا جو دنیا میں کسی بھی قوم کے ساتھ کبھی نہیں کی گئیں سب لوگ دیکھ لیں گے جو میں عظیم کام کروں گا۔ میں جو تم کو قوانین دے رہا ہوں اس کی پابندی کرنا، خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا میں نے جو حکم دیا ہے اسے یاد رکھنا۔

خروج۔ باب 34، آیت 1 تا 8,7 تا 14,11

قوانینِ محبت:

خدا نے یہ قوانین بنی اسرائیل کو دیئے اور کہا کہ تم پاک رہنا کیونکہ میں جو تمہارا خداوند ہوں پاک ہوں۔

چوری نہ کرنا، دغا نہ دینا اور ایک دوسرے سے جھوٹ نہ بولنا۔ میرے نام کی جھوٹی قسم نہ کھانا، جس سے تمہارا خداوند ناپاک ٹھہرے کیونکہ میں تمہارا خداوند ہوں۔

تو اپنے پڑوسی پر ظلم نہ کرنا اور نہ اسے لوٹنا، مزدور کی مزدوری تیرے پاس ایک رات بھی نہ رہنے پائے، بہرے کو گالی نہ دینا اور اندھے کے آگے ٹھوکر کھانے والی کوئی چیز نہ رکھنا۔

خدا سے ڈرنا کیونکہ میں تمہارا خداوند ہوں۔ انصاف میں ناراستی نہ کرنا، غریب کے ساتھ رعایت نہ کرنا اور امیر کا لحاظ نہ رکھنا بلکہ راستی کے ساتھ انصاف کرنا۔

دوسروں پر جھوٹا الزام نہ دھرنا، دوسروں سے نفرت نہ کرنا، کسی کا خون نہ کرنا۔ اگر کوئی غلطی کرے تو سے ڈانٹنا تا کہ اس کے گناہ میں تو ملوث نہ ہو جائے، انتقام نہ لینا، نہ کسی سے بغض رکھنا، اپنے ہمسایہ سے اپنی مانند محبت کرنا۔ میں خداوند ہوں۔

احبار۔ باب 19، آیت 11,2,1 تا 18

قوانینِ تقدیس:

ہفتے کی دن کی تقدیس کرنا اور میرے تقدس کی تعظیم کرنا۔ میں خداوند ہوں۔

جادوگروں کے پاس نہ جانا اور نہ ان کے طالب ہونا وہ تم کو نجس بنا دیں گے۔ میں تمہارا

خداوند ہوں۔ بوڑھوں کے احترام میں کھڑے رہنا اور ان کا ادب کرنا اور اپنے خدا سے ڈرنا میں تمہارا خداوند ہوں۔ اگر کوئی پردیسی تمہارے ملک میں رہے تو تم اسے تکلیف نہ دینا، پردیسی کو بھی اپنے جیسا سمجھنا۔ اس سے ایسے ہی محبت کرنا جیسے تم اپنے آپ سے محبت کرتے ہو۔

یاد رکھنا تم بھی کبھی مصر میں پردیسی تھے۔ میں تمہارا خداوند ہوں۔

تم ناپ تول میں ناراستی نہ کرنا، ٹھیک ترازو استعمال کرنا، پورا تولنا اور پورا ناپنا۔ میں تمہارا خداوند ہوں۔

میں ہی تمہیں مصر سے نکال کر لایا تھا۔ میرے تمام احکام اور قوانین کی پابندی کرنا۔ میں تمہارا خدا ہوں۔

احبار۔ باب 19، آیت 30 تا 37

کفارہ کا دن:

خدا نے موسیٰ سے کہا ساتویں مہینے کی پہلی تاریخ تمہارے لیے خاص آرام کا دن ہے۔ اس دن کی یاد میں نرسنگھے پھونکے جائیں اور لوگوں کو عبادت کیلئے بلایا جائے۔ کھانا پکانا اور اسے خدا کے حضور پیش کرنا اس دن اور کوئی کام نہ کرنا۔

ساتویں مہینے کی دسویں تاریخ کو کفارہ کا دن ہے۔ اس دن کا روزہ رکھنا اور کوئی چیز نہ کھانا۔ اس دن سب لوگ جمع ہوں اور خدا کے حضور قربانی دیں۔ اس دن کوئی کام نہ کرنا۔ اس دن خداوند کے حضور تمہارے لیے کفارہ کا دن ہے۔ اس دن تمہارے سب گناہ دھو دیئے جائیں گے۔

اس دن جو کوئی روزہ نہ رکھے گا یا کوئی کام کرے گا تو اسے خدا کا بندہ نہ مانا جائے گا۔

پشت در پشت ان احکام پر عمل کیا جائے گا اس مہینے کی نویں تاریخ کی شام سے دوسرے دن کی شام تک روزہ رکھنا اور آرام کرنا۔

احبار۔ باب 23، آیت 24 تا 32

ساتواں اور پچاسواں سال:

اے بنی اسرائیل جب تم اس زمین میں داخل ہو جاؤ جس کا میں نے تم سے وعدہ کیا ہے تو

اس زمین پر بھی تم سبت کو یاد کرنا۔ چھ سال تک تم اپنے کھیت بونا۔ اپنے انگور کے باغوں سے چھ سال اس کا پھل جمع کرنا لیکن ساتویں سال زمین سے کچھ نہ لینا اس سال نہ ہی زمین کو بونا اور نہ ہی انگوروں کو چھانٹنا اور نہ ہی خودرو فصل کو کاٹنا اور نہ ہی انگوروں کو توڑنا۔

تب تمہارے لیے بہت اچھا اناج پیدا ہوگا، تیرے ساتھ جو لونڈی غلام اور دوسرے افراد ہیں، چوپائے اور جانور ہیں اور تیری زمین پر جو جنگلی جانور ہیں تو یہ پیداوار ان کیلئے بہتر رہے گی۔

تو سالوں کے ساتھ سبتوں کو یعنی سات گنا سات سال گن لینا اور اس حساب سے کل مدت انچاس سال ہوگی۔

تب تو ساتویں مہینے کی دسویں تاریخ کو بڑا نرسنگھا پھونکنا اور پچاسویں برس کو مقدس جاننا اور تمام ملک میں سب باشندوں کیلئے آزادی کی منادی کروانا۔

ان سالوں میں جو زمین تو نے بیچی ہو وہ اس کے اصل مالک یا وارث کو لوٹا دینا اگر کسی کو غلام بنا کر بیچا گیا ہو اس کو آزاد کر دینا تاکہ وہ اپنے خاندان میں جا کر شامل ہو جائے۔

جب تم کوئی جائیداد یا زمین وغیرہ خرید و یا بیچو تو اس کی قیمت برسوں کے حساب سے مقرر کرنا جبکہ وہ زمین اس کے اصل مالک کو لوٹا دی جائے گی، اگر سال زیادہ ہوں گے تو قیمت بھی زیادہ ہو گی اگر سال کم ہوں گے تو قیمت بھی کم ہوگی۔ برسوں کے حساب سے ہی فصل کی قیمت یا زمین کی قیمت ہوگی۔

احبار۔ باب 25، آیت 1 تا 16,15,14,10,9,8,7,6,4

غربت اور غلامی:

اگر تیرا کوئی پڑوسی خاندان غربت میں مبتلا ہو جائے تو اس کی مدد کرنا چاہیے تاکہ وہ تیرے پڑوس میں بسا رہے۔

جب تم کسی غریب کو کوئی رقم ادھار دو تو اس سے کسی قسم کا منافع نہ لینا بلکہ خدا کا خوف رکھنا تاکہ تیرا بھائی تیرے ساتھ زندگی بسر کر سکے۔

اگر تیرا بھائی کوئی ایسا مفلس ہو جائے کہ وہ خود کو تیرے پاس ایک غلام کی مانند بیچ ڈالے تو اس سے غلام کی طرح خدمت نہ لینا، بلکہ مزدور کی طرح اس سے کام لینا، وہ پچاس سال تک تیری

خدمت کر سکتا ہے، اس کے بعد بال بچوں سمیت تیرے پاس سے چلا جائے۔

بنی اسرائیل میرے خادم ہیں کیونکہ میں انہیں مصر سے نکال کر لایا ہوں۔ اس لیے وہ کسی انسان کے غلام نہیں بن سکتے۔

اگر کوئی پردیسی تمہارے پڑوس میں رہتا ہو اور وہ بہت امیر اور دولت مند ہو جائے جبکہ اس کا پڑوسی اسرائیلی غریب ہو جائے اور وہ اپنے آپ کو اپنے اس دولت مند پڑوسی کے ہاتھوں بیچ دے تو اسرائیلی کے دولت مند رشتے داروں کو چاہیے کہ وہ اس غریب شخص کا معاوضہ ادا کر کے امیر دولت مند سے چھڑا لیں۔ خداوند تجھے برکت دے اور تجھے محفوظ رکھے۔ خداوند اپنا چہرہ تجھ پر جلوہ گر فرمائے اور تجھ پر مہربان رہے۔ خداوند اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کرے اور تجھے سلامتی بخشے۔

احبار۔ باب 25، آیت 25,35,36,37,39,41,42,47,49

گنتی۔ باب 6، آیت 22,26

پیار کا قانون:

اے بنی اسرائیل یاد رکھنا کہ صرف خداوند ہی تمہارا خدا ہے۔ اپنے خدا سے دل سے محبت کرو، اپنی روح سے محبت کرو، اپنی پوری طاقت سے محبت کرو۔

تمہارے خدا نے جو قوانین تجھے دیئے ہیں ان کو کبھی فراموش نہ کرنا۔ یہ باتیں اپنے بچوں کو سکھاؤ۔ گھر میں اور سفر میں ان قوانین کو یاد رکھنا، جب کام کر رہے ہو یا آرام کر رہے ہو ان کو پھر بھی یاد رکھنا۔ ان قوانین کو ہر وقت اپنے ساتھ رکھنا۔ ان قوانین کو اپنے دروازوں اور پھاٹکوں پر لکھوا گر تم نے میرے ان قوانین کو سن کر، یقین سے ان کی پابندی کی تو پھر میں خداوند تم سے محبت کرنے کا عہد استوار کروں گا جیسا کہ عہد میں نے تمہارے اجداد سے استوار کیا تھا۔ اس طرح خدا تمہیں برکت دے گا اور بہت سے بچے دے گا۔ وہ تمہارے کھیتوں کو برکت دے گا۔ تمہاری فصل کو برکت دے گا اور تمہارے زیتون کے تیل کو برکت دے گا پھر تمہارے جیسا دوست دنیا میں کوئی اور نہ ہو گا۔

استثنا۔ باب 6 آیت 4 تا 9۔ باب 7، آیت 12,13,14

عید فسح اور فصل کی کٹائی کا تہوار:

تو ہر سال عید فسح منانا اور اس دن کو یاد رکھنا جب تیرا خدا تجھے رات کے وقت مصر سے نکال لایا تھا۔ اس دن کے حوالے سے فسح کی عید پر اپنی بھیڑ یا بکری کی قربانی کرنا۔ اس دن خمیری روٹی نہ کھانا بلکہ بے خمیری روٹی سات دن تک کھانا جو تمہیں اس دن کے دکھ کو یاد کروائے جب تو مصر سے نکلا تھا۔ تیری حدود کے اندر سات دن تک کہیں خمیر نظر نہ آئے۔ شام کو کی گئی قربانی کا گوشت صبح تک باقی نہ رہنے پائے پھر تو سات ہفتے یوں گننا کہ جب تو فصل کاٹنا شروع کرے اور تب فصل کاٹنے کا تہوار منانا اور فصل کا ایک حصہ خدا کے نام کرنا جس نے تیری فصل کو برکت دی۔ تم اپنے بچوں، غلاموں، ملازموں، یتیموں اور بیواؤں کے ساتھ عید منانا۔

استثنا۔ باب 16، آیت 11,9,4,2,1

نیکی اور بدی کا انتخاب:

میرے قوانین نہ ہی زیادہ مشکل ہیں اور نہ ہی تمہارے فہم سے دور ہیں۔ وہ آسمان پر تو لکھے ہوئے نہیں کہ ان کو پڑھنے اور ان کی پابندی کرنے کیلئے تمہیں آسمان پر چڑھنا پڑے اور وہ سمندر کی دوسری طرف بھی لکھے ہوئے نہیں ہیں کہ تم کو سمندر پار کر کے ان کو پڑھنا ہے اور ان کی پابندی کرنا ہے۔

یہ قوانین تمہارے بہت قریب ہیں بلکہ تمہارے منہ میں اور تمہارے دل میں ہیں تا کہ تم ان پر آسانی سے عمل کرو۔

آج میں نیکی اور بدی کو تمہارے آگے رکھتا ہوں میں زندگی اور موت کو بھی تمہارے سامنے رکھتا ہوں۔ آج میں تم کو دعوت دیتا ہوں کہ تم مجھ سے محبت کرو۔ میں خداوند ہوں میں تمہیں کہتا ہوں کہ میرے بتائے ہوئے راستے پر چل اور میرے قوانین کو مدنظر رکھ۔

اگر تم نے میری اس دعوت پر عمل کیا تو تو جیتا رہے گا اور پھلے پھولے گا۔ تم جس زمین پر رہو گے میں اسے برکت دوں گا اگر تم نے میرے قوانین کی پابندی نہ کی اور دوسرے دیوتاؤں کو پوجنا شروع کر دیا تو پھر تم تباہ و برباد ہو جاؤ گے۔

میں تمہیں انتباہ کرتا ہوں کہ اگر تم نے مجھ سے منہ پھیرا تو پھر دریائے اردن کے پار جو تم زمین پر قبضہ کرنے جا رہے ہو کبھی نہ ہوگا اور تم فنا ہو جاؤ گے۔

میں نے زندگی اور موت، نیکی اور بدی کو تمہارے سامنے رکھ دیا ہے۔ زمین اور آسمان اس بات کے گواہ ہیں اب تمہاری مرضی ہے جو چاہو منتخب کر لو اگر زندگی چاہتے ہو تو مجھ سے محبت کرو، میرے احکام کی پابندی کرو اور مجھ پر بھروسہ رکھو تا کہ تم اس زمین پر بسے رہو جس کو تمہارے باپ دادا ابراہیمؑ، اسحاقؑ اور یعقوبؑ کو دینے کی قسم خداوند نے ان سے کھائی تھی۔

استثنا۔ باب 30، آیت 11 تا 20

یشوع کی تعیناتی اور موسیٰ کی موت:

جب موسیٰ نے خدا کے قوانین بنی اسرائیل کو بتا دیئے تو اس کا کام ختم ہوا۔ اس نے کہا میں اب بہت بوڑھا ہو گیا ہوں۔ خدا نے مجھے بتا دیا ہے کہ میں دریائے اردن کو پار نہیں کر پاؤں گا۔ خداوند خود اس زمین کی طرف تمہاری رہنمائی کرے گا جس پر تم نے قبضہ کرنا ہے۔ خدا نے کہا کہ اب یشوع تمہاری رہنمائی کرے گا۔

تب موسیٰ نے یشوع کو بلوایا اور اس سے کہا، اس وقت تمام بنی اسرائیل وہاں موجود تھے۔ تم بنی اسرائیل کی رہنمائی اس سرزمین کی طرف کرو گے جس کا وعدہ خدا نے تمہارے اجداد سے کیا تھا۔ خدا خود تمہاری رہنمائی کرے گا۔ خدا اپنے کام میں کبھی ناکام نہیں ہوتا۔ اس لیے تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں۔

پھر موسیٰ نے تمام شریعتی قوانین کو لکھ کر بنی لاوی کے کاہنوں کو دیئے جو کہ خداوند کا صندوق شہادت اٹھانے والے تھے۔ موسیٰ نے کاہنوں اور تمام سرداروں سے کہا کہ ہر سات برس کے آخر میں خدا کے ان قوانین کو با آواز بلند پڑھ کر سنائیں۔ سب لوگوں کو، بچوں کو، اپنی بستی کے مسافروں کو جمع کر کے ان قوانین کو سنانا تا کہ لوگ اپنے خدا سے ڈریں اور اس کے احکام کی پابندی کریں۔

اور موسیٰ کوہ بنو کی پسگہ کی چوٹی پر چڑھ گیا۔ جو "یریحو" کے مشرق میں ہے۔ خداوند نے موسیٰ سے کہا یہاں سے تم اس زمین کو دیکھ سکتے ہو، جس کا وعدہ میں نے ابراہیمؑ، اسحاقؑ اور یعقوبؑ سے کیا تھا اب ان کے وارث اس پر قابض ہوں گے لیکن تم اس زمین میں داخل نہ ہو پاؤ

گے تب موسیٰ کو موت آ گئی۔ اس وقت وہ کافی توانا تھا اور اس کی آنکھوں کی نظر ٹھیک تھی۔ بنی اسرائیل موسیٰ کی موت پر تین دن تک روتے رہے۔

استثنا۔ باب 31، آیت 1 تا 3،6، 10، 12، 13

باب 34، آیت 1، 4، 5، 7، 8

سقوط یریحو:

جاسوسوں نے یشوع کو اطلاع دی کہ یریحو کے لوگ اسرائیلیوں سے خوفزدہ ہیں۔ دوسرے دن یشوع بنی اسرائیل کو دریائے اردن پر لے گیا جب سب لوگوں نے دریا پار کر لیا تو یشوع نے یریحو کی طرف پیش قدمی کی۔

اسرائیلی جب یریحو پہنچے تو ان کیلئے شہر کے دروازے بند ہو چکے تھے۔ شہر میں کوئی داخل نہ ہو سکتا تھا اور نہ کوئی شہر سے باہر آ سکتا تھا۔

خدا کے حکم پر یشوع نے سپاہیوں سے کہا کہ شہر کے گرد روزانہ ایک چکر لگاؤ اور اس طرح چھ دن تک کرتے رہو۔ ان چکر لگانے والے سپاہیوں کے آگے آگے کاہنوں کا گروہ خدا کے صندوق سکینہ کو اٹھائے ہوئے ہوتے۔ سات دوسرے کاہن نرسنگھے پھونکتے۔ ساتویں دن شہر کے گرد سات چکر لگائے اور نرسنگھے پھونکے یشوع ان کے آگے آگے تھا اور کاہن ساتھ چل رہے تھے۔

پھر کاہنوں نے نرسنگوں کو پھونکا، سپاہیوں نے اس آواز کو سنا اور انہوں نے بلند نعرہ لگایا تو شہر کی دیواریں گر گئیں۔ سپاہی شہر میں داخل ہو گئے اور شہر پر قبضہ کر لیا۔

یشوع نے ان دونوں جاسوسوں کو بلایا جنہوں نے اس شہر کی جاسوسی کی تھی۔ ان سے یشوع نے کہا کہ "راجب" اور اس کے خاندان کو حفاظت سے اسرائیلی خیمہ گاہ میں لے آؤ تب یشوع نے کہا کہ شہر کو آگ لگا دو اور اس کی مٹی تک جلا دو۔

یشوع۔ باب 2، آیت 24۔ باب 3، آیت 1۔ باب 4، آیت 1

باب 6، آیت 1 تا 4، 15، 20، 22، 23، 24

یشوع کا آخری خطاب:

بنی اسرائیل آہستہ آہستہ تمام کنعان پر قابض ہو گئے تب یشوع نے تمام اسرائیلیوں کو جمع کیا اور ان سے مخاطب ہو کر کہا، اب میں بہت بوڑھا ہو گیا ہوں تم نے دیکھ لیا کہ تمہارے خدا نے تمہارے ساتھ کیسا اچھا سلوک کیا ہے۔ اس نے تمہارے لیے جنگ کی اب تم بحرہ قلزم کے مشرقی کنارے سے لے کر بحرہ روم کے مغرب تک قابض ہو چکے ہو۔

ہمت پکڑو! احتیاط سے موسیٰ کے لکھے ہوئے احکام کی پابندی کرو۔ کسی ایک حکم کی بھی عدولی نہ کرنا۔ ان لوگوں کے ساتھ نہ مل جانا جو احکام کی پابندی نہیں کرتے۔ کسی غیر دیوتا کو نہ ماننا نہ ہی اس کے نام کی قسم کھانا۔ خدا کے سوا کسی دوسرے کے آگے نہ جھکنا۔ خدا کے ساتھ مضبوطی سے جڑے رہنا جیسا اب تک جڑے ہوئے ہو۔

تم جیسے ہی اس سرزمین پر بڑھتے چلو گے، خداوند دوسری قوموں کو یہاں سے نکال باہر کرے گا کوئی بھی تمہارے سامنے نہیں ٹھہر سکے گا۔ تم میں سے ہر ایک ہزار آدمیوں پر بھاری ہے کیونکہ جنگ میں خدا تمہارے ساتھ ہوتا ہے جیسا کہ اس نے وعدہ فرمایا ہے۔

اب میرا مرنے کا وقت قریب ہے۔ تمہارے دل اور تمہاری روحیں جانتی ہیں کہ خدا نے تمہارے ساتھ کیا عہد استوار کیا ہے۔ وہ تمہیں کبھی ناکام نہیں ہونے دے گا کیونکہ وہ اپنے وعدے کو نہیں توڑتا اگر تم نے اپنے خداوند کا عہد توڑا تو وہ تمہارے خلاف غضبناک ہو جائے گا پھر اس نے جو یہ خوبصورت سرزمین تمہیں دی ہے اس کو تم سے چھین لے گا۔

یشوع۔ باب 18، آیت 1۔ باب 23، آیت 16,14,11,6,4,3,2

سمسون کی پیدائش:

یشوع نے بنی اسرائیل کو رخصت کیا، تب ہر ایک اپنی اپنی زمین کا قبضہ لینے کو چلا گیا جب تک یشوع زندہ رہا اسرائیلی خدا کی پرستش کرتے رہے۔ یشوع کی موت کے بعد جب تک ان کے سردار زندہ رہے وہ خدا کی خدمت کرتے رہے کیونکہ اسرائیلی وہ بڑے بڑے کام خود دیکھ چکے تھے جو خداوند نے ان کیلئے کیے تھے۔

لیکن جب یشوع اور بڑے بزرگ مر گئے۔ان سے اگلی نسل خداوند کو بھول گئی انہوں نے گناہ کیا اور دوسرے معبودوں کو پوجنے لگے۔اس طرح خدا نے بنی اسرائیلیوں کو فلسطینیوں سے شکست دلوائی اور وہ بنی اسرائیل پر چالیس سال تک حکومت کرتے رہے۔

قبیلہ دان کی ایک بوڑھی خاتون پر خدا کا فرشتہ ظاہر ہوا اور اس عورت سے کہا تو کئی سالوں سے بے اولاد ہے اب تو جلد ہی حاملہ ہوگی تو اس دوران شراب پینا اور نہ کوئی دوسرا نشہ آور مشروب پینا، تمہیں ایک بیٹا پیدا ہوگا۔اس کے بال کبھی نہ کاٹنا۔پیدائش کے بعد اسے خدا کے نام کر دینا کیونکہ وہ اسرائیلیوں کو فلسطینیوں سے آزاد کروائے گا۔

اس عورت کے جب بچہ پیدا ہوا تو اس کا نام سمسون رکھا۔وہ جیسے ہی بڑا ہوا خدا نے اسے برکت دی اور خدا کی روح نے اسے طاقت بخشی۔

قضاۃ۔باب 2، آیت 10,7,6۔باب 13، آیت 5,4,3,1۔باب 24، آیت 25

سمسون کی پہیلی:

ایک دن سمسون نے ایک فلسطینی عورت دیکھی جو اس کو بہت اچھی لگی۔اس نے اپنے والدین سے کہا میں اس عورت سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔

اس کے والدین نے کہا تم غیر مختون فلسطینیوں سے بیوی کیوں لانا چاہتے ہو؟ جبکہ ہمارے اپنے قبیلے میں تمہارے لیے عورتیں موجود ہیں لیکن سمسون بضد رہا اور وہ اس خاتون کے گھر کی جانب چلا گیا۔راستے میں اس پر ایک طاقتور شیر نے حملہ کر دیا۔سمسون میں خدا کی طاقتور روح اچانک سرایت کر گئی اور وہ بہت طاقتور ہو گیا۔اس نے اپنے خالی ہاتھوں سے شیر کو چیر کر رکھ دیا جیسے وہ شیر نہیں بلکہ بکری کا چھوٹا سا بچہ ہو۔

جب سمسون اس نوجوان خاتون کے گھر پہنچا تو اس نے شیر والے واقعہ کا ذکر کیا اور خاتون نے اس بات کو بہت پسند کیا۔سمسون نے چند دنوں کے بعد اس خاتون سے شادی کر لی اور اسے اپنے گھر لے گیا۔واپس آتے ہوئے سمسون اس مرے ہوئے شیر کو دیکھنے کیلئے راستے سے ہٹ کر اس کے پاس گیا، لیکن وہاں شیر کا ڈھانچہ تھا اور ڈھانچے کے اندر شہد کی مکھیوں نے چھتا بنایا ہوا تھا۔اس نے چھتے سے شہد لیا اور گھر کو جاتے ہوئے کھانے لگا۔گھر جا کر اس نے کچھ شہد اپنے ماں باپ

کو بھی دیا۔

سمسون نے اپنی دلہن کے اعزاز میں دعوت کی۔ اس میں تیس نوجوان فلسطینی بھی آئے۔ سمسون نے ان سے کہا میں تمہیں ایک پہیلی بتاتا ہوں اگر تم نے اس پہیلی کو سات دنوں میں بوجھ لیا تو میں تم سب کو کتان کی بنی ہوئی پوشاک دوں گا۔ فلسطینیوں نے کہا ہم پہیلی بوجھیں گے تب سمسون نے ان کو پہیلی بتائی۔

کھانے والے میں سے تو کھانا نکلا

اور زبردست میں سے مٹھاس نکلی

قضاۃ۔ باب 14، آیت 14,12,10,9,7,6,5,3,2,1

سمسون کی پہیلی کا جواب:

تین دن تک تیسوں فلسطینی سمسون کی پہیلی کا جواب نہ دے سکے۔ چوتھے دن انہوں نے سمسون کی بیوی سے کہا کہ تم کسی مکر سے اس پہیلی کا جواب سمسون سے پوچھ کر ہمیں بتادو ورنہ ہم تجھ سمیت تیرے والد کے گھر کو آگ لگا کر راکھ کر دیں گے۔

وہ اپنے خاوند سمسون کے پاس گئی اور آنسو بہا کر کہنے لگی تم مجھ سے محبت بالکل نہیں کرتے بلکہ نفرت کرتے ہو۔ تم نے فلسطینیوں سے جو پہیلی کہی ہے اس کا جواب تو مجھے بتایا ہی نہیں۔ سمسون نے کہا کہ میرے تو ماں باپ بھی اس کا جواب نہیں جانتے، تو میں اس کا جواب تم کو کیوں بتاؤں؟ وہ سات دن تک آنسو بہاتی رہی اور سسکیاں لیتی رہی تب سمسون اس کو پہیلی کا جواب بتانے پر تیار ہو گیا۔

پہیلی کا جواب سن کر اس خاتون نے فوراً فلسطینیوں کو بتا دیا۔ وہ سمسون کے پاس گئے اور کہا کہ شہد سے زیادہ میٹھا کیا ہوگا؟ اور شیر سے زیادہ طاقتور کون ہوگا؟

سمسون نے کہا اگر تم میری گائے کے ساتھ ہل نہ چلاتے تو تم کبھی اس پہیلی کا جواب نہ دے پاتے۔

پھر اچانک سمسون میں خداوند کی روح اتر آئی، جس سے وہ بہت طاقتور ہو گیا۔ اس نے تیس فلسطینیوں کو مار ڈالا اور ان کے کپڑے اتار کر پہیلی بوجھنے والے فلسطینیوں کو دے دیے، تب

وہ غصے میں بھڑکا ہوا گھر آیا۔

قضاۃ۔باب 14، آیت 19,18,17,16,15,14

سمسون کا انتقام:

سمسون کی بیوی اسے چھوڑ کر اپنے باپ کے گھر چلی گئی۔اس کے باپ نے سمسون کی بیوی کو اسی کے قریبی دوست کو سونپ دیا۔کچھ عرصہ بعد فصل کی کٹائی سے پہلے سمسون اپنے بیوی سے ملنے گیا اور ساتھ ایک بکری کا بچہ بھی لیتے گیا۔اس نے اپنی بیوی کے باپ سے کہا میں اپنی بیوی سے ملنا چاہتا ہوں اور اس کے کمرے میں جانا چاہتا ہوں لیکن اسے اندر نہ جانے دیا گیا اور اس کی بیوی کے باپ نے کہا میں ایمانداری سے کہتا ہوں کہ تم اس سے نفرت کرتے ہو۔اس لیے میں نے اسے تمہارے قریبی دوست کو سونپ دیا ہے۔

سمسون نے کہا اب میں فلسطینیوں سے انتقام لوں گا۔میں انہیں خوفناک نقصان پہنچاؤں گا۔وہ باہر گیا اور اس نے تین سو لومڑیاں پکڑیں۔اس نے دو دو لومڑیوں کی دمیں باندھیں اور دم کی گانٹھ میں ایک مشعل باندھی، پھر مشعلیں روشن کر دیں اور ان لومڑیوں کو فلسطینیوں کے کھیتوں میں چھوڑ دیا لومڑیوں نے پکی ہوئی فصل اور زیتون کے کھیت جلا کر راکھ کر دیئے۔

جب فلسطینیوں کو پتا چلا کہ کیا حادثہ ہوا ہے تو انہوں نے اس کا الزام سمسون کے خسر پر لگایا کیونکہ اس نے سمسون کی بیوی اس کے دوست کو سونپ دی تھی۔اس لیے لوگوں نے اس کا گھر جلا دیا جبکہ اس گھر میں سمسون کی بیوی بھی جل گئی۔سمسون ان پر چلایا کہ انہوں نے یہ کیا کر دیا ہے۔اس نے کہا اب میں اور بھی بڑا زبردست انتقام لوں گا۔اس نے حملہ کیا اور بے شمار لوگوں کو قتل کر دیا، تب وہ ایک غار میں رہنے کو چلا گیا۔

قضاۃ۔باب 14، آیت 20۔باب 15، آیت 8,6,5,3,2,1

فلسطینیوں کو شکست:

فلسطینیوں کا ایک گروہ یہوداہ کے پاس آیا اور کہا کہ ہم سمسون کو باندھنے آئے ہیں تاکہ اس کے ساتھ ہم ویسا ہی کریں جیسا اس نے ہم سے کیا ہے اگر تم نے اسے ہمارے حوالہ نہ کیا تو ہم

تم پر حملہ کر دیں گے۔

تب یہوداہ کے تین ہزار لوگ اس غار کی طرف گئے جہاں سمسون رہتا تھا۔ انہوں نے سمسون سے کہا کیا تو نہیں جانتا کہ فلسطینی ہم پر حکمران ہیں؟ تم نے ہمارے ساتھ یہ کیا کر دیا ہے؟ سمسون نے کہا میں نے ان کے ساتھ وہی کچھ کیا ہے جو انہوں نے مجھ سے کیا تھا۔

یہوداہ کے لوگوں نے کہا ہم تجھے فلسطینیوں کے حوالے کرنے آئے ہیں۔ سمسون نے کہا تم وعدہ کرو کہ تم مجھے قتل نہیں کرو گے۔ انہوں نے اس سے وعدہ کر لیا۔ انہوں نے اس کو باندھ لیا اور اپنے ساتھ لے گئے۔

جب فلسطینیوں نے اسے دیکھا وہ للکارتے ہوئے اس کی طرف بڑھے۔ اچانک خدا کی روح اس پر آئی اور اس کو بہت توانا کر دیا۔ اس نے ان رسیوں کو توڑ دیا جس سے وہ بندھا ہوا تھا اسے وہاں گدھے کے جبڑے کی ہڈی مل گئی۔ وہ اس نے اٹھا لی اور اس ہڈی سے اس نے فلسطینیوں کے ایک ہزار آدمی مار دیئے۔

وہ چلایا۔ میں نے گدھے کے جبڑے کی ہڈی سے انہیں گدھے بنا دیا تب اس نے ہڈی پھینک دی اب اسرائیلیوں نے سمسون کو اپنا سردار بنا لیا۔

قضاۃ۔ باب 15، آیت 9 تا 20,17,16

دلیلہ کا سمسون کو پھسلانا:

سمسون دلیلہ نامی ایک عورت کی محبت میں گرفتار ہو گیا۔ فلسطینی حکمران دلیلہ کے پاس گئے اور اس سے کہا کہ تم سمسون کو پھسلا کر پوچھ لو کہ اس کی طاقت کا کیا راز ہے...... اور ہم اس پر کیسے قابو پا کر اس کو تکلیف دے سکتے ہیں۔ انہوں نے دلیلہ سے کہا کہ اس کے بدلے ہم میں سے ہر کوئی گیارہ سو چاندی کے سکے دے گا۔

دلیلہ نے سمسون سے پھسلا کر اس سے اس کی طاقت کا راز اور اس پر قابو پانے کا راز حاصل کر لیا۔ اس نے دلیلہ کو بتایا کہ اگر مجھے بید کی تازہ سات چھڑیوں سے باندھ دیا جائے تو میری طاقت زائل ہو جائے گی اور میں عام سا آدمی بن جاؤں گا۔

فلسطینیوں نے دلیلہ کو بید کی سات تازہ چھڑیاں لا دیں۔ دلیلہ نے اس کو ان چھڑیوں سے

باندھ دیا۔ فلسطینی وہیں ایک کمرے میں چھپے ہوئے تھے جب چلا کر دلیلہ نے سمسون کو بتایا کہ فلسطینی تجھ پر آ چڑھے ہیں۔ سمسون نے ان چھڑیوں کو ایسے توڑ دیا جیسے وہ آگ سے جل گئیں ہوں۔

تب دلیلہ نے سمسون سے کہا تو نے مجھ سے جھوٹ بولا۔ سمسون نے اسے دوبارہ دھوکا دیا اور کہا اگر مجھے نئی رسیوں سے باندھ دیا جائے تو پھر میری طاقت زائل ہو جائے گی لیکن وہ پھر بچ نکلا۔

تب دلیلہ نے کہا تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ تمہیں مجھ سے محبت ہے؟ جبکہ تم نے مجھ پر اعتماد نہیں کیا؟ وہ اسے اکساتی رہی کہ وہ اپنی طاقت کا راز اسے بتا دے تب اس نے اپنی طاقت کا راز اسے بتا دیا کہ اگر اس کے بال کاٹ دیئے جائیں تو اس کی طاقت ختم ہو جائے گی اب اسے معلوم ہو گیا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔

قضاۃ۔ باب 16، آیت 5,4 تا 18,17,16,15,12,11,10,9

سمسون کی موت:

دلیلہ نے فلسطینی حکمرانوں کو پیغام دیا کہ وہ اس کے پاس آئیں۔ فلسطینی حکمران چاندی کے سکے لے کر اس کے پاس آئے۔

دلیلہ نے سمسون کو اپنی آغوش میں سلا لیا اور اس کے بال کاٹ دیئے تب وہ چلائی اے سمسون فلسطینی آ رہے ہیں۔

وہ جاگ گیا، اس نے سوچا کہ پہلے کی طرح وہ ان سے آزاد ہو جائے گا لیکن جب فلسطینیوں نے اس پر حملہ کیا تو اس کو پتا چلا کہ اس کی طاقت زائل ہو چکی ہے۔ فلسطینیوں نے اس کی آنکھوں پر پٹی باندھی اور اس کو قید خانے میں پھینک دیا اور اسے زنجیروں سے باندھ دیا اور اسے آٹا پیسنے پر مجبور کیا۔ قید خانے میں اس کے بال پھر بڑھ گئے۔

فلسطینی سمسون کی فتح کی خوشی منانے ہیکل میں اکٹھے ہوئے۔ سمسون کو جیل سے نکال کر ان کے سامنے لایا گیا اسے ہیکل کے درمیان دو ستونوں کے درمیان کھڑا کیا گیا۔ فلسطینی مرد اور عورتیں اس کو گھیر کر کھڑے ہو گئے۔

اے خداوند سمسون نے دعا کی، میں منت کرتا ہوں کہ مجھے یاد رکھ، اور بس ایک دفعہ مجھے میری طاقت لوٹا دے پھر اس نے درمیان کے دونوں ستونوں پر دونوں ہاتھ رکھے اور انہیں ایک

دوسرے کی طرف دبایا اور بلند آواز سے کہا مجھے فلسطینیوں کے ساتھ ہی اے خدا مرنے دے۔
ہیکل کی پوری عمارت گر گئی۔ فلسطینی حکمرانوں کے علاوہ تین ہزار فلسطینی عمارت کے نیچے آ کر مر گئے۔
اس طرح سمسون نے ایک ہی بار اتنے فلسطینیوں کو مار دیا جتنے کہ اس نے اپنی تمام زندگی میں مارے تھے۔

قضاۃ۔ باب 16، آیت 30,29,28,25,23,19,18

روت:

ایک اسرائیلی بیوہ جس کا نام نومی تھا وہ اپنے دو بیٹوں کے ساتھ موآب کے ملک میں رہتی تھی۔
اس کے بیٹوں نے مقامی عورتوں سے شادی کی ایک عورت کا نام عرفہ تھا اور دوسری کا نام روت تھا۔
لیکن شادی کے دس سال بعد اس عورت کے دونوں بیٹے مر گئے۔ نومی نے فیصلہ کیا کہ وہ آبائی سرزمین کو لوٹ جائے۔ اس نے اپنی دونوں بہوؤں سے کہا کہ تم دونوں اپنے ماں باپ کے گھر واپس چلی جاؤ کیونکہ میرے کوئی اور بیٹے تو نہیں ہیں جو کہ تمہارے ساتھ شادی کر سکیں۔
خدا نے میرے خلاف فیصلہ دیا ہے۔ اس لیے میں نہیں چاہتی کہ تم بھی میرے ساتھ مشقت اٹھاؤ۔
عرفہ نے نومی کو بوسہ دیا اور چلی گئی لیکن روت نے نومی کے چولے کو پکڑ لیا اور کہنے لگی مجھے جانے پر مجبور نہ کرنا تم جہاں جاؤ گی میں بھی وہاں جاؤں گی جہاں تم رہو گی میں بھی وہیں رہوں گی تمہارے لوگ میرے ہوں گے اور تمہارا خدا میرا خدا ہو گا جہاں تمہیں موت آئے گی وہیں میں مروں گی خواہ خدا میرے ساتھ کچھ بھی کرے لیکن میں تم سے جدا نہیں ہوں گی صرف موت ہی مجھے تم سے جدا کرے گی۔ نومی نے جب دیکھا کہ روت اس کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کر چکی ہے تو پھر نومی نے اس سے کچھ نہ کہا۔
وہ بیت اللحم کو چلی گئیں جب وہ قصبے میں پہنچیں تو قصبے کے تمام لوگ نومی کو دوبارہ دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔

روت۔ باب 1، آیت 19,16,14,11,6,5,2

بوعز کی مہربانی:

جب جوار کی کٹائی شروع ہوگئی، روت نے نومی سے کہا مجھے اجازت دیں تاکہ میں کھیتوں میں جاکران بالیوں کو چنوں جن کو فصل کاٹنے والے چھوڑ دیتے ہیں نومی نے اسے اجازت دے دی۔

روت ایک کھیت سے جوار کی بالیاں چن رہی تھی کہ اس وقت اس کھیت کا مالک بھی ادھر آ گیا۔ اس کا نام بوعز تھا وہ نومی کا رشتے دار بھی تھا۔ اس نے کھیت میں کام کرنے والے مزدوروں سے پوچھا کہ وہ نوجوان خاتون کون ہے؟ مزدوروں نے کہا کہ وہ موآبی عورت ہے جو کہ نومی کے ساتھ آئی ہے۔ وہ صبح سے ادھر بالیاں چن رہی ہے۔

بوعز روت کے پاس گیا اور اس سے کہا تمہیں کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں۔ اس کھیت سے ہی بالیاں چننا میں نے اپنے نوکروں سے کہہ دیا ہے کہ وہ تمہیں بالیاں چننے سے منع نہ کریں اگر تمہیں پیاس لگے تو ادھر رکھے ہوئے گھڑوں سے تم پانی بھی پی سکتی ہو۔

روت نے احترام سے جھک کر بوعز سے کہا اپ مجھ پر اتنے مہربان کیوں ہیں؟ جبکہ میں دوسری جگہ سے آئی ہوئی ہوں۔ بوعز نے جواب دیا کہ میں نے سنا ہے کہ جب سے تمہارا شوہر فوت ہوا ہے تم نے اپنے آپ کو اپنی ساس کی خدمت کیلئے وقف کر دیا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ خدا تجھے کسی بہت بڑے انعام سے نوازے کیونکہ تم نے اسرائیل کے خدا کے سایہ میں پناہ لی ہے۔

روت نے کہا تمہارے ان الفاظ سے مجھے کافی حوصلہ ملا ہے جبکہ میں تمہارے نوکروں سے بھی کم درجہ رکھتی ہوں۔

پھر بوعز نے روت سے کہا کہ آؤ تم میرے اور میرے نوکروں کے ساتھ کھانا کھاؤ ہمارے پاس روٹی ہے جس کو سرکے میں بھگو کر کھائیں۔

کھانا کھانے کے بعد بوعز نے اپنے ملازموں کو حکم دیا کہ پولیوں سے کچھ بالیاں گرادینا تاکہ روت انہیں چن لے۔

روت۔ باب 1، آیت 22۔ باب 2، آیت 16,14,13,12,11,9,8,7,6,5,4,3,2

بوعز اور روت کی شادی:

کچھ دنوں کے بعد نومی نے روت سے کہا کہ ہمیں تیرے لیے کوئی خاوند تلاش کرنا چاہیے۔
اسی شام کو نومی نے روت سے کہا کہ وہ نہا دھو کر اپنے آپ کو خوشبو میں بسا لے اور اپنے بہترین کپڑے زیب تن کرے۔

پھر روت بوعز کے پاس گئی جو کھیتوں میں کھلیان پھٹک رہا تھا۔ روت نے اپنے آپ کو بوعز کی آنکھوں سے اوجھل رکھا جب اس نے جوار کا کھلیان پھٹک لیا اور کھانا کھا کر غلہ کے ڈھیر پر لیٹ گیا۔ روت چپکے چپکے آئی اور اس کے پاؤں کی جانب کمبل اٹھا کر لیٹ گئی۔

آدھی رات کو بوعز ڈر کر جاگ گیا اس نے دیکھا کہ ایک نوجوان عورت اس کے پاس سو رہی ہے۔

تم کون ہو؟ بوعز نے عورت سے پوچھا۔

میں روت ہوں۔ عورت نے جواب دیا۔

تم ہمارے رشتے دار ہو اس لیے تمہیں ہمارا خیال کرنا چاہیے، اس لیے تم مجھ سے شادی کرلو۔

بوعز نے کہا قصبے میں ہر نوجوان تمہاری خوبصورتی کی تعریف کرتا ہے، اس لیے تمہیں ان میں سے کسی سے شادی کر لینی چاہیے۔ شام کو میں خدا سے رجوع کر کے پوچھوں گا کہ مجھے تم سے شادی کرنی ہے یا نہیں۔

شام کو بوعز نومی کے ایک قریبی رشتے دار سے ملنے گیا اور اس سے کہا نومی اپنے خاوند کی زمین بیچنا چاہتی ہے۔ اس لیے پہلا تمہارا حق ہے کہ اس زمین کو خرید لو اگر تم نہیں خریدتے تو پھر اس کو میں خرید لوں گا۔ نومی کے اس رشتے دار نے کہا میں اس زمین کو خرید لوں گا۔

بوعز نے کہا تمہیں یہ زمین روت سے بھی خریدنا ہوگی جو کہ نومی کی بہو ہے تب اس شخص نے کہا اس طرح تو میرے بچے اس کھیت کی وراثت نہ پائیں گے۔ اس نے بوعز سے کہا یہ زمین تم خرید لو۔

اس وقت کے رواج کے مطابق اس شخص نے اپنا جوتا اتار کر بوعز کو دیا جو دراصل اس معاہدے کی نشانی تھی۔

روت کو ایک بیٹا پیدا ہوا اس کا نام عوبید رکھا یہی عوبید یسی کا باپ تھا جو داؤد کا باپ ہے۔

روت۔ باب 3، آیت 13,11,10,9,7,3,1۔ باب 4، آیت 17,13,10,8,7,6,4,3,1

سموئیل کی پیغمبرانہ رہنمائی:

خداوند نے سموئیل کو اسرائیلیوں کا نبی مقرر کیا، پورے ملک میں سموئیل کی پیغمبرانہ طاقت کو جان لیا گیا تھا۔ سموئیل نے ان سے کہا کہ تم اپنے آپ کو پورے کے پورے طور پر خدا کیلئے وقف کر دو۔ غیر خداؤں کی پرستش چھوڑ دو اور صرف ایک خدا کی عبادت کرو اور صرف اسی کی خدمت کرو۔ وہ تمہیں فلسطینیوں کے ہاتھوں سے آزاد کروائے گا اس لیے اسرائیلیوں کو تمام بت توڑ دینے چاہیے اور صرف ایک خدا کی عبادت کرنا چاہیے۔

سموئیل نے اسرائیلیوں کی ایک فوج بنا دی۔

فلسطینیوں نے جب سنا کہ سموئیل ان کے خلاف کارروائی کرنا چاہتا ہے تو انہوں نے خود اسرائیلیوں پر حملہ کر دیا۔

اسرائیلیوں نے جب فلسطینیوں کی فوج کو دیکھا تو وہ خوف سے کانپنے لگے۔ انہوں نے سموئیل سے کہا کہ وہ خدا سے دعا کرے اور ان کو فلسطینیوں سے بچائے۔ سموئیل نے بکرے کے بچے کی سوختنی قربانی دی تب اس نے خداوند سے دعا کی اور خداوند نے اس کی دعا سن کر کہا کہ جیسے ہی فلسطینی آگے بڑھیں گے تو خدا ان پر آسمان سے گرجے گا اس سے فلسطینی خوفزدہ ہو کر بھاگ جائیں گے۔ اس طرح اسرائیلیوں نے ان کا پیچھا کر کے ان تمام کو ہلاک کر دیا۔

خداوند نے فلسطینیوں کو اسرائیلیوں سے دور رکھا۔ جب تک سموئیل زندہ رہا۔ وہ سال میں ایک دفعہ اسرائیلیوں کے علاقے کا دورہ کرتا اور ان کے معاملات نپٹاتا اس کے علاوہ وہ گھر پر رہتا اور لوگ اس سے مل کر نصیحت حاصل کرتے۔

سموئیل 1۔ باب 3، آیت 20,19۔ باب 7، آیت 17,16,13,11,4,3

اسرائیلیوں نے سموئیل سے اپنے لیے ایک بادشاہ کا تقاضا کیا:

جب سموئیل بوڑھا ہو گیا تو اسرائیلی سردار اس کے گھر گئے اور کہا کہ ہمارے اوپر ایک بادشاہ

کو مقرر کرو جو کہ ہم پر حکومت کرے۔ جس طرح دوسری قوموں کے بادشاہ ہیں اس طرح ہمارا بھی بادشاہ ہونا چاہیے۔

سموئیل اس سے پریشان ہوگیا۔ اس نے خدا سے دعا کی، خدا نے کہا ان کی تمام باتیں سن جو وہ بادشاہ کے متعلق کہہ رہے ہیں۔ وہ تمہاری رہنمائی کو ہی نہیں بلکہ مجھے بھی چھوڑ رہے ہیں۔

جب سے میں انہیں مصر سے نکال کر لایا ہوں، وہ مجھ سے دور ہوتے جا رہے ہیں اور دوسرے معبودوں کو پوجنے لگے ہیں وہ اب وہی کچھ تم سے کر رہے ہیں جو کہ وہ مجھ سے کرتے رہے ہیں۔ اس لیے ان کی باتیں سن لے لیکن ان کو قسم کھا کر بتا دے کہ وہ بادشاہ ان کے ساتھ کیسا سلوک کریں گے۔

سموئیل نے اسرائیلی سرداروں سے کہا جو بادشاہ تم پر حکومت کرے گا وہ تمہارے بیٹوں کو رسالہ اور رتھوں کیلئے نوکر رکھے گا اور وہ اس کے رتھوں کے آگے آگے دوڑیں گے اور وہ ہزار ہزار کے سردار اور پچاس پچاس پر انہیں افسر بنائے گا۔

وہ تمہارے بیٹوں سے ہل چلوائے گا اور بعض سے فصل کٹوائے گا اور اپنے لیے ہتھیار بنوائے گا۔ وہ تمہاری بیٹیوں سے خوشبوئیں بنوائے گا اور ان سے باورچن کا کام لے گا۔ وہ تمہارے بہترین کھیت، انگور اور زیتون کے باغوں کو لے کر اپنے خدمتگاروں کو دے گا۔

وہ تمہاری بھیڑ بکریوں کا بھی دسواں حصہ وصول کرے گا اور اپنے خادموں کو دے گا۔ وہ تمہارے نوکروں، لونڈیوں اور تمہارے گدھوں کو لے کر کام پر لگائے گا تم خود ہی اس کے غلام بن جاؤ گے، جب یہ دن آئے گا تو تم خود پکارو گے کہ ہمیں اس بادشاہ سے بچاؤ جس کو ہم نے خود اپنے لیے مانگا تھا۔

لیکن خداوند تمہاری بات نہ سنے گا

سموئیل۔ باب 8، آیت 18،5،4،1

ساؤل کا بادشاہ کے طور پر چشمہ:

اسرائیلی سرداروں نے سموئیل کی بات پر کوئی دھیان نہ دیا اور کہا کہ ہم بھی دوسری قوموں کی طرح ایک بادشاہ چاہتے ہیں جو ہم پر حکومت کرے۔ وہ ہماری جنگ میں رہنمائی کرے اور

ہمارے لیے جنگیں کرے۔

سموئیل نے خداوند سے ان کی بات کہی۔ خداوند نے کہا، جو وہ چاہتے ہیں کر دو انہیں ایک بادشاہ دے دو۔

پھر خداوند نے کہا کل میں بنیامین کے قبیلہ سے ایک آدمی کو بھیجوں گا اسے اسرائیلی لوگوں کے بادشاہ کے طور پر چشمہ دینا۔ دوسرے دن سموئیل نے ایک خوبصورت نوجوان کو دیکھا اس کا جسم بہت مضبوط تھا اور اس کا نام ساؤل تھا۔

خداوند نے سموئیل سے کہا یہ وہی شخص ہے جس کے بارے میں نے تجھے بتایا تھا یہ میرے لوگوں پر حکومت کرے گا۔

ساؤل سموئیل کے پاس آیا اور کہا میں اس پیغمبر کی تلاش میں ہوں جو یہاں رہتا ہے۔

سموئیل نے کہا میں ہی وہ پیغمبر ہوں۔ سموئیل نے ساؤل کو مقامی معبد میں بھیج دیا اور خود بھی وہاں پہنچ گیا۔ انہوں نے وہاں اکٹھے کھانا کھایا تب وہ ساؤل کو لے کر اپنے گھر آیا، ساؤل کیلئے اپنی چھت پر ایک پلنگ بنایا۔

اس سے اگلے دن سموئیل نے زیتون کے تیل کا برتن لیا اور اسے ساؤل کے سر پر گرایا۔ اس نے ساؤل کو بوسہ دیا اور کہا کہ خداوند نے تجھے اسرائیلی لوگوں کے بادشاہ کے طور پر پاک کر دیا ہے۔ تم خداوند کے لوگوں پر حکومت کرو اور ان کی ان کے دشمنوں سے حفاظت کرو۔

سموئیل 1۔ باب 8، آیت 22,19۔ باب 9، آیت 25,24,19,17,16,15
باب 10، آیت 1

ساؤل کے دل کی ہیئت بدل گئی:

تب سموئیل نے ساؤل سے کہا تو خدا کے پہاڑ کی طرف جا جہاں فلسطینیوں کی بستی ہے۔ اس بستی کے دروازے پر تجھے لوگوں کا ایک گروہ ملے گا جو ناچ اور گا رہے ہوں گے تب خداوند کی روح تجھ پر زور سے نازل ہوگی، تو بھی ان کے ناچ گانے میں شامل ہو جانا پھر تیرے دل کی ہیئت تبدیل ہو جائے گی۔

ساؤل نے ایسا ہی کیا جیسا سموئیل نے اسے ہدایت کی تھی جب اس نے ناچنا اور گانا شروع

کیا تو اسے ان لوگوں نے دیکھا جو اسے پہلے ہی جانتے تھے۔ انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ ساؤل کو کیا ہو گیا ہے؟ کیا وہ ایک پیغمبر بن گیا ہے؟

سموئیل نے بنی اسرائیل کو اکٹھا کیا اور ساؤل کو بلایا۔ اس کا قد دوسرے لوگوں سے نکلتا ہوا تھا۔ سموئیل نے اعلان کیا کہ یہ وہ شخص ہے جس کو خدا نے تمہارا بادشاہ چنا ہے۔ کوئی شخص بھی اس کا مقابل نہیں ہے۔ تم لوگوں کو چاہیے کہ کہو بادشاہ زندہ باد۔

تب سموئیل نے کہا کہ اگر تم اور تمہارا بادشاہ خدا کے احکام کی پابندی کریں گے تو پھر سب کچھ ٹھیک ہو گا اگر تم نے اور تمہارے بادشاہ نے خداوند کے خلاف کیا تو وہ تمہارے خلاف اپنا ہاتھ کھڑا کر دے گا۔

ساؤل نے تین ہزار کو فلسطینیوں کے خلاف لڑنے کیلئے چنا۔ فلسطینیوں نے بھی ان کے خلاف ایک بڑی فوج اکٹھی کر لی ان کے ساتھ تیس ہزار جنگی رتھ بھی تھے۔ فلسطینیوں نے کسی لوہار کو اجازت نہ دی کہ وہ کسی اسرائیلی کیلئے کام کر سکے۔ انہوں نے لوہاروں سے کہا کہ وہ اسرائیلیوں کیلئے تلواریں اور ڈھالیں نہ بنائیں۔

جب دونوں فوجیں آمنے سامنے آئیں تو اسرائیلیوں میں سوائے ساؤل اور اس کے بیٹے جوناتھن کے کسی کے پاس تلوار نہ تھی۔

سموئیل۔ باب 10، آیت 24,23,17,11,6,5۔ باب 12، آیت 15,14,12

باب 13، آیت 22,19,5,2

فلسطینیوں کے خلاف فتح:

جوناتھن نے اس نوجوان سے کہا جو اس کے ہتھیار اٹھائے ہوئے تھا کہ آؤ ہم فلسطینیوں کی باہر کی چوکی پر چلیں۔ صرف تم اور میں ہی جائیں گے شاید خداوند ہماری مدد کرے اگر خداوند نے ہماری مدد کی تو یہ اس بات کا اشارہ ہو گا کہ ہماری فوج فلسطینیوں پر فتح حاصل کرے گی اگرچہ ہم تعداد میں بہت تھوڑے ہیں۔ نوجوان نے کہا تم کیا کرنا چاہتے ہو؟ میں تمہارے ساتھ ہوں۔

جوناتھن نے کہا تب تم میرے ساتھ آؤ ہم ان کی طرف بڑھیں گے، تاکہ وہ ہمیں دیکھ لیں۔

جوناتھن اور اس کا نوجوان ساتھی بڑی بڑی چٹانوں کے پیچھے سے آئے۔ فلسطینیوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ عبرانی ادھر سے آ رہے ہیں جہاں وہ چھپے ہوئے ہیں۔ جوناتھن نے نوجوان سے کہا، میرے پیچھے چلے آؤ۔ خداوند نے اسرائیل کو فتح دے دی ہے۔ جوناتھن نے فلسطینیوں کی باہر کی چوکی پر حملہ کیا اور تقریباً بیس آدمیوں کو مار دیا۔ اس سے لشکرگاہ میں لرزش ہوئی۔ چوکی کے سپاہی بھی مارے گئے اور زلزلہ آیا۔ اس سے ساؤل کے سپاہیوں کو موقع مل گیا اور وہ میدان میں گھس آئے۔ کچھ عبرانی فلسطینی فوج میں تھے، وہ بھی عبرانی فوج میں جا ملے۔ کچھ ہی وقت میں بہت سی فلسطینی فوج ماری گئی۔ اس طرح اس دن خداوند نے اسرائیل کو بچایا۔

سموئیل 1۔ باب 14، آیت 23,22,19,15,14,12,11,8,6

ساؤل کی بددعا:

جنگ سے پہلے ساؤل نے کہا جب تک میں اپنے دشمنوں سے انتقام نہ لے لوں اگر کوئی بھی اس وقت تک کوئی چیز کھائے تو وہ لعنتی ہوگا۔ اس لیے اسرائیلیوں نے پورا دن کچھ نہ کھایا۔ وہ بھوک سے کمزور ہو گئے۔

وہ فلسطینیوں کا پیچھا کرتے ہوئے جنگل تک پہنچ گئے۔ جنگل میں ہر طرف شہد لگا ہوا تھا۔ جوناتھن کو معلوم نہ تھا کہ اس کے باپ نے کیا قسم دے رکھی ہے۔ اس نے شہد کے ایک چھتے میں چھڑی چبھوئی اور کچھ شہد کھا لیا۔ اس سے وہ بہت بہتر محسوس کرنے لگا تب اسے ایک آدمی نے بتایا کہ اس کے باپ ساؤل نے کھانے والے کو کیا بددعا دی ہے۔

جوناتھن نے کہا میرے باپ نے کیا خوفناک بات کہی ہے اگر ہمارے آدمیوں نے سیر ہو کر کھایا ہوتا تو وہ زیادہ فلسطینیوں کا قتل عام کر سکتے تھے۔

ساؤل نے اپنے لوگوں سے کہا ہم رات کو فلسطینیوں پر حملہ کریں گے اور پھر صبح تک انہیں رگیدیں گے۔

لیکن کاہنوں نے کہا پہلے ہم خدا سے مشورہ کریں گے تب ساؤل نے خداوند سے پوچھا کہ کیا ہم فلسطینیوں پر حملہ کریں؟ کیا تم ہمیں فتح دو گے؟ خداوند نے کوئی جواب نہ دیا۔

ساؤل نے کہا ضرور کسی نے گناہ کیا ہے۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں اس گنہگار کو موت کی سزا

دوں گا۔ بے شک وہ میرا بیٹا جوناتھن ہی کیوں نہ ہو۔

تب جوناتھن نے کہا۔ سنیں میں نے تھوڑا سا شہد کھایا ہے۔ میں مرنے کو تیار ہوں۔ ساؤل نے کہا میں تمہیں ضرور سزائے موت دوں گا۔

لیکن دوسرے لوگوں نے احتجاج کیا کہ جوناتھن کو مارنا ٹھیک نہیں کیونکہ اس نے اسرائیلیوں کیلئے فتح بھی حاصل کی ہے۔ ہم خداوند کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ جوناتھن کا ایک بال بھی زمین پر گرنے نہ پائے گا۔

اس طرح اسرائیلیوں نے جوناتھن کو بچا لیا۔ ساؤل نے فلسطینیوں کا پیچھا کرنا چھوڑ دیا اور اپنے لوگوں کو لے کر واپس چلا گیا۔

سموئیل 1۔ باب 14، آیت 46,45,43,39,36,30,29,28,27,24,14

داؤد کا بپتسمہ:

خداوند نے سموئیل سے کہا کہ مجھے افسوس ہے کہ میں نے بادشاہ بنادیا اب تم کچھ زیتون کا تیل لے کر بیت اللحم جاؤ، وہاں تجھے لیی نام کا ایک آدمی ملے گا۔ میں نے اس کے ایک بیٹے کو بادشاہ بنانے کیلئے منتخب کیا ہے۔ سموئیل نے کہا اگر ساؤل نے اس کے متعلق سن لیا تو وہ مجھے ہلاک کردے گا۔ خداوند نے کہا تم اپنے ساتھ ایک بچھڑا لے جاؤ اور ساؤل کو بتانا کہ تم خداوند کے حضور قربانی کرنے آئے ہو تم لیی کو بھی اس قربانی پر مدعو کرنا۔

سموئیل نے ایسا ہی کیا جیسا خداوند نے اسے کہا تھا جب سموئیل نے لیی کے سب سے بڑے بیٹے کو دیکھا تو اس نے اپنے آپ سے کہا یقیناً یہ وہی ہے جس کو خداوند نے چنا ہے۔

لیکن خداوند نے سموئیل سے کہا کہ تم یہ نہ دیکھو کہ وہ لمبے قد کا خوبصورت جوان ہے۔ میں نے اس کو نہیں چنا۔ میں عام انسانوں کی طرح فیصلے نہیں کرتا۔ انسان صرف ظاہرداری کو دیکھتے ہیں لیکن میں دل میں بھی دیکھتا ہوں۔ لیی ایک ایک کر کے اپنے سات بیٹوں کو سموئیل کے پاس لے کر آیا لیکن سموئیل نے کہا خداوند نے ان میں سے کسی کو نہیں چنا سموئیل نے پوچھا کیا تمہارا کوئی اور بیٹا بھی ہے۔ لیی نے کہا ہاں ہے لیکن وہ چھوٹا ہے اور بھیڑ بکریاں چراتا ہے۔ سموئیل نے کہا اسے یہاں بلواؤ جب تک وہ یہاں نہیں آئے گا ہم قربانی نہیں دیں گے تب لیی نے اپنے چھوٹے

بیٹے کو بلوایا اس کا نام داؤدؑ تھا وہ خوبصورت تھا۔ اس کی آنکھیں چمک دار تھیں۔ خداوند نے سموئیل سے کہا یہ وہی ہے اس کو مسح کر۔ سموئیل نے اس پر زیتون کا تیل ڈالا جبکہ اس کے سب بھائی بھی وہاں موجود تھے۔

پھر خداوند کی روح داؤدؑ میں سرایت کر گئی۔

سموئیل 1۔ باب 15، آیت 11,10۔ باب 16، آیت 13,10,7,6,4,3,1

داؤدؑ کا بربط:

خداوند کی روح ساؤل سے جدا ہو گئی اور خداوند کی طرف سے ایک بری روح اسے ستانے لگی۔ یہ دیکھ کر ساؤل کے ملازموں نے کہا ہمیں آپ کیلئے ایک ایسا شخص تلاش کرنا ہوگا جو آپ کیلئے بربط بجائے کیونکہ اگر بری روح آپ کو ستائے تو بربط کی ملائم آواز آپ کو ملائم بنا دے گی۔

پھر ساؤل کے ملازموں میں سے ایک نے کہا میں ایک ایسے شخص کو جانتا ہوں جو بہت اچھی موسیقی بجاتا ہے۔ اس کا نام داؤدؑ ہے جو کہ بیت اللحم کے یسی کا بیٹا ہے۔

وہ خوبصورت ہے، بہادر ہے اور خداوند اس کے ساتھ ہے تب ساؤل نے داؤدؑ کو بلوا بھیجا۔ داؤدؑ آ کر اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔

ساؤل نے داؤدؑ کو پسند کیا اور اسے اپنا ہتھیار بردار بنا دیا۔

ساؤل پر جب بری روح آتی تو داؤدؑ اپنا بربط بجا کر بری روح کو بھگا دیتا اور ساؤل اپنے آپ کو بہتر محسوس کرنے لگتا۔

سموئیل 1۔ باب 10، آیت 23,21,19,18,17,14

جاتی جولیت کی فضیحت:

فلسطینیوں نے اسرائیلیوں کے خلاف اپنی فوجیں جمع کیں۔ ساؤل نے بھی اپنی فوج اکٹھی کی۔ فلسطینی ایک پہاڑی پر قابض ہو گئے، اسرائیلیوں نے بھی ایک دوسری پہاڑی پر قبضہ جما لیا۔ ان دونوں فوجوں کے درمیان ایک وادی تھی۔

فلسطینی فوجوں سے ایک مرد نکل کر آیا اور اس نے اسرائیلیوں کو فضیحت کی۔ اس کا قد غیر معمولی لمبا تھا، اس نے پیتل کی زرہ اور پیتل کا خود پہن رکھا تھا۔ اس کی ڈھال جولاہے کے شہتیر جیسی موٹی تھی۔

جاتی جولیت نے اسرائیلیوں کو پکار کر کہا تم کسی شخص کو میرا مقابلہ کرنے کو بھیجو اگر اس نے مجھے ہلاک کر دیا تو ہم تمہارے غلام بن جائیں گے اور اگر میں نے اسے قتل کر دیا تو ہم جیت جائیں گے اور تم ہمارے غلام بن جاؤ گے۔

جب ساؤل اور اس کی فوج نے جاتی جولیت کا یہ اعلان سنا تو وہ خوف زدہ ہو گئے۔ جاتی جولیت مسلسل چالیس روز تک اسرائیلیوں کو مقابلے کی دعوت دیتا رہا۔ آخر داؤدؑ نے ساؤل سے کہا کہ کوئی بھی اسرائیلی جاتی جولیت سے خوفزدہ نہ ہو۔ میں اس سے جا کر جنگ کروں گا۔ ساؤل نے کہا تم ابھی لڑکے ہو جبکہ وہ تجربہ کار سپاہی ہے تم اس کو شکست نہیں دے سکتے۔

داؤدؑ نے کہا جب کوئی شیر یا ریچھ میرے باپ کی بکریوں پر حملہ کرتا تھا تو میں اس کا گلا دبا کر ہلاک کر دیا کرتا تھا میں شیروں اور ریچھوں کو مار سکتا ہوں تو اس فلسطینی کو کیوں نہیں مار سکتا جو کہ خداوند کی فوج کو للکارتا ہے۔

ساؤل نے کہا جاؤ خدا تمہارے ساتھ ہے۔

ساؤل نے داؤدؑ کو اپنے ہتھیار پہننے کو دیئے لیکن داؤدؑ نے جب ہتھیار پہن لیے تو وہ چل نہ سکا۔ اس لیے اس نے ہتھیار اتار دیئے۔ اس نے نزدیکی ندی سے چار پتھر اٹھا لیے اور انہیں ایک تھیلے میں رکھ لیا، تب وہ جاتی جولیت کی طرف چل دیا۔

سموئیل۔ باب 17، آیت 1,2,3,5,7,8,9,11,16,32,36,37,38,39,40

جاتی جولیت کی شکست:

جاتی جولیت نے جب داؤدؑ کو دیکھا حقارت سے چلا کر کہا، اے خوبصورت نوجوان میں تجھے درندوں اور پرندوں کی خوراک بنا دوں گا۔

داؤدؑ نے کہا تم تلوار اور ڈھال لے کر آئے ہو لیکن میں خداوند کے نام کے ساتھ آیا ہوں جو کہ اسرائیلی فوج کا خدا ہے۔ بہت جلد خداوند تمہاری زندگی میرے ہاتھ میں دے دے گا۔ میں

تجھے شکست دوں گا اور تمہارا سر کاٹ لوں گا تب میں فلسطینی سپاہیوں کی لاشوں کو گدھوں اور جنگلی درندوں کی خوراک بنادوں گا تب سب دنیا کو معلوم ہو جائے گا کہ اسرائیل پر خدا کا سایہ ہے۔ لوگ یہ بھی جان لیں گے کہ خداوند کو تلواروں اور ڈھالوں کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اسرائیلیوں کی ہر جنگ خدا کیلئے ہے۔

جاتی جولیت داؤدؑ کی جانب بڑھا اور داؤدؑ اس کی طرف بڑھا۔ داؤدؑ نے تھیلے میں ہاتھ ڈالا ایک پتھر لیا اور جاتی جولیت کو دے مارا، یہ پتھر جاتی جولیت کے ماتھے پر لگا جس سے اس کی کھوپڑی چٹخ گئی۔ وہ منہ کے بل زمین پر گرا۔

داؤدؑ نے دوڑ کر جاتی جولیت کے میان سے تلوار نکالی اور اس کا گلا کاٹ دیا۔

جب فلسطینیوں نے دیکھا کہ ان کا سورما مارا گیا ہے، وہ بھاگ گئے۔ اسرائیلیوں نے نعرہ بلند کیا اور ان کا تعاقب شروع کر دیا۔

سموئیل 1۔ باب 17، آیت 52,51,49,44,42

جوناتھن کی محبت اور ساؤل کا حسد:

ساؤل کا بیٹا جوناتھن داؤدؑ سے ایسے محبت کرنے لگا جیسے وہ اپنے آپ سے کرتا تھا۔ جوناتھن نے داؤدؑ سے ایک عہد باندھا۔ اس نے اپنی قبا، اپنی تلوار، کمان اور کمر بند اتار کر داؤدؑ کو دے دیئے۔

اسرائیلی فوج واپس لوٹ گئی۔ ہر جانب سے عورتیں انہیں فتح کی مبارک باد دینے آئیں۔ وہ عورتیں ناچتی، گاتی اور دفوں کو بجاتی آئیں۔ وہ گا رہی تھیں کہ ساؤل نے تو ہزار لوگوں کو قتل کیا لیکن داؤدؑ نے لاکھوں کو مارا۔

ساؤل کو یہ گانا سن کر بہت دکھ ہوا۔ وہ غضب ناک ہو گیا۔ وہ جان گیا تھا کہ اب داؤدؑ کو بادشاہ بنایا جائے گا۔

ساؤل اب داؤدؑ سے بہت حسد کرنے لگا تھا۔ دوسرے دن جب ساؤل گھر واپس آیا تو ایک بدروح اس میں سرائیت کر گئی۔ وہ پاگلوں کی طرح کی حرکتیں کرنے لگا۔ داؤدؑ روز کی طرح بربط بجانے لگا۔ ساؤل اپنے ہاتھ میں نیزہ لیے ہوئے تھا۔ اس نے اپنے آپ سے کہا میں داؤدؑ

کو دیوار کے ساتھ لگا کر اس نیزے سے چھید دوں گا۔ اس نے داوُدؑ پر دو دفعہ نیزہ پھینکا، لیکن داوُدؑ دونوں دفعہ بچ گیا۔

ساؤل نے فیصلہ کیا کہ وہ داوُدؑ کو اپنا داماد بنائے تا کہ وہ فلسطینیوں کے ساتھ بہادری سے لڑے اس طرح وہ فلسطینیوں کے ہاتھوں مارا جائے۔

شادی سے ایک دن پہلے داوُدؑ نے سپاہیوں کا ایک جتھہ اکٹھا کیا اور دو سو فلسطینیوں کو ہلاک کر دیا اور ان کی کھالیں ساؤل کو پیش کیں تا کہ داوُدؑ ثابت کر سکے کہ وہ اس کا اچھا ہمدرد داماد ہے تب داوُدؑ نے ساؤل کی بیٹی میکل سے شادی کی اور ساؤل داوُدؑ سے خوف زدہ رہنے لگا۔

سموئیل 1۔ باب 18، آیت 29,27,26,17,11,9,8,6,4,3

داوُدؑ کا بچ نکلنا:

ساؤل نے جوناتھن اور اپنے خادموں سے کہا کہ وہ داوُدؑ کو مار دینا چاہتا ہے۔ جوناتھن نے داوُدؑ کو بتا دیا کیونکہ وہ اس سے بہت محبت کرتا تھا تب وہ اپنے باپ ساؤل کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ داوُدؑ کو قتل نہ کرنا وہ تمہارا شاندار خادم ہے۔ اس نے تم کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا بلکہ تمہارے ساتھ ہمیشہ اچھائی کی ہے۔ جوناتھن نے داوُدؑ کی بہت زیادہ تعریف کی۔ ساؤل نے جوناتھن سے کہا کہ وہ داوُدؑ کو قتل نہیں کرے گا۔

لیکن رات کو ساؤل پر پھر بدروح آئی، ساؤل نے آدمیوں کو بھیجا کہ وہ داوُدؑ کے گھر کی نگرانی کریں اور صبح ہوتے ہی اس کو قتل کر دیں۔

میکل نے داوُدؑ سے کہا کہ اگر تم اس وقت یہاں سے فرار نہ ہوئے تو صبح مارے جاؤ گے۔ میکل نے داوُدؑ کو مکان کی پچھلی کھڑکی سے نکال دیا اور وہ فرار ہو گیا۔ صبح جب ساؤل کو معلوم ہوا کہ داوُدؑ فرار ہو گیا ہے تو اس نے اپنی بیٹی میکل کو بلا کر پوچھا تم نے یہ چال کیوں چلی؟

میکل نے کہا، داوُدؑ نے مجھ سے کہا تھا کہ اگر میں نے اس کی فرار میں مدد نہ کی تو وہ مجھے مار ڈالے گا۔

داوُدؑ وہاں سے فرار ہو کر ادلم کے قصبے کے قریب ایک بڑی سی غار میں چلا گیا جب اس کے بھائیوں اور دوسرے خاندان والوں کو پتا چلا کہ وہ ادلم میں ہے تو وہ بھی اس کے پاس آ گئے۔ جلد

ہی اس کے زیر کمان چار سو لوگ آ گئے۔

سموئیل 1۔باب 19، آیت 17,12,11,9,6,4,2,1۔باب 22، آیت 2,1

داؤدؑ کا ضمیر اور ساؤل کا تاسف:

ساؤل نے اسرائیلیوں سے تین ہزار بہترین سپاہی لیے اور داؤدؑ کی تلاش میں گیا۔ساؤل اس غار میں گیا جہاں داؤدؑ اور اس کے آدمی چھپے ہوئے تھے۔وہ غار کے منہ کے قریب بیٹھ گیا، داؤدؑ کے آدمیوں نے اس سے کہا یہ آپ کیلئے بہت اچھا موقعہ ہے۔داؤدؑ ساؤل کی طرف بڑھا اور اس کی قبا کا ایک ٹکڑا کاٹ لیا۔ساؤل کو معلوم نہ ہو سکا لیکن اس کا دل بے چین ہو گیا۔داؤدؑ نے اپنے آدمیوں سے کہا خداوند مجھے بچائے کہ میں اپنے آقا کو کوئی نقصان پہنچاؤں جبکہ خدا نے اس کو ممسوح کیا ہے۔

ساؤل وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔داؤدؑ دوڑ کر اس کے پیچھے گیا اور چلا کر کہا اے میرے آقا، بادشاہ! ساؤل اس کی طرف مڑا، داؤدؑ احترام سے اس کے سامنے جھکا۔

تب داؤدؑ نے کہا تم نے ان لوگوں کی بات کیوں مانی جو کہ مجھے نقصان پہنچانے کے بارے میں کہہ رہے تھے تم جب غار میں داخل ہوئے تو خداوند نے تجھے میرے بس میں کر دیا تھا لیکن میں نے تمہیں چھوڑ دیا جبکہ میرے کچھ لوگوں نے مجھے کہا تھا کہ میں تمہیں قتل کر دوں، میں نے ایسا نہیں کیا کیونکہ خداوند نے تجھے بادشاہ بنایا ہے۔

اے پیارے باپ دیکھو یہ تمہاری قبا کا ٹکڑا ہے۔میں تمہیں قتل بھی کر سکتا تھا اب خدا ہی ہمارا فیصلہ کرے گا۔

ساؤل نے رونا شروع کر دیا۔پھر اس نے داؤدؑ سے کہا، تم ٹھیک کہہ رہے ہو، میں غلط کرتا رہا ہوں۔آج تم دیکھ لو گے کہ مجھ میں کتنی اچھائی ہے۔خداوند تجھے برکت دے جو کچھ آج تو نے میرے ساتھ کیا ہے اب مجھے یقین ہے کہ تم اسرائیل کے بادشاہ بنو گے۔

سموئیل 1۔باب 24، آیت 20,19,18,16,15,14,11,7,6,4,3,2

داؤدؑ اور ابیجیل:

داؤدؑ صحرائے ماران کو چلا گیا وہاں ایک بہت ہی مالدار شخص نابل رہتا تھا۔ وہ بہت کمینہ شخص تھا لیکن اس کی بیوی ابیجیل بہت ذہین اور خوبصورت خاتون تھی۔ داؤدؑ نے اپنے دس آدمی نابل کے پاس بھیجے۔ انہوں نے نیک خواہشات کا اظہار کیا اور کھانا طلب کیا۔

نابل نے داؤدؑ اور اس کے آدمیوں سے کہا اے غلامو! یہاں سے دفع ہو جاؤ اور کوئی کھانا وغیرہ نہیں ہے۔

نابل کے نوکروں میں سے ایک نے ابیجیل کو بتایا کہ تمہارے خاوند نے داؤدؑ کی بے عزتی کی ہے۔ اس سے ہمارے آقا اور اس کے خاندان پر تباہی آ سکتی ہے۔

ابیجیل نے جلدی سے دو سو روٹیاں، پانی کے دو مشکیزے، پانچ بھنی ہو بھیڑیں، بہت سا بھنا ہوا اناج، کشمش کے ایک سو خوشے، انجیر کی دو سو ٹکیاں لیں اور اس سامان کو گدھوں پر لاد لیا اور داؤدؑ کی طرف چل دی۔

وہ داؤدؑ کو دیکھتے ہی اس کے پاؤں پر گر پڑی۔ اے میرے آقا اس نے داؤدؑ سے کہا مجھے الزام مت دینا اور میرے خاوند کی بات کو نظر انداز کرنا، میرا یہ نذرانہ قبول کرنا اس کو اپنے آدمیوں کے ساتھ مل کر کھانا۔ میری اگر کوئی غلطی ہو تو معاف کر دینا۔

مجھے معلوم ہے خدا تم کو بادشاہ بنائے گا کیونکہ تم اس کیلئے جنگیں لڑ رہے ہو۔ تمہیں عزت و احترام ملے گا۔

داؤدؑ نے کہا، اس خدا کی حمد کرو جو اسرائیل کا خدا ہے جس نے تجھے مجھے ملنے کو بھیجا ہے۔ اسی نے تم لوگوں کو میرے ہاتھوں قتل ہونے سے بچایا ہے پھر داؤدؑ نے اس کے تحائف قبول کر لیے۔

اس رات نابل کو صدمہ ہوا اور دس دن بعد وہ مر گیا۔

داؤدؑ نے ابیجیل سے کہا تم مجھ سے شادی کر لو۔ اس طرح ان کی شادی ہو گئی جبکہ ساؤل اپنی بیٹی میکل کو کسی اور شخص سے پہلے ہی بیاہ چکا تھا۔

سموئیل 1۔ باب 25، آیت 44,43,39,38,37,35,33,32,28,27

25,23,20,18,17,14,11,10,8,5,3,1

ساؤل کی موت:

فلسطینیوں نے اسرائیلی فوج پر کوہ جلبوعہ پر حملہ کیا۔ بہت سے اسرائیلی مارے گئے۔ اس جنگ میں ساؤل اور اس کا بیٹا بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ فلسطینیوں نے جوناتھن کو پکڑ لیا اور اسے مار ڈالا۔ ساؤل تیروں سے زخمی تھا اور فلسطینیوں نے اسے گھیر رکھا تھا۔

ساؤل نے اپنے اسلحہ بردار سے کہا کہ اپنی تلوار سے مجھے مار ڈالو۔ بجائے اس کے کہ یہ غیر مختون مجھے مار کر خوشی منائیں لیکن وہ نوجوان بہت خوف زدہ تھا۔ ساؤل نے اس سے تلوار لی اور اپنے آپ کو خود قتل کر لیا جب نوجوان نے دیکھا کہ بادشاہ مر چکا ہے۔ اس نے بھی اپنی تلوار سے اپنے آپ کو ختم کر لیا۔

جب فلسطینیوں کو ساؤل کی لاش ملی تو انہوں نے اس کا سر کاٹ لیا اور اس کے ہتھیار اپنے ہیکل میں رکھ لیے۔

ایک قاصد دوڑتا ہوا داوؑد کے پاس گیا اور اسے اسرائیلیوں کی شکست کے بارے میں بتایا۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ ساؤل اور جوناتھن بھی قتل ہو چکے ہیں۔ داوؑد نے غم سے اپنے کپڑے پھاڑ لیے۔ اس کے آدمیوں نے بھی ایسا ہی کیا تب اسرائیل کے تمام قبائل داوؑد کے پاس آئے اور اس سے کہا کہ خداوند نے عہد کیا تھا کہ تم ہماری رہنمائی کرو گے اور ہمارے بادشاہ بنو گے تب انہوں نے داوؑد کو ممسوح کیا اور اسے اسرائیل کا بادشاہ بنا دیا۔ اس وقت داوؑد کی عمر تیس سال تھی اور اس نے اسرائیل پر چالیس سال حکومت کی۔

سموئیل 1۔ باب 31، آیت 10,9,8,5,3,2,1

سموئیل 2۔ باب 1، آیت 11,4,2۔ باب 5، آیت 4,3,2,1

داوؑد کا ناچنا:

داوؑد نے فیصلہ کیا کہ یروشلم کے شہر کی طرف کوچ کرنا چاہیے اور یروشلم کو وہاں کے حکمرانوں سے چھین لینا چاہیے۔

یروشلم کے لوگوں کا کہنا تھا کہ داؤدؑ ایسا نہیں کر سکے گا اور اسے کامیابی نہیں ملے گی۔ انہوں نے داؤدؑ کو پیغام بھیجا کہ جب تک تو اندھوں اور لنگڑوں کو یہاں سے نہ لے جائے تو یہاں نہیں آنے پائے گا۔

لیکن داؤدؑ نے یروشلم پر قبضہ کر لیا اور قلعے میں رہنے لگا۔ اس نے یروشلم کو دوبارہ تعمیر کیا اور یہ شہر داؤدؑ کا شہر کہلانے لگا۔

داؤدؑ نے صندوقِ سکینہ کو اکٹھا کیا اور یروشلم لے آیا جب آدمی تابوتِ سکینہ کو چھ قدم لے کر چلے تو داؤدؑ نے ان کو رکنے کا حکم دیا اور ایک بیل اور فربہ بچھڑے کی قربانی خداوند کے نام پر کی تب اس نے حکم دیا کہ اب یروشلم کی طرف چلو۔ داؤدؑ نے صرف ایک کتان کا کپڑا اپنے گرد لپیٹ رکھا تھا۔ وہ خداوند کو خوش کرنے کیلئے رات بھر ناچتا رہا۔ اس کے ساتھی نعرے بلند کرتے رہے اور نرسنگھے پھونکتے رہے۔

جب تابوتِ سکینہ کو شہر میں لایا گیا، ساؤل کی بیٹی میکل نے کھڑکی میں سے اس منظر کو دیکھا جب اس نے داؤدؑ کو خداوند کے حضور کھیلتے اور ناچتے ہوئے دیکھا تو اس سے حسد کیا۔ تابوتِ سکینہ کو اس خیمے میں رکھ دیا گیا جو کہ داؤدؑ نے اس کیلئے کھڑا کیا تھا۔ داؤدؑ نے پھر قربانیاں کیں پھر اس نے لوگوں کو خدا کے نام پر برکت دی۔ ہر مرد اور عورت کو روٹی، گوشت اور کشمش دی۔

شام کو ساؤل کی بیٹی میکل نے کہا داؤدؑ نے بے حیائی کی۔ داؤدؑ نے کہا میں تو خداوند کے حضور پھر ناچوں گا اور مزید ایسا کروں گا۔

سموئیل 2۔ باب 5، آیت 9,7,6۔ باب 5، آیت 22,21,20,12

ناتن کی آمد اور داؤدؑ کی دعا:

بادشاہ داؤدؑ نے اپنے لیے یروشلم میں ایک محل بنوایا۔ ایک دن اس نے ایک نبی کو بلوایا جس کا نام ناتن تھا اور اس سے کہا میں ایک محل میں رہتا ہوں جو سیدار کی لکڑی سے تعمیر کیا گیا ہے لیکن تابوت سکینہ ایک خیمے میں رکھا ہوا ہے۔

اسی رات ناتن کو خداوند کی طرف سے پیغام ملا کہ وہ اسے داؤدؑ کو پہنچا دے کہ تم لوگوں نے میرے لیے ہیکل تعمیر نہیں کیا جس دن سے میں اسرائیلیوں کو مصر سے نکال کر لایا ہوں میں دربدر

بھٹک رہا ہوں اور ایک خیمے میں رہتا ہوں۔ میں نے اس دوران اسرائیلی حکمرانوں سے بالکل نہیں کہا جبکہ میں نے تمہیں ہیکل تعمیر کرنے کیلئے بادشاہ بنایا ہے جب تم مرجاؤ گے اور اپنے آباؤاجداد کے ساتھ دفن ہو جاؤ گے، تو میں تمہارے ایک بیٹے کو بادشاہ بناؤں گا۔ وہ پوری طاقت کے ساتھ حکومت کرے گا۔ وہ میرے لیے ایک ہیکل تعمیر کرے گا میں اس کی عزت ہمیشہ قائم رکھوں گا۔

بادشاہ داؤدؑ اس خیمے کے پاس گیا جس میں تابوت سکینہ رکھا ہوا تھا۔ وہ وہاں بیٹھ گیا اور دعا کرنے لگا۔ اے خداوند مطلق میں اور میرا خاندان جانتا ہے کہ تو نے ہمارے لیے کیا کچھ کیا اب اس سے بھی زیادہ کر دے۔ تم نے میرے اجداد سے عہد باندھے اور اپنے وعدے کے مطابق ہی سب کچھ کیا، تم کتنے عظیم ہو، تم کتنے قادر مطلق ہو! تمہارے جیسا اور کوئی نہیں۔ ہم جانتے ہیں تو واحد لاشریک خدا ہے۔ تم نے اسرائیل سے زیادہ کسی قوم کو پسند نہیں کیا۔ تم نے اسرائیلیوں کو اپنے خاص بندے بنایا اور تم اس کے خدا بنے۔ تمام اسرائیل میں تمہاری مقبولیت پھیلے گی۔

جلد ہی داؤدؑ نے فلسطینیوں پر حملہ کیا اور انہیں شکست دی۔ اس طرح ان کی حکومت کا خاتمہ ہوا۔

سموئیل 2۔ باب 7، آیت 26,24,23,22,21,20,19,18,13,12,7,5,2,1

باب 8، آیت 1

ضیبا اور مفیبوست:

داؤدؑ نے ساؤل کے خاندان کے ایک ملازم ضیبا سے پوچھا کیا ساؤل کے خاندان میں کوئی ہے جس پر میں مہربانی کر سکوں؟ اس ملازم نے کہا جوناتھن کا ایک بیٹا ہے جس کا نام مفیبوست ہے، لیکن وہ دونوں ٹانگوں سے لنگڑا ہے۔

بادشاہ داؤدؑ نے مفیبوست کو بلوایا اور کہا خوف زدہ نہ ہونا، میں چاہتا ہوں تم پر مہربانی کروں، کیونکہ تمہارا باپ جوناتھن مجھ سے محبت کرتا تھا۔ میں تمہیں ساؤل کی تمام خاندانی زمین واپس کرتا ہوں اور تم ہمیشہ میرے ساتھ کھانا کھا سکتے ہو۔

مفیبوست بادشاہ کے سامنے تعظیماً جھکا اور کہا میری حیثیت ایک مردہ کتے سے زیادہ نہیں ہے۔ میں آپ کی شفقت کا مستحق نہیں ہوں تب بادشاہ ضیبا کی طرف مڑا اور کہا تم اور تمہاری

اولاد اپنے آقا ساؤل کیلئے زمین کو کاشت کرو گے اور ساؤل کے خاندان کیلئے خوراک مہیا کرو گے۔

اس وقت سے مفیبوست بادشاہ کے ساتھ کھانا کھانے لگا۔ بادشاہ اسے اپنے بیٹوں کی طرح سمجھتا۔

سموئیل 2۔ باب 9، آیت 11,10,9,7,5,3

ناتن کی سرزنش:

خداوند نے ناتن نبی کو داوُدؑ کے پاس بھیجا۔ ناتن نے داوُدؑ سے کہا ایک دفعہ کا ذکر ہے ایک شہر میں دو شخص رہتے تھے۔ ایک دولت مند تھا اور دوسرا غریب تھا۔ دولتمند کے پاس بہت سے مویشی اور بھیڑ بکریاں تھیں جبکہ غریب آدمی کے پاس ایک بکری کا بچہ تھا جو اس نے خریدا تھا۔ غریب آدمی نے اس کو اپنے گھر میں پالا، وہ اس کے برتنوں میں کھاتا پیتا بلکہ رات کو اس کی گود میں سوتا۔ یہ بکری کا بچہ اس کی بیٹی کی طرح تھا۔

ایک دن امیر آدمی کے پاس کچھ مہمان آئے۔ اس امیر آدمی نے اپنے جانوروں میں سے کسی کو ذبح کرنے کی بجائے اس غریب آدمی سے اس کی پٹھیا زبردستی لے لی اور اس کو بھون کر اپنے مہمانوں کو کھلایا۔

یہ بات سن کر داوُدؑ آگ بگولا ہو گیا اور اس نے چلا کر کہا میں خداوند کی حیات کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ امیر دولتمند ضرور مرے گا۔

ناتن نے کہا وہ دولت مند شخص تم خود ہو۔ خداوند نے تمہیں ساؤل سے بچایا پھر تجھے اس کی سلطنت دی اور اس کی بیویاں بھی تجھے دیں اگر یہ کم ہے تو وہ تجھے اور دے گا۔

لیکن تم نے خداوند کے احکام کی نافرمانی کیوں کی؟ ناتن نے کہا اب خداوند نے تجھے معاف کر دیا ہے اور اب تم نہیں مرو گے لیکن خدا تجھے سزا دے گا اور تمہارا پیدا ہونے والا بچہ زندہ نہ بچے گا۔

سموئیل 2۔ باب 12، آیت 14,13,9,7,5,1

بت سبع کے بچے کی موت:

خداوند نے بت سبع کے بچے کو پیدا کیا، وہ بہت بیمار ہو گیا۔ داؤدؑ نے خداوند سے دعا کی کہ وہ بچے کی حفاظت کرے۔ داؤدؑ نے کچھ نہ کھایا پیا اور ہر روز رات کو فرش پر لیٹتا۔ اس کے نوکر اسے زور دیتے کہ وہ اپنے بستر پر سوئے اور ان کے ساتھ کھائے پیئے لیکن وہ خاموش رہا۔ ایک ہفتے کے بعد بچہ مر گیا۔ دربار کے نوکر بادشاہ کو بچے کی موت کے بارے میں بتاتے ہوئے ڈرتے تھے۔ وہ ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے کہ اگر ہم نے بادشاہ کو بتا دیا تو وہ ہماری بات پر یقین نہیں کرے گا۔ ہم اس کو کیسے بتائیں کہ بچہ مر چکا ہے؟ وہ کہیں اپنے آپ کو زخمی نہ کر لے۔

داؤدؑ نے جب دیکھا کہ اس کے خادم سسکیاں لے رہے ہیں تو وہ جان گیا کہ بچہ مر چکا ہے۔ اس نے خادموں سے پوچھا کہ بچہ مر گیا؟ ہاں انہوں نے کہا وہ مر گیا۔

داؤدؑ فرش سے اٹھا اور نہایا اپنے بالوں میں کنگھی کی، کپڑے تبدیل کیے تب وہ خدا کے سامنے گڑگڑایا جب وہ واپس محل میں آیا تو اس نے کھانا مانگا اور جلدی جلدی کھانے لگا۔ اس کے خادموں نے اس سے کہا کہ جب بچہ زندہ تھا تم نے کھانا پینا چھوڑ رکھا تھا جبکہ وہ مر چکا ہے تم نے کھایا پیا ہے۔

داؤد نے کہا جب بچہ زندہ تھا میں نے فاقہ کیا اور رویا تاکہ خدا اس پر رحم کرے اور بچے کو بچا لے، اب جبکہ بچہ مر چکا ہے تو میں فاقہ کیوں کروں؟ کیا میں اس طرح بچے کی زندگی واپس لا سکتا ہوں؟

ایک دن میں اس کے پاس جاؤں گا، وہ میرے پاس لوٹ کر نہیں آئے گا تب داؤدؑ بت سبع کو تسلی دینے گیا۔ اس نے بت سبع کے ساتھ صحبت کی اور اسے پھر ایک بیٹا پیدا ہوا۔ اس کا نام سلیمانؑ رکھا گیا۔

سموئیل 2۔ باب 12، آیت 15 تا 24

ابی سلوم کی سازش:

ابی سلوم داؤدؑ کا تیسرا بیٹا تھا۔ ابی سلوم داؤدؑ کے اسرائیل کے بادشاہ بننے سے پہلے پیدا ہوا

تھا۔ ابی سلوم اپنی مردانہ خوبصورتی کے حوالے سے بہت مقبول تھا۔ سر سے پاؤں تک اس میں کوئی عیب نہ تھا۔ اس کے بال بہت گھنے تھے۔ وہ اپنے بالوں کو سال میں ایک دفعہ کاٹتا تھا جب یہ بہت بڑھ جاتے تھے۔

اس کے پاس ایک رتھ اور کئی گھوڑے تھے اور پچاس لوگوں کا دستہ تھا۔ وہ ہر صبح جلدی جاگتا اور یروشلم کے پھاٹک پر کھڑا ہو جاتا۔ لوگ شہر میں جوق در جوق آتے وہ اپنے فیصلے بادشاہ سے کرواتے۔

ابی سلوم ہر کسی سے کہتا کہ اس میں شک نہیں کہ تمہارے دعوے صحیح ہیں۔ لیکن تمہاری باتوں کو سننے والا بادشاہ کا کوئی نمائندہ بھی نہیں ہے تب وہ مزید کہتا، اگر میں جج ہوتا تو ہر کوئی میرے پاس فیصلہ کرانے آتا اور میں اس کو انصاف دیتا۔

جب کوئی اس کے سامنے جھکتا، ابی سلوم اسے جھکنے نہ دیتا اور اس کو بوسہ دیتا۔ اس طرح جو اسرائیلی بھی بادشاہ کے پاس انصاف کیلئے آتا۔ ابی سلوم اس کو اپنا گرویدہ کر لیتا۔

چار سالوں کے بعد ابی سلوم نے بادشاہ سے کہا کہ مجھے حبرون جانے دیا جائے کیونکہ وہاں میں خداوند کی عبادت کرنا چاہتا ہوں۔

بادشاہ نے کہا جاؤ امن پیدا کرو۔ ابی سلوم نے تمام اسرائیلیوں کو خفیہ پیغام بھیجا کہ جب تم نرسنگھے پھونکنے کی آواز سنو تو بول اٹھنا کہ ابی سلوم حبرون میں بادشاہ ہو گیا ہے۔

یروشلم سے دو سو آدمی ابی سلوم کے ساتھ تھے پھر اس کے ساتھیوں کی تعداد بڑھنے لگی۔

سموئیل 2۔ باب 14، آیت 26,25۔ باب 15، آیت 3,2,1 تا 12,11,8,7

داؤدؑ کی یروشلم سے روانگی:

ایک قاصد نے داؤدؑ کو خبر دی کہ اسرائیلی دل سے ابی سلوم کے ساتھ ہیں تب داؤدؑ نے اپنے خادموں سے کہا کہ ہمیں یروشلم فوراً چھوڑ دینا چاہیے کیونکہ وہ جلد ہی یہاں آ جائے گا۔ داؤدؑ اور اس کے ساتھی شہر سے بھاگ گئے۔ لوگ آہ و زاری کرنے لگے۔ ان کے ساتھ کاہن زیدوق اور لاوی تابوت سکینہ کو لیے ہوئے ساتھ تھے۔ بادشاہ نے زیدوق سے کہا کہ تابوت سکینہ شہر میں واپس لے چلو، اگر خدا نے مجھ پر کرم کیا تو وہ مجھے واپس ضرور لائے گا اور میں صندوق کو اپنی جگہ

ضرور پاؤں گا اگر خداوند نے مجھ پر کرم نہ کیا تو اس کی مرضی۔
بادشاہ زیتون کے ٹیلے کی طرف چلا گیا، اس کی آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں۔ اس نے اپنا سر ڈھانپ رکھا تھا اور ننگے پاؤں چل رہا تھا۔
پہاڑ کے قریب اسے ضیبا ملا جو مفیبوت کا خادم تھا۔ اس کے پاس دو گدھے تھے۔ جن پر زین کسے تھے، ان پر روٹیاں، کشمش، پھل اور شراب لدی تھی۔ یہ گدھے اس نے بادشاہ کو دیئے۔
بادشاہ نے پوچھا مفیبوت کہاں ہے جو تمہارے آقا کا پوتا ہے؟ ضیبا نے کہا وہ یروشلم میں ہی ٹھہرا ہوا ہے کیونکہ اسرائیلیوں نے اس سے عہد کیا ہے کہ اس کے دادا کی بادشاہت کو بحال کیا جائے گا۔
بادشاہ نے کہا کہ مفیبوت کی تمام چیزیں تمہاری ہوئیں۔
سموئیل 2۔ باب 15، آیت 13,14,23,24,25,26,30۔ باب 16، آیت 4,3

ابی سلوم کا یروشلم میں داخل ہونا:

ابی سلوم اور اس کے ساتھی یروشلم میں داخل ہو گئے۔ اخیتفل جو کہ بادشاہ داؤدؑ کا مشیر تھا وہ بھی ان کے ساتھ تھا۔ حوشی جو کہ داؤدؑ کا بھروسے مند دوست تھا وہ جب ابی سلوم کے پاس آیا تو اس نے مبارک باد دیتے ہوئے کہا بادشاہ زندہ باد، بادشاہ زندہ باد، ابی سلوم نے پوچھا۔
تمہاری دوستی کے خلوص کو کیا ہوا؟ تم اس کے ساتھ کیوں نہیں گئے؟ حوشی نے کہا میں صرف ان کی مدد کرتا ہوں جس کو خداوند بادشاہ بناتا ہے اور لوگ اس کو بادشاہ بناتے ہیں۔ اس لیے اب میں تمہارے ساتھ رہوں گا۔
جیسے میں نے تیرے باپ کے سامنے رہ کر خدمت کی ایسے ہی تیرے سامنے رہوں گا۔
تب ابی سلوم نے اخیتفل سے کہا کہ بتاؤ اب ہم کیا کریں۔ اخیتفل نے کہا تمہارا باپ محل کی نگرانی کیلئے دس حرمیں چھوڑ گیا ہے تم ان کے ساتھ جا کر صحبت کرو کیونکہ اس طرح سب اسرائیلی جان جائیں گے کہ تیرے باپ کو تجھ سے نفرت ہے تو وہ سب لوگ تیرے ساتھ مل کر تجھے طاقتور بنائیں گے۔
محل کی چھت پر ایک شامیانہ کھڑا کیا گیا، لوگوں نے دیکھا کہ ابی سلوم اس شامیانے میں گیا

اور اپنے باپ کی حرموں کے ساتھ صحبت کی۔

سموئیل 2۔باب 16، آیت 15 تا 22

ابی سلوم کو شکست:

اخیتفل نے تب ابی سلوم سے کہا کہ مجھے اجازت دو تا کہ میں آج رات داؤدؑ کا پیچھا کروں۔ میں اپنے ساتھ بارہ ہزار افراد کو لے جاؤں گا۔ جبکہ وہ مصیبت میں ہے میں اس پر حملہ کروں گا وہ خوف زدہ ہو جائے گا اور اس کے ساتھی بھاگ جائیں گے۔ میں صرف بادشاہ کو ہلاک کروں گا اور اس کے آدمیوں کو تمہارے پاس لے آؤں گا...... جیسے کہ دلہن اپنے خاوند کے پاس لوٹ کر آتی ہے۔

حوشی نے کہا، اخیتفل کا مشورہ صحیح نہیں۔ تمہارا باپ اور اس کے ساتھی سخت جنگجو ہیں۔ وہ اس قدر غضب ناک ہیں جیسا کہ جنگلی ریچھ اپنے ہی بچوں کو کھا جاتا ہے۔ تمہارے باپ کو تجربہ ہے کہ وہ اپنے سپاہیوں کے ساتھ کیسے رات بسر کرے۔ اب شاید وہ کسی غار میں چھپے ہوئے ہیں۔ میرا مشورہ ہے کہ تمام اسرائیلیوں کو جمع کیا جائے اور تم خود ان کی جنگ میں قیادت کرو۔ ابی سلوم نے کہا کہ حوشی کی تجویز اخیتفل سے زیادہ اچھی ہے۔

تب حوشی نے داؤدؑ کو پیغام بھیجا، فوراً دریائے اردن کو عبور کرو تا کہ تم اور تمہارے آدمی نہ مارے جائیں اور نہ پکڑے جائیں پھر ابی سلوم اور اس کے آدمی داؤدؑ کے پیچھے روانہ ہوئے۔ داؤدؑ ان سے بہت دور تھا اور اس نے بہت سی فوج جمع کر لی تھی تا کہ ابی سلوم پر حملہ کرے۔ ایک خوفناک جنگ کے بعد جس میں بیس ہزار آدمی مارے گئے۔ داؤدؑ کی فوج فاتح ہوئی۔

جنگ کے دوران ابی سلوم ایک شاہ بلوط کے درخت کے نیچے سے خچر پر سوار ہو کر گزرا تو ابی سلوم کا سر شاہ بلوط کی شاخوں میں پھنس گیا۔ داؤدؑ کے آدمیوں نے ابی سلوم کو درخت میں لٹکے دیکھا اور یوآب کو بتا دیا جو کہ داؤدؑ کا کمانڈر تھا۔ یوآب نے تین نیزے ابی سلوم کے سینے میں اتار دیئے۔

سموئیل 2۔باب 17، آیت 24,16,14,11,9,7,3,1

باب 18، آیت 14,10,9,7,6,1

یوآب کی ملامت:

یوآب نے بادشاہ داوٗد کے پاس قاصد بھیجا کہ اس کی فوج کو فتح حاصل ہو گئی ہے۔ بادشاہ نے پوچھا کہ کیا نوجوان ابی سلوم سلامت ہے؟

قاصد نے کہا اے میرے آقا آپ کے تمام دشمنوں کی طرح اس کی قسمت بھی اس کا ساتھ نہ دے سکی۔ بادشاہ غم کی شدت سے چلا اٹھا، میرے بیٹے ابی سلوم! کاش میں تمہاری جگہ مارا جاتا۔ ہائے ابی سلوم اے میرے بیٹے ابی سلوم!

یوآب اور اس کی سپاہ کو بتایا گیا کہ بادشاہ رو رہا ہے اور اپنے بیٹے ابی سلوم کا ماتم کر رہا ہے۔ اس طرح فتح کی خوشی غم میں بدل گئی۔ سپاہ خاموشی سے چل رہی تھیں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ انہیں شکست ہو گئی ہے۔

بادشاہ نے اپنا چہرہ ہاتھوں سے ڈھانپا ہوا تھا اور بلند آواز سے رو رہا تھا اور کہہ رہا تھا۔ اے بیٹے ابی سلوم اے میرے بیٹے ابی سلوم......

شام کو یوآب بادشاہ کے پاس گیا اور کہا آج تم نے اپنے لوگوں کو ذلیل کروایا جنھوں نے تیری جان بچائی، تیرے بیٹوں، بیٹیوں، بیویوں اور تمہارے ساتھیوں کی جانیں بچائیں۔ تم نے ان کی مخالفت کی جنھوں نے تجھ سے محبت کی اور تم نے ان لوگوں سے محبت کی جنھوں نے تمہاری مخالفت کی۔ اس سے تم نے ثابت کر دیا کہ تمہارے سردار اور تمہارے آدمی کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتے۔

میں صاف طور پر دیکھ رہا ہوں کہ تم چاہتے تھے کہ ابی سلوم زندہ رہتا اور دوسرے سب مارے جاتے اب تم جا کر اپنے لوگوں کو یقین دلاؤ اگر تم نے ان کو یقین دلا کر اعتماد میں نہ لیا تو کل صبح تمہارے ساتھ کوئی بھی نہ ہو گا۔ میں قسم کھا کر کہتا کہ ورنہ تم ساری زندگی مصیبت میں رہو گے۔

بادشاہ اپنے سپاہیوں کے پاس گیا اور وہ اس کے گرد اکٹھے ہو گئے۔

سموئیل 2۔ باب 18، آیت 33,32,31,21۔ باب 19، آیت 1 تا 8

سلیمانؑ کی بصیرت کیلئے دعا:

جب داؤدؑ بہت بوڑھا ہو گیا۔ اس نے اپنے بیٹے سلیمانؑ کو بلوایا اور کہا میں اب مرنے کے قریب ہوں اب تو حوصلہ پکڑ اور پکا ارادہ کر اور وہی کچھ کر جو خداوند تجھے کرنے کو کہتا ہے تمام احکام اور شریعت کی پابندی کر جو کہ موسیٰ کے قانون میں لکھے ہوئے ہیں پھر تم جو کچھ کرو گے بہتر ہوگا پھر داؤدؑ مر گیا اور اسے یروشلم میں دفن کیا گیا۔

اس کے بعد سلیمانؑ بادشاہ بنا، خواب میں اسے خداوند نے کہا، بتا تو کیا چاہتا ہے؟ سلیمانؑ نے کہا اے خداوند تو مجھے توفیق دے کہ میں اپنے باپ کا جانشین بادشاہ بنوں۔ میں تو ابھی لڑکا ہی ہوں اور مجھے حکومت کرنا نہیں آتی تو مجھے بصیرت عطا کرتا کہ میں تیرے لوگوں پر انصاف سے حکومت کروں اور مجھے نیکی اور بدی میں فرق کرنا آجائے۔

خداوند نے کہا میں تجھ سے خوش ہوا، تم مجھ سے لمبی عمر مانگ سکتے تھے یا دولت مانگ سکتے تھے یا اپنے دشمنوں کی موت کی تمنا کر سکتے تھے لیکن تم نے مجھ سے بصیرت طلب کی میں تمہیں اس قدر بصیرت افروز بناؤں گا کہ ایسی بصیرت کسی کو نہ دی گئی ہو یا دی جائے گی۔ میں تمہیں وہ کچھ بھی دوں گا جو تم نے طلب نہیں کیا تم ساری زندگی دولت اور عزت کی زندگی گزارو گے جبکہ ایسا بادشاہ پھر کبھی نہیں ہوگا اگر تم نے میری تابعداری کی اور میرے قوانین کی پابندی کی تو میں تمہیں لمبی زندگی دوں گا۔

سلاطین 1۔ باب 2، آیت 10,3,1۔ باب 3، آیت 5,7,9,10 تا 14

متنازعہ بچہ:

ایک دن سلیمانؑ بادشاہ کے پاس بیبیاں آئیں اور اس کے سامنے پیش ہوئیں۔ ان میں سے ایک نے کہا میں اور یہ عورت ایک ہی گھر میں رہتی ہیں۔ میرے ایک بچہ پیدا ہوا، ہم دونوں کے علاوہ گھر میں کوئی نہ تھا۔ دو دن بعد اس کے بھی بچہ پیدا ہوا، ایک دن سوتے ہوئے اس عورت نے اپنے بچے کو اپنے نیچے ہی روند ڈالا جس سے وہ بچہ مر گیا۔ یہ جب جاگی تو اس نے میرے پہلو سے میرا بچہ اٹھا لیا جبکہ میں سو رہی تھی۔ اس نے اپنا مردہ بچہ میرے پہلو میں لٹا دیا۔ اگلی صبح جب

میں جاگی اور میں نے اپنے بچے کو دودھ پلانا چاہا تو میں نے دیکھا کہ ایک مردہ بچہ میرے پہلو میں لیٹا ہے جب میں نے غور سے دیکھا تو میرا بچہ نہ تھا۔

دوسری عورت نے چلا کر کہا نہیں زندہ بچہ میرا بچہ ہے اور مردہ بچہ تمہارا ہے۔

پہلی عورت نے کہا نہیں مردہ بچہ تمہارا ہے اور زندہ بچہ میرا ہے۔ اس طرح دونوں عورتوں نے بادشاہ کے سامنے بحث کی۔

سلیمانؑ بادشاہ نے ایک تلوار منگوائی، جب تلوار آ گئی تو اس نے کہا زندہ بچے کے دو ٹکڑے کر دو اور دونوں عورتوں کو ایک ایک ٹکڑا دے دو۔

بچے کی اصل ماں چلائی، کیونکہ اس کا دل بچے کی محبت سے بھرپور تھا۔ اس نے کہا آقا مہربانی فرما کر بچے کو قتل نہ کر اسے اس عورت کو دے دو۔ دوسری عورت نے کہا نہیں بچے کے ٹکڑے کرو ایک مجھے دے اور ایک اسے دے دو۔

تب سلیمانؑ بادشاہ نے کہا بچے کو قتل نہ کیا جائے اس بچے کو اس عورت کو دے دو جس نے اس کے زندہ رہنے کی درخواست کی ہے کیونکہ وہی اس کی اصل ماں ہے۔

جب اسرائیلی لوگوں نے سلیمانؑ بادشاہ کے انصاف کے بارے میں سنا تو وہ اس کی بہت زیادہ عزت کرنے لگے اور ان کو معلوم ہو گیا کہ سلیمانؑ میں فیصلہ کرنے کی بہت زیادہ بصیرت ہے۔

سلاطین 1۔ باب 3، آیت 16 تا 28,24,22

ہیکل کی تعمیر کیلئے صنوبر کی لکڑی:

صور Tyre کے بادشاہ حیرام نے جب سنا کہ سلیمانؑ اپنے باپ کے بعد اسرائیل کا بادشاہ بن گیا تو اس نے اپنا سفیر اس کے پاس بھیجا کیونکہ حیرام بادشاہ داؤدؑ کا ہمیشہ دوست رہا تھا۔

سلیمانؑ نے سفیر کے ہاتھوں واپسی پر حیرام کو پیغام بھیجا کہ میرے خداوند نے مجھے سرحدوں پر امن دیا ہے میرا کوئی بھی دشمن نہیں ہے اور مجھے حملے کا بھی کوئی خطرہ نہیں ہے۔ میں اب چاہتا ہوں کہ اپنے خداوند کی عبادت کیلئے ایک ہیکل تعمیر کروں۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ میرے لیے لبنان کے صنوبر کٹوائیں۔ آپ کے لوگ میرے لیے کام کریں گے اور آپ جو طے کریں گے وہ مزدوری ان کو دی جائے گی جیسا کہ آپ جانتے ہو میرے ملک کے لوگ لکڑی

میں اتنی مہارت نہیں رکھتے جتنا کہ آپ کے ملک کے لوگ مہارت رکھتے ہیں۔

حیرام کو جب سلیمانؑ کا پیغام ملا تو وہ بہت خوش ہوا اور کہا آج کا دن خداوند مبارک ہو جس نے داؤدؑ کو اس بڑی قوم کیلئے ایک عقل مند بیٹا دیا پھر اس نے سلیمانؑ کو پیغام بھیجا کہ میں تمہیں صنوبر اور دیودار کی لکڑی بھیجوں گا۔ میرے خادم اس لکڑی کو لبنان سے کاٹ کر سمندر تک لائیں گے پھر ان کو سمندر کے راستے جہاں تم کہو گے پہنچا دیں گے پھر وہاں سے اس لکڑی کو تمہارے آدمی اٹھا لے جائیں گے تم صرف میرے لوگوں کو کھانے کیلئے کچھ دے دینا۔

یہ چار سو اسی سال مصر سے نکل کر آنے کے بعد کی بات ہے جس وقت سلیمانؑ نے ہیکل کی تعمیر شروع کی۔

سلاطین 1۔ باب 5، آیت 1,2,4,5,6,9۔ باب 6، آیت 1

مقدس ترین جگہ:

جن پتھروں سے وہ ہیکل تعمیر کیا جا رہا تھا وہ پتھر ایک کان میں تیار کیے جاتے تھے۔ سو اس کی تعمیر کی جگہ پر کسی کلہاڑی یا لوہے کے اوزار کی آواز سنائی نہ دیتی تھی جب ہیکل کی دیواریں اور چھتیں تیار ہو گئیں تو ان کے اندر کی طرف صنوبر کی لکڑی سے آرائش کی گئی اور فرش دیودار کی لکڑی کے تختوں کا بنایا گیا۔ اس ہیکل کے اندر پچھلی جانب صنوبر کی لکڑی سے ایک کمرہ تیار کیا گیا تاکہ اس میں تابوت سکینہ کو رکھا جائے۔ یہ جگہ سب سے مقدس خیال کی جاتی تھی۔ اس مقدس ترین حجرے کی دیواروں پر خالص سونا منڈھا۔ قربان گاہ بھی صنوبر کی لکڑی سے بنا کر اس کو خالص سونے سے منڈھا۔ اس خاص مقدس جگہ کی گزرگاہ پر کروبی بنائی۔

گزرگاہ پر لکڑی کا دروازہ تھا جو زیتون کی لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ اس پر پرندوں کی شبیہیں بنی ہوئی تھیں جو کہ سونے کی تھیں کچھ شبیہیں پھولوں اور درختوں کی بھی تھیں۔ زیتون کی لکڑی کی دو محرابیں تھیں جن پر سونا منڈھا ہوا تھا۔ یہ محرابیں ایک دوسرے کی مخالف سمت دیواروں کے ساتھ جڑی ہوئی تھیں۔

اس ہیکل کی تعمیر میں سات سال لگے۔

سلاطین 1۔ باب 6، آیت 7,15,16,20,21,22,23,27,28,31,32,38

تابوتِ سکینہ (صندوقِ شہادت) ہیکل میں:

بادشاہ سلیمانؑ نے اسرائیل کے تمام قبائل اور خاندانوں کے سرداروں کو یروشلم بلوایا تاکہ وہ صندوقِ شہادت کو ہیکل میں رکھتے ہوئے دیکھ سکیں جب وہ سب وہاں اکٹھے ہو گئے۔ بادشاہ سلیمانؑ ان کو لے کر صندوقِ شہادت کے پاس گیا وہاں انہوں نے بھیڑوں اور مویشیوں کی بے شمار قربانیاں کیں تب کاہن صندوقِ شہادت کو اٹھا کر چلے اور اس کو ہیکل میں بنائی گئی مقدس ترین جگہ پر رکھا۔

صندوقِ شہادت میں صرف دو لوحیں تھیں جو کہ موسیٰؑ کوہ سینا سے خداوند سے لے کر آیا تھا۔ صندوقِ شہادت رکھ کر جیسے ہی کاہن باہر آئے ہیکل بادل سے بھر گیا۔ اس بادل سے ایک روشنی چمکتی تھی جو کہ خداوند کی موجودگی کا پتہ دیتی تھی۔

تب سلیمانؑ قربان گاہ کے سامنے جا کھڑا ہوا اس نے بہشت کی طرف اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔

اے خداوندِ اسرائیل، تمہارے جیسا نہ کوئی آسمان پر ہے اور نہ زمین پر۔ تم نے اپنے بندوں سے محبت کرنے کا عہد باندھا ہے جب وہ تم سے دل سے محبت کرتے ہیں تو تو بھی ان سے محبت کر۔ اے خدا کیا تم زمین پر رہو گے؟ جبکہ آسمانوں کی وسعتیں بھی تیری ہی ہیں اب تم اس ہیکل میں رہو، میں تمہارا خادم ہوں۔ میری دعا کو سن لے، میں نے جو دعا کی ہے اس کو قبولیت بخش۔ دن رات اس ہیکل کے اوپر نظر رکھنا یہی جگہ ہم نے تیری عبادت کیلئے چنی ہے۔

میری دعا کو سن لے اور میرے لوگوں کی دعا کو سن لے جب وہ اس جگہ پر آئیں تو ان کی دعائیں ضرور سننا۔ تم جنت اور آسمانوں پر رہتے ہوئے بھی ہماری دعا سننا اور ہمیں معاف کر دینا۔

سلاطین 1۔ باب 8، آیت 1،5،6،9،10،،11،22،23،27 تا 30

سلیمانؑ کی دعا:

سلیمانؑ نے دعا جاری رکھی اگر کوئی شخص دوسرے پر کوئی الزام لگائے تو ان دونوں کو اس ہیکل میں لایا جائے تو وہ قسم کھا کر سچ بیان کریں تو اے خداوند تو آسمانوں سے دیکھ کر انصاف کرنا

اور گناہ گار کو اس کی سزا دینا اور سچے کو اس کی جزا دینا۔

جب تیری قوم بنی اسرائیل کوئی گناہ کرے تو وہ اپنے دشمنوں سے شکست کھائے اگر وہ تجھ سے رجوع کر کے معافی مانگے تو اسے معاف کر دینا اور انہیں ان کے آباؤ اجداد کی سرزمین میں پھر لے آنا جو تم نے انہیں دی تھی۔

جب تیری قوم دوبارہ تیرے خلاف گناہ کرے تو اس کیلئے آسمان سے بارش نہ برسانا اگر وہ اس ہیکل میں آ کر اس مقام کی طرف رخ کر کے دعا کریں اور تیرے نام کا اقرار کریں اور اپنے گناہ کا اقرار کریں اور گناہ سے باز آ جائیں تو ان کو آسمان میں سن کر اپنے بندوں اور اپنی قوم بنی اسرائیل کا گناہ معاف کر دے، کیونکہ تو ان کو اس صحیح راستے کی تعلیم دیتا ہے جس پر ان کا چلنا ضروری ہے اور اپنے ملک پر جسے تو نے اپنی قوم کی میراث کیلئے دیا ہے اس پر مینہ برسا۔

اور وہ غیر ملکی جو تیری قوم میں سے نہیں ہے وہ اس ہیکل میں عبادت کیلئے آئے تو اس کی دعا تو آسمانوں میں سن لینا اور اس کو وہ دینا جو وہ تجھ سے مانگتا ہوتا کہ زمین پر بسنے والی سب قومیں تمہارے نام کو جان جائیں اور انہیں معلوم ہو جائے کہ تم نے اپنی قوم بنی اسرائیل کے ساتھ کیا کچھ کیا ہے۔

جب سلیمانؑ نے دعا ختم کی تو خدا سے کہا کہ جو لوگ یہاں موجود اور حاضر ہیں انہیں برکت دے تب اس نے سب لوگوں کو گھروں کو بھیج دیا۔

سلاطین 1۔ باب 8، آیت 31 تا 41,36 تا 66,55,54,43

شمالی اسرائیل میں غدر:

بادشاہ سلیمانؑ نے پورے یروشلم کے علاقہ پر چالیس سال تک حکومت کی جب وہ فوت ہوا تو اسی شہر یروشلم میں دفن ہوا اور سلیمانؑ کا بیٹا رحعام اس کی جگہ بادشاہ ہوا۔

رحعام سکم کو گیا وہاں شمالی اسرائیل کے تمام قبائل جمع ہوئے تھے۔ انہوں نے رحعام سے کہا کہ تمہارے باپ نے ہمارے ساتھ بہت سخت سلوک کیا تھا۔ اس نے ہماری گردنوں پر بھاری جوا رکھا تھا اگر تم ہم پر سے یہ جوا اتار دو تو ہم تمہارے فرمانبردار نوکر بن جائیں گے۔

رحعام نے کہا، اب تم جاؤ تین دن کے بعد آنا میں تمہیں اس بات کا جواب دوں گا۔ بادشاہ رحعام نے اپنے بڑے سرداروں سے مشورہ کیا جو کہ اس کے باپ کے بھی مشیر تھے۔ انہوں نے

رحعام سے کہا اگر تم ان کی خدمت کرو تو وہ ہمیشہ تمہارے خادم رہیں گے۔

لیکن رحعام نے ان عمر رسیدہ لوگوں کے مشورے پر کوئی دھیان نہ دیا بلکہ نوجوانوں سے مشورہ کیا اور ان پر حملہ کیا۔ ان نوجوانوں نے رحعام سے کہا کہ ان لوگوں سے کہنا کہ میرے والد نے تمہاری گردنوں پر جو بھاری جوا رکھا تھا، میں اب اس کو زیادہ بھاری بنا دوں گا۔ میرا باپ تو تمہیں کوڑوں سے سزا دیتا تھا لیکن میں تمہیں بچھوؤں کی سزا دوں گا۔

تین دن کے بعد وہ لوگ رحعام کے پاس واپس آئے۔ رحعام نے ان کو ایسا ہی جواب دیا جیسا اس کے نوجوان مشیروں نے اس سے کہا تھا۔

انہوں نے رحعام سے کہا داؤدؑ کے خاندان نے ہمارے ساتھ کچھ اچھا سلوک نہیں کیا۔ آؤ ہم اپنے گھروں کو لوٹ جائیں تب وہ رحعام کو شمالی علاقوں میں چھوڑ کر چلے گئے۔ رحعام یہوداہ کے قبائل پر یروشلم کے قریب کے علاقوں پر حکومت کرتا رہا۔

سلاطین 1۔ باب 11، آیت 43,42

باب 12، آیت 17,16,14,12,11,10,8,7,6,4,1

ایلیاہ اور بیوہ:

سلیمانؑ کے بیٹے کی عمر اس وقت اکتالیس برس تھی جب وہ یہوداہ کا بادشاہ بنا اور اس نے یروشلم میں سترہ سال تک حکومت کی۔ یہوداہ کی قوم نے خداوند کے خلاف گناہ کیا جس سے خداوند غضبناک ہو گیا۔

انہوں نے ہر پہاڑی پر جھوٹے خداؤں کی عبادت کرنے کیلئے مندر بنائے۔ مرد اور عورتیں ان مندروں میں برائی کرتے۔

اسرائیل کے شمالی علاقوں میں آحب بادشاہ بن گیا۔ اس نے بھی خداوند کے خلاف گناہ کیا۔ اس نے بعل دیوتا کا مندر تعمیر کیا اور اس کی پوجا کی۔ ایلیاہ نبی نے آحب بادشاہ سے کہا میں خداوند کی حیات کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس وقت تک نہ اوس پڑے گی اور نہ بارش ہو گی جب تک میں خدا سے نہ کہوں۔

بارش نہ ہونے سے آہستہ آہستہ ندی نالے خشک ہو گئے تب خدا کے حکم سے ایلیاہ نبی

صاریت کے شہر کی طرف چلا گیا۔ جب وہ شہر کے پھاٹک پر پہنچا تو اس نے دیکھا کہ ایک بیوہ وہاں لکڑیاں چن رہی ہے۔ ایلیاہ نے اس سے کہا کہ مہربانی کر کے مجھے روٹی اور پانی دے۔ اس عورت نے کہا، تیرے خداوند کی حیات کی قسم میرے گھر میں روٹی نہیں ہے صرف مٹھی بھر آٹا اور تھوڑا سا زیتون کا تیل ہے۔ میں لکڑیاں چن رہی ہوں تا کہ گھر جا کر میں اپنے اور اپنے بیٹے کیلئے روٹی پکاؤں اور ہم کھا کر مر جائیں۔ ایلیاہ نے کہا پریشان نہ ہو، جیسا تم نے کہا ہے کہ پہلے میرے لیے ایک روٹی پکا اس کے بعد اپنے لیے اور اپنے بیٹے کیلئے روٹی پکا میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تمہارا آٹے کا برتن اور تیل کا برتن کبھی خالی نہ ہو گا جب تک خداوند بارش نہیں برساتا۔

اس بیوہ عورت نے جب دیکھا تو اس کا آٹے اور تیل کا برتن بھرا ہوا تھا۔ اس نے ایلیاہ سے کہا کہ تم خداوند کے سچے بندے ہو۔

سلاطین 1۔ باب 14، آیت 24,23,22۔ باب 16، آیت 32,30,24

باب 17، آیت 24,16,14,13,12,11,10,9,8,7

ایلیاہ اور بعل کے انبیاء:

ایلیاہ اس بیوہ کے ساتھ لمبے عرصے تک رہا تب قحط اور خشک سالی کے تیسرے سال خداوند نے ایلیاہ کو حکم دیا کہ اپنے آپ کو بادشاہ آھب سے بچانا جب آھب نے ایلیاہ کو دیکھا تو اس نے چلا کر کہا تو تم یہاں ہو تم ہی بنی اسرائیل کی مصیبتوں کی وجہ ہو۔ ایلیاہ نے کہا بنی اسرائیل کی مصیبتیں میری وجہ سے نہیں ہیں بلکہ یہ مشکلات تمہاری وجہ سے ہیں کیونکہ تم نے خداوند کے احکام کی پابندی نہیں کی تم نے بعل کے بتوں کو پوجا، اب تو سارے اسرائیل کو اور بعل کے چار سو پچاس نبیوں کو کوہ کرمل پر اکٹھا کر جب تمام اسرائیلی اور بعل کے نبی کوہ کرمل پر جمع ہو گئے تو ایلیاہ نے ان سے کہا تم دو عقیدوں میں کب تک ڈانواں ڈول رہو گے؟

اگر خداوند خدا ہے تو اس کی عبادت کرو اگر بعل دیوتا خدا ہے تو اس کو پوجو۔ میں خدا کا واحد نبی اب تک حیات ہوں جبکہ بعل کے ساڑھے چار سو نبی ہیں۔

بعل کے 450 نبی اپنے دیوتا سے دعا کریں اور میں اکیلا خداوند کو پکاروں گا جس کی دعا کے اثر سے آگ ظاہر ہو گی وہی سچا خدا ہو گا۔

بعل کے ساڑھے چار سو نبی دوپہر تک دعا کرتے رہے وہ چلا چلا کر بعل سے التجا کر رہے تھے اور اس کی قربان گاہ کے گرد ناچ رہے تھے لیکن انہیں کوئی کامیابی نہ ملی۔

پھر ایلیاہ نے ان کا مذاق اڑایا اور بلند آواز سے کہا زور سے اسے پکارو کیونکہ وہ دیوتا ہے وہ کسی سوچ میں ہوگا یا کہیں سفر پر گیا ہوگا یا وہ سو رہا ہوگا شاید اسے جگانے کی ضرورت ہے۔

بعل کے پجاری بلند آواز سے پکارنے لگے پھر انہوں نے اپنے آپ کو چھریوں سے لہولہان کر لیا لیکن انہیں بعل دیوتا سے کوئی جواب نہ ملا۔

سلاطین 1۔ باب 18، آیت 29,28,26,24,22,20,19,17,13

خدا کی جانب سے آگ کا ظہور:

ایلیاہ نے لوگوں سے کہا کہ وہ اس کے قریب آ جائیں اور وہ اس کے گرد اکٹھے ہو گئے۔ اس نے بارہ پتھر لیے یعقوبؑ کے قبیلوں کے شمار کے مطابق جس پر خداوند کا کلام نازل ہوا تھا کہ تیرا نام اسرائیل ہوگا۔

ایلیاہ نے ان پتھروں سے قربان گاہ بنائی تاکہ خداوند کی عبادت کرے۔ اس قربان گاہ کے گرد ایک کھائی کھودی۔ اس نے قربان گاہ پر لکڑیاں رکھیں تب اس نے قربانی پر پانی چھڑکا۔ اس نے ایک بیل کی قربانی کی تھی۔ پانی سے قربان گاہ اور اس کے گرد کی کھائی بھی بھر گئی۔

ایلیاہ قربان گاہ کے قریب آیا اور اس نے دعا کی۔ اے خداوند، اے ابراہیمؑ کے خدا، اسحاقؑ اور یعقوبؑ کے خدا اب تو ثابت کر دے کہ تو ہی بنی اسرائیل کا خدا ہے اور میں تمہارا خادم ہوں۔ میں تمہارے احکام کی تابعداری کرتا ہوں۔ مجھے جواب دے! تو ان لوگوں کے دل اپنی جانب پھیر دے۔ خدا نے آگ نازل کی، اس آگ نے قربانی کے جانور اور لکڑیوں، پتھروں اور مٹی سمیت سب کو بھسم کر دیا، کھائی تک کا پانی خشک ہو گیا۔

جب لوگوں نے یہ سب کچھ دیکھا تو سجدے میں گر گئے اور پکار اٹھے کہ خداوند ہی خدا ہے۔

ایلیاہ نے حکم دیا کہ بعل کے نبیوں کو پکڑ لو کوئی بھی بچ کر نہ جانے پائے۔ لوگوں نے انہیں پکڑ لیا، ایلیاہ ان کو قریبی دریا پر لے گیا اور انہیں وہاں ہلاک کر دیا۔

سلاطین 1۔ باب 18، آیت 30,31,32,33,36 تا 40

ایزبل کی دھمکی:

ایلیاہ نے بادشاہ آحب سے کہا اب جا اور کھانا کھا، میں بارش آنے کی آواز سن رہا ہوں۔ آحب کھانا کھانے چلا گیا، ایلیاہ اپنے ایک خادم کے ساتھ کوہ کرمل پر چڑھ گیا۔ پہاڑ کی چوٹی پر جا کر اس نے اپنا سر گھٹنوں میں دے لیا تب اس نے اپنے خادم سے کہا جا اور سمندر کو دیکھ۔ خادم گیا اور سمندر کو دیکھ کر آیا اور کہا میں نے سمندر میں کچھ بھی نہیں دیکھا۔ ایلیاہ نے خادم سے کہا تو سات بار سمندر کی طرف جا اور سمندر کو دیکھ جب اس کا خادم ساتویں دفعہ سمندر کو دیکھ کر واپس آیا اور کہا میں نے ہتھیلی جتنا بادل سمندر پر دیکھا ہے جو کہ سمندر کی طرف بڑھ رہا ہے۔ ایلیاہ نے اپنے خادم کو حکم دیا کہ وہ بادشاہ آحب کے پاس جائے اور اسے کہے کہ وہ اپنا رتھ تیار رکھے اور بارش ہونے سے قبل گھر لوٹ جائے تا کہ وہ بارش میں گھر نہ جائے۔

آہستہ آہستہ بادل کا ٹکڑا بڑھنے لگا اور کالی گھٹا بن گیا اور جھکڑ چلنے لگا پھر موسلا دھار بارش ہونے لگی۔

آحب اپنے رتھ پر سوار ہوا اور گھر کو روانہ ہوا۔ ایلیاہ پر خداوند کی طاقت نازل ہوئی وہ آحب کے رتھ کے آگے آگے دوڑنے لگا۔

گھر جا کر آحب نے اپنی بیوی ایزبل کو بتایا کہ ایلیاہ نے بعل کے نبیوں کو کیسے ذلیل کیا ہے اور پھر انہیں قتل کر ڈالا۔

ایزبل نے ایک قاصد ایلیاہ کی طرف بھیجا اور کہا کہ میرے دیوتا مجھے مار ڈالیں اگر میں تم کو کل نہ مار دوں۔ تم نے بعل کے نبیوں کے ساتھ کیا کیا ہے۔

ایلیاہ ایزبل کی دھمکی سے ڈر گیا اور اپنی جان بچانے کو صحرا کی طرف چلا گیا اس نے خداوند سے دعا کی اے خداوند اب میری زندگی بے سود ہے اسے ختم کر دے۔

سلاطین 1۔ باب 18، آیت 41 تا 46۔ باب 19، آیت 4,3,1

خداوند کی ہلکی سی آواز:

ایلیاہ چالیس دنوں تک چلتا رہا اور مقدس پہاڑ سینا تک پہنچ گیا۔ وہ وہاں رات گزارنے

کیلئے ایک غار میں چلا گیا وہاں خداوند نے اس سے کلام کیا اور کہا ایلیاہ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ ایلیاہ نے کہا اے لشکروں کے خداوند میں نے ہمیشہ تیری خدمت کی ہے لیکن بنی اسرائیل تیرے ساتھ کیا ہوا عہد توڑ چکے ہیں۔ انہوں نے تیری قربان گاہیں ڈھا دی ہیں اور تیرے سب نبیوں کو مار ڈالا۔ میں صرف اکیلا بچا ہوں اب وہ مجھے بھی مار ڈالنا چاہتے ہیں۔ خداوند نے کہا تم پہاڑ کی چوٹی پر جا کر میرے سامنے کھڑے ہو جاؤ۔ میں وہاں سے گزروں گا جب ایلیاہ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچا تو ہوا کا شدید جھونکا چٹان سے ٹکرایا اور شدید جھٹکا لگا لیکن خداوند اس جھونکے میں نہ تھا۔ ہوا رک گئی اور زلزلہ آیا لیکن خداوند زلزلے میں بھی نہ تھا۔ زلزلے کے بعد آگ کا شعلہ آیا لیکن خداوند اس آگ میں بھی نہ تھا۔ آگ کے بعد ایک ہلکی سی آواز آئی جو خداوند کی تھی۔

جب ایلیاہ نے خداوند کی ہلکی سی آواز سنی تو اس نے اپنا منہ اپنی چادر میں چھپا لیا۔ خداوند نے اس سے کہا تم دمشق کے نزدیک صحرا میں چلے جاؤ اور الیشع کو مسح کرتا کہ وہ تمہاری جگہ نبی بنے۔

ایلیاہ پہاڑ سے چلا گیا اس نے الیشع کو تلاش کر لیا وہ بیلوں کی جوڑی سے ہل جوت رہا تھا۔

ایلیاہ نے اپنا جبہ اتار کر الیشع پر ڈال دیا پھر الیشع نے کہا میں اپنے باپ اور ماں کو چوم کر انہیں الوداع کہہ لوں تب میں آپ کے ساتھ چلوں گا۔

ایلیاہ نے کہا جو تم چاہتے ہو کرو میں تمہیں نہیں روکوں گا۔

سلاطین 1۔ باب 19، آیت 20,19,16,15,13,8

نباث کا انگورستان:

بادشاہ آحب کے محل کے ساتھ ایک انگورستان تھا، اس کا مالک نباث نام کا شخص تھا۔ ایک دن آحب یہ انگورستان خریدنے آیا وہ یہاں سبزیاں اگانا چاہتا تھا۔ نباث نے کہا یہ انگورستان میرے آباؤ اجداد کا ہے۔ خداوند نہ کرے کہ میں اسے تجھے بیچ دوں۔ آحب اس بات سے بہت اداس اور ناراض ہوا۔ وہ گھر آ کر بستر پر لیٹ گیا اور کھانا پینا چھوڑ دیا۔

جب آحب کی بیوی ایزبل کو اپنے خاوند کی ناراضگی کی وجہ معلوم ہوئی تو اس نے کچھ ایسا انتظام کیا کہ نباث پر الزام لگایا کہ وہ خدا اور آحب کو گالی دیتا ہے۔ اس طرح نباث کو سنگسار کر دیا گیا۔

تب ایزبل نے اپنے خاوند آحب سے کہا، نباث مر گیا جاؤ جا کر انگورستان پر قبضہ کر لو، یہ

وہی انگورستان ہے جس کو اس نے بیچنے سے انکار کر دیا تھا۔

آ حب جلدی سے انگورستان پہنچا تا کہ اس پر قبضہ کر سکے تب ایلیاہ پر خدا کا کلام نازل ہوا۔ خداوند نے ایلیاہ کو حکم دیا کہ وہ انگورستان جائے اور آ حب کو قبضے سے منع کرے۔ ایلیاہ جب انگورستان پہنچا تو اس نے دیکھا آ حب خوشی سے چلا رہا تھا۔ اس نے ایلیاہ سے کہا اے میرے دشمن آخر تم یہاں آ گئے۔ ایلیاہ نے کہا میں نے تم کو اس لیے تلاش کیا ہے کہ تم نے خداوند کی نظر میں بدی کی ہے۔ خداوند تم پر تباہی لائے گا۔

اس کے تین سال بعد بادشاہ آ حب شام کے بادشاہ کے خلاف جنگ کرنے گیا۔ جنگ میں تیروں کی بوچھاڑ سے وہ زخمی ہوا۔ وہ اپنے رتھ میں گر پڑا اور شام کو مر گیا۔ اس کے جسم سے خون نکل کر رتھ کے پائیدان تک جم گیا تھا۔ اس کو دفنا دیا گیا۔ اس کے رتھ کو وہاں دھویا گیا جہاں کسبیاں نہایا کرتی تھیں۔ کتوں نے اس کا خون چاٹا۔

سلاطین 1۔ باب 21، آیت 21,20,18,16,15,10,5,3,2,1

باب 22، آیت 38,37,35,34,29

ایلیاہ کا آسمان کی جانب بلند ہونا:

جب ایلیاہ کا آسمان کو جانے کا وقت آیا تو خداوند نے اسے حکم دیا کہ وہ یریحو چلا جائے۔ الیشع بھی اس کے ساتھ تھا وہاں بہت سے نبیوں کا ایک گروہ تھا۔ انہوں نے الیشع سے کہا کیا تمہیں معلوم ہے کہ خداوند تمہارے آقا کو آج تم سے دور لے جائے گا۔

الیشع نے کہا ہاں میں جانتا ہوں، لیکن ہمیں اس کے متعلق بات نہیں کرنی چاہیے تب ایلیاہ نے الیشع سے کہا تم یہیں ٹھہرو، خداوند نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں دریائے اردن کی طرف جاؤں۔ الیشع نے کہا خداوند کی حیات کی قسم میں تمہیں چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔ اس لیے دونوں اردن کی طرف چلے گئے، ان کے پیچھے پیچھے پچاس انبیازادے بھی تھے۔

جب وہ دریائے اردن پر پہنچے، ایلیاہ نے اپنا جبہ اتارا اسے لپیٹا اور پانی پر پھینکا تو دریا کا پانی دو حصوں میں بٹ گیا، ایلیاہ اور الیشع دریا میں بنی سوکھی زمین پر سے گزر کر پار چلے گئے۔

ایلیاہ نے الیشع سے پوچھا کہ میں یہاں سے جانے سے پہلے تمہارے لیے کیا کر سکتا ہوں؟

الیشع نے کہا آپ وراثت میں مجھے اپنی طاقت دے دیں۔ ایلیاہ نے کہا اگر تو مجھے اپنے سے جدا ہوتے دیکھے تو تمہیں یہ طاقت مل جائے گی ورنہ نہیں ملے گی۔

تب اچانک ایک آتشی رتھ اور آتشی گھوڑوں کے ساتھ ان کے درمیان میں آیا۔ الیشع نے دیکھا کہ ایک بگولا ایلیاہ کو اٹھا کر آسمان کی طرف لے گیا۔

الیشع نے جب یہ دیکھا تو چلا کر کہا، اے میرے باپ ارے میرے باپ! اے بنی اسرائیل کے رکھوالے تم چلے گئے۔ پھر اس نے ایلیاہ کو کبھی نہ دیکھا اس نے غم سے اپنے کپڑے پھاڑ لیے۔

سلاطین 2۔ باب 2، آیت 12,11,10,9,8,7,4,1

یروشلم کا زوال:

صدقیاہ یہوداہ کا بادشاہ بن گیا، اس نے یروشلم میں گیارہ سال تک حکومت کی، اس نے خداوند کے خلاف گناہ کیا اور خداوند یروشلم کے لوگوں اور یہوداہ کے لوگوں کے ساتھ بہت زیادہ ناراض ہو گیا اور اس نے ان کو اپنی نظروں سے دور کر دیا۔

اس کی حکومت کے نویں برس، بابل کے بادشاہ بنوکدنضر نے اپنی ساری فوج کے ساتھ یروشلم پر چڑھائی کی۔ وہ شہر کے باہر خیمہ زن ہو گیا اور دو سال تک اس کا محاصرہ کیے رکھا تب شہر کے لوگوں کے پاس کھانے کو کچھ نہ رہا۔

صدقیاہ رات کے وقت اپنی فوج کو شاہی باغ کے دروازے سے نکال کر شہر سے فرار ہو گیا لیکن بابل کی فوج نے ان کا پیچھا کیا اور یریحو کے میدانوں میں انہیں جا پکڑا۔

صدقیاہ کے بیٹوں کو اس کے سامنے ذبح کر دیا اور بعد میں اس کی آنکھیں نکال دی گئیں۔

پھر کسدیوں کی فوج یروشلم میں داخل ہو گئی۔ انہوں نے ہیکل کو آگ لگا دی اس کے علاوہ تمام محلات، گھر اور نمایاں عمارات بھی جلا دیں۔ یروشلم کی فصیل کو چاروں طرف سے گرا دیا۔ اس کے بعد وہ تمام ہنرمندوں کو بابل لے گیا۔ شہر میں صرف غریب ترین لوگ ہی رہ گئے۔ وہ یروشلم کی ہر سونے چاندی کی بنی چیز کو لوٹ کر لے گیا۔

سلاطین 2۔ باب 24، آیت 20,19,18۔ باب 25، آیت 15,12,11,8,7,6,4,3,2,1

سائرس کا اعلان:

جب سائرس ایران کا بادشاہ بنا، اس نے بابل کو فتح کیا تب خداوند نے اس کے دل کو ابھارا اور اس نے تمام ملک میں منادی کرائی۔ اس نے کہا خداوند آسمان کے خدا نے زمین کی سب مملکتیں مجھے بخشی ہیں اور مجھے کہا ہے کہ میں یروشلم میں جو یہوداہ میں ہے ایک ہیکل تعمیر کروں۔ خدا کے لوگوں کو چاہیے کہ وہ یروشلم لوٹ جائیں اور خداوند کے ہیکل کو دوبارہ تعمیر کریں۔ خداوند جو اسرائیل کا خدا ہے، جس کی عبادت یروشلم میں کی جاتی ہے، وہ خدا ان لوگوں کے ساتھ ہوگا اگر خدا کے کسی بندے کو واپس لوٹنے میں مدد کی ضرورت ہو تو ان کے پڑوسیوں کو چاہیے کہ وہ سونے اور چاندی سے ان کی مدد کریں، انہیں کھانا دیں اور مال مویشی سے بھی خدا کے گھر کیلئے مدد کریں۔

جب اسرائیلیوں نے یہ اعلان سنا تو وہ یروشلم کو روانہ ہوئے تاکہ یروشلم میں خدا کے گھر کو دوبارہ تعمیر کریں۔ ان کے پڑوسیوں نے ان کی سونے، چاندی اور مال مویشی سے مدد کی۔

خود سائرس بادشاہ نے بھی خداوند کے گھر کے ان برتنوں کو واپس لیا۔ جن کو بنوکدنضر یروشلم سے لوٹ کر لے گیا تھا۔

جب اسرائیلی یروشلم پہنچے تو سب سے پہلے انہوں نے اسی جگہ قربان گاہ تعمیر کی اور وہ ہر صبح اور شام کو قربانیاں چڑھاتے۔

عزرا۔ باب 1، آیت 1 تا 7,5,4۔ باب 3، آیت 3

ہیکل کی دوبارہ تعمیر:

سائرس کی اجازت سے اسرائیلیوں نے صوریوں اور صیدانیوں کو کھانا پینا اور زیتون کا تیل دیا۔ اس کے بدلے میں وہ لبنان کا صنوبر یافا سے سمندر کے راستے یروشلم بھیجتے تھے جو کہ ایک ماہ کے بعد یروشلم پہنچتا تھا۔ اس طرح انہوں نے ہیکل کی دوبارہ تعمیر شروع کی۔ لاوی بیس سال سے زائد عرصہ تک تعمیر کی نگرانی کرتے رہے۔

جب ہیکل کی بنیادیں اٹھائی جارہی تھیں تو کاہن اپنے مقدس لباس پہنے نرسنگھے پھونکتے تھے

جبکہ لاویوں کو جھانجھ لیے ہوئے کھڑا کیا گیا پھر وہ خداوند کی حمد کرتے۔ خداوند بھلائی ہے اور اس کی رحمت بنی اسرائیل کیلئے ہے۔ لوگوں نے نعرہ بلند کیا کیونکہ خداوند کے گھر کی بنیا اٹھائی جا رہی تھی۔

عزرا۔ باب 3، آیت 12,11,10,8,7

ہیکل کا مکمل ہونا:

جب اسرائیلی بابل میں جلاوطن کیے گئے تو دوسروں نے ان کی زمینوں پر قبضہ کرلیا اب وہ قابض لوگ یہودیوں کو ڈرانے دھمکانے کی کوشش کر رہے تھے انہیں امید تھی کہ وہ کام چھوڑ دیں گے۔ انہوں نے ایرانی حکمرانوں کے خادموں کو رشوت دی تاکہ وہ یہودیوں کے خلاف مختلف اقدام کریں۔ شاہ فارس سائرس کے جیتے جی ان کے کام کو باطل رکھنے کیلئے تنگ کرتے رہے۔

جب فارس کا شہنشاہ دارا بنا تو ایرانی خادموں نے اس کو لکھ بھیجا کہ ہیکل کی دوبارہ تعمیر کی اجازت نہ دی جائے، لیکن خداوند یہودی سرداروں کی نگرانی کرتا تھا، اسی وجہ سے خادموں نے دارا کو لکھا کہ ہیکل بنانے میں ان کی رہنمائی کی جائے۔

دارا نے اپنے خادموں کو جواب میں لکھا کہ ہیکل سے دور رہو اور اس کے کام میں دست اندازی نہ کرو۔ یہودیوں کو ہیکل کی تعمیر اسی جگہ کرنے دو جہاں وہ پہلے سے تھا۔ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم ان کا ہیکل تعمیر کرنے میں مدد کرو۔ اس ہیکل کی تعمیر کے اخراجات شاہی خزانے سے ادا کرو۔ کاہنوں کو بھی وہ قربانی کے جانور مہیا کیے جائیں جن کی وہ قربانیاں چڑھانا چاہتے ہیں تاکہ وہ بادشاہ کیلئے درازی عمر کی دعا کریں۔

جو شخص اس فرمان کو بدلے اس کے گھر میں کڑی لگائی جائے۔

تب دارا کے دور حکومت کے چھٹے سال میں ہیکل دوبارہ تعمیر ہوگیا۔

عزرا۔ باب 4، آیت 24,5,4۔ باب 6، آیت 15,12,9,8,6,5,3

خدا کی نفرت:

یہ وہ پیغام ہے جو خداوند نے یسعیاہ کو دیا۔

خداوند نے کہا کہ اے آسمان اور زمین سن۔ جن بچوں کو میں نے پالا پوسا۔ انہوں نے مجھ سے سرکشی کی گدھا اپنے مالک کو پہچانتا ہے اور بیل اپنے مالک کو پہچانتا ہے جو اسے چارہ دیتا ہے لیکن بنی اسرائیل اپنے آقا کو نہیں جانتے۔

تم گناہ گاروں کی قوم ہو، تم بدکرداری سے لدی ہوئی قوم ہو بلکہ تمہاری نسل ہی بدکردار ہے تم ان کی مکار اولاد ہو جنہوں نے خداوند کو ترک کیا۔ اسرائیل کے تقدس کو پامال کیا اور گمراہ ہو گئے۔

کیا تم زیادہ بغاوت کرنا چاہتے ہو؟ کیا تم زیادہ سزا لینا چاہتے ہو؟ اے بنی اسرائیل تمہارا سر پہلے ہی زخموں سے بھرا ہوا ہے۔ تمہارا دل اور تمہارا ذہن بیمار ہے بلکہ تم پاؤں کے تلوے سے لے کر سر تک بیمار ہو۔ تم زخموں اور چوٹوں سے سڑے ہوئے ہو۔ تمہارے یہ زخم نہ مندمل کیے گئے نہ ان پر پٹی باندھی گئی اور نہ انہیں تیل سے نرم کیا گیا۔ تمہارا ملک اجاڑ دیا گیا، تمہاری بستیاں جلا دی گئیں۔ غیر ملکی تمہارے سامنے کھیتوں کو جلاتے رہے اور گھر کو بھسم کرتے رہے۔

سنو خداوند تمہیں کیا کہتا ہے، تمہارے ذبیحوں کی کثرت سے مجھے کچھ کام نہیں۔ میں سوختنی قربانیوں سے کچھ زیادہ چاہتا ہوں۔ میں تمہارے فربہ بچھڑوں کی چربی سے بیزار ہوں۔ بیلوں، بھیڑوں اور بکروں کے خون میں میری خوشنودی نہیں ہے۔ بخور سے مجھے نفرت ہے جو تم میرے لیے جلاتے ہو۔ مجھے تمہاری مذہبی تہواروں سے بھی نفرت ہے۔

تم نہا دھو کر اپنے آپ کو صاف کر لو، بدکرداری بند کرو۔ جو صحیح ہے وہ کرو۔ انصاف کے طالب بنو، مظلوموں کی مدد کرو۔ یتیموں کو ان کے حق ادا کرو۔ بیواؤں کے حامی بنو۔

یسعیاہ۔ باب 1، آیت 2,1 تا 17,16,13,11,10,7

عاجزی اور مفروری:

وفادار شہر بدکار ہو گیا۔ وہ شہر تو انصاف سے معمور تھا اور راست بازی اس شہر میں بستی تھی، اب اس شہر میں قاتل رہتے ہیں۔

یروشلم تیری چاندی میلی ہو گئی۔ تمہارے دل کی شراب پانی بن گئی۔ تیرے حکمران ڈاکو بن گئے اور وہ چوروں کے ساتھی بن گئے۔ ہر کوئی رشوت خور اور انعام کا طالب ہے۔ انہوں نے یتیموں کے حقوق پامال کیے۔ انہوں نے بیواؤں کی فریاد تک نہیں سنی۔

اس لیے خداوند الٰہی کی بات پر دھیان دو، جو رب الافواج اور اسرائیل کا خدا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں تم سے انتقام لوں گا کیونکہ تم میرے دشمن بن گئے ہو اب میں تمہیں اجازت نہیں دوں گا کہ تم مجھے ستاؤ میں اپنا ہاتھ تمہاری طرف بڑھاؤں گا۔ تمہاری میل اتار دوں گا جیسے چاندی کی میل اتاری جاتی ہے۔

میں تمہارے حکمرانوں کی جگہ راست باز قاضی مقرر کردوں گا جو کہ پہلے وقتوں کی طرح انصاف کریں گے تب پھر ایک دفعہ دوبارہ یروشلم راست باز اور وفاداروں کا شہر بن جائے گا۔

خدا وہاں ہے، وہ یروشلم کو بچائے گا اور وہاں کے لوگ نجات پائیں گے جو گناہ ترک نہیں کریں گے۔ خدا ان کو کچل دے گا جو بھی خدا کے خلاف سرکشی کرے گا اس کا سر کچل دیا جائے گا۔

جس طرح ایک تنکے کو چنگاری جلا دیتی ہے۔ ان کی طاقت بھی ان کی برائی سے تباہ کردی جائے گی اور پھر اس آگ کو کوئی بھی نہ بجھا پائے گا۔

انسان کی اونچی نگاہ نیچی کی جائے گی اور اس کا تکبر توڑ دیا جائے گا، اس دن خداوند کا سر بلند ہوگا۔

یسعیاہ۔ باب 1، آیت 21 تا 31,28۔ باب 2، آیت 11

یسعیاہ کو بلاوا:

میں نے خداوند کو ایک بڑی بلندی پر اونچے تخت پر بیٹھے دیکھا اس کے لباس کے دامن سے ہیکل معمور ہوگیا۔ اس کے اردگرد فرشتے کھڑے تھے ہر فرشتے کے چھ پر تھے۔ ہر فرشتہ دو پروں سے منہ ڈھانپتا تھا، دو سے پاؤں ڈھانپتا تھا اور دو پروں سے اڑتا تھا۔ وہ ایک دوسرے کو پکارتے اور قدوس، قدوس رب الافواج پکارتے۔

ساری زمین اس کے جلال سے معمور ہے۔ پکارنے والے کی آواز کے زور سے مکانوں کی دلہیزیں ہل گئیں اور ہیکل دھوئیں سے بھر گیا۔

تب میں بول اٹھا، مجھے کچھ امید باقی نہیں رہی۔ میں برباد ہوگیا کیونکہ میرے ہونٹ ناپاک ہیں اور میں ناپاک ہونٹوں والے لوگوں کے درمیان رہتا ہوں کیونکہ میری آنکھوں نے بادشاہ رب الافواج کو دیکھا۔

ایک فرشتہ اڑتا ہوا میری جانب آیا، اس نے ایک جلتا ہوا کوئلہ قربان گاہ کی آگ سے اٹھالیا۔
اس نے وہ کوئلہ میرے ہونٹوں سے لگایا اور کہا، تمہارے گناہ دھل گئے۔ تمہاری خطائیں معاف ہوئیں۔

تب میں نے خداوند کی آواز سنی، میں کس کو بھیجوں؟ میرا قاصد کون ہوگا؟
میں نے کہا میں ہوں، مجھے بھیج دیجیے۔

یسعیاہ۔ باب 6، آیت 1 تا 8

یسعیاہ کا پیغام:

خداوند نے مجھے حکم دیا کہ جاؤ لوگوں کے پاس اور انہیں میرا پیغام پہنچاؤ۔
تم سنا کرو لیکن سمجھو نہیں۔ تم دیکھا کرو پر جانو نہیں۔ تم ان لوگوں کے دلوں کو چربہ دو اور ان کے کانوں کو بھاری کر دو اور ان کی آنکھیں بند کر دو تا کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ نہ سکیں اور اپنے کانوں سے سن نہ سکیں اور اپنے دل سے سمجھ نہ سکیں۔ اس طرح وہ باز آ جائیں اور ان کو شفا مل جائے۔

خداوند نے کہا کہ جب تک شہر ویران ہیں اور ان میں کوئی بسنے والا نہ رہے اور جب تک یہ زمین بالکل اجاڑ نہ ہو جائے اور خداوند آدمیوں کو دور کر دے گا تو پھر اس زمین پر متروک مقامات بکثرت ہوں گے پھر یہ جگہ بلوط کے درخت کی مانند ہوگی جو کٹنے کے باوجود بچ رہتا ہے تب ایک نئی زندگی شروع ہوگی۔

یسعیاہ۔ باب 6، آیات 9 تا 13

خدا ہمارے ساتھ:

یسعیاہ نے کہا اے داؤدؑ کے خاندان والو سنو! کیا تمہارا اپنی نوع انسان کو تنگ کرنا کوئی اچھی بات ہے؟ کیا تم میرے خدا کو بھی بیزار کرو گے؟ لیکن خداوند تمہیں ایک نشان دے گا۔ ایک کنواری حاملہ ہوگی اور ایک بیٹے کو جنم دے گی۔ اس کا نام عمانوایل رکھے گی جس کا مطلب ہے کہ "خدا ہمارے ساتھ ہے۔"

جب تک وہ اس قدر بڑا نہ ہو جائے کہ نیکی اور بدی میں تمیز کر سکے وہ دودھ پیئے گا اور شہد کھائے گا۔

خداوند نے اپنا طاقتور ہاتھ یسعیاہ پر رکھا اور کہا کہ تم دوسرے لوگوں کا راستہ نہ اپنانا۔ ان کی سازشوں میں شریک نہ ہونا جس سے وہ ڈرتے ہیں تم نہ ڈرو اور نہ گھبراؤ۔ یاد رکھنا تم صرف خداوند کو ہی مقدس جاننا اور اسی سے ڈرنا۔ میں تمہارا محافظ ہوں گا لیکن بنی اسرائیل کیلئے ایک ایسا پتھر ہوں گا جس سے وہ ٹھوکر کھائیں گے۔ میں ان کیلئے پھندا ثابت ہوں گا۔

یسعیاہ۔ باب 7، آیت 13 تا 15۔ باب 8، آیت 11 تا 14

مستقبل کا بادشاہ:

جو لوگ تاریکی میں چل رہے تھے انہوں نے عظیم روشنی دیکھی۔ وہ لوگ موت کے سایہ کے ملک میں رہتے تھے ان پر روشنی چمکی۔ اے خداوند تم نے انہیں عظیم خوشی دی لیکن انہوں نے تیرے کیے دھرے پر پانی پھیر دیا۔ تم نے ان کی گردنوں پر رکھا بھاری جوا توڑ دیا تھا اور تو نے ان پر ظلم کرنے والی لاٹھی کو توڑ دیا۔

ہمارا لیے ایک لڑکا تولد ہوا، ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا اور ہمارے ملک کی حکومت کا بوجھ اس کے کندھوں پر ہوگا۔

اس کا نام عجیب اور وہ سلامتی کا شہزادہ ہوگا۔

اس کی سلطنت کے اقبال اور سلامتی کی کچھ انتہا نہ ہوگی۔ وہ داؤدؑ کے تخت اور اس کی مملکت پر ابد تک حکمران رہے گا۔ اس کی طاقت کی بنیاد انصاف اور صداقت پر ہوگی۔

رب الافواج کی غیرت یہ سب کچھ کرے گی۔

یسعیاہ۔ باب 9، آیت 7,6,4,3,2

امن کی سلطنت:

داؤدؑ کے شاہی خاندان کی مثال ایسے درخت کی تھی جو کاٹ دیا گیا ہو، لیکن اس کٹے ہوئے تنے سے پھر شاخیں پھوٹ پڑی ہوں۔ سو ایک نیا بادشاہ داؤدؑ کی نسل سے پیدا ہوگا۔ خداوند کی روح

اس پر ٹھہرے گی، حکمت کی روح اور خرد کی روح، مصلحت اور قدرت کی روح، معرفت اور خداوند کے خوف کی روح اس پر ٹھہرے گی۔ اس کی خوشی خداوند کے خوف میں ہوگی۔

وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اور کانوں سے سن کر راستی سے فیصلہ کرے گا۔ وہ مظلوموں کو ظلم سے بچائے گا۔

اس کے اپنے الفاظ زمین پر لاٹھی کی طرح لگیں گے۔ وہ اپنی سانس سے بدمعاشوں کو فنا کر ڈالے۔ اس کے پہلو میں انصاف کا پٹکا ہوگا۔

بھیڑیا بھیڑ کے بچے کے ساتھ رہے گا۔ بچھڑا اور شیر کا بچہ اور پلا ہوا بیل مل جل کر رہیں گے۔ چھوٹا سا بچہ ان کے ساتھ چلے گا۔ گائے اور ریچھ مل کر رہیں گے۔ ان کے بچے مل کر رہیں گے۔ شیر بیل کے ساتھ گھاس کھائے گا۔ دودھ پیتا بچہ سانپ کے بل کے پاس کھیلے گا اور بچہ سانپ کے بل میں ہاتھ ڈالے گا۔

خدا کے مقدس پہاڑ پر کوئی مخلوق اسے نقصان نہ پہنچائے گی نہ یہ کسی دوسری مخلوق کو نقصان پہنچائے گا۔

جیسے سمندر پانی سے بھرے ہوئے ہیں اسی طرح زمین خداوند کے عرفان سے معمور ہوگی۔

یسعیاہ۔ باب 11، آیت 1 تا 9

تقدس کا راستہ:

صحرا اور ویرانہ شادمان ہوں گے۔ ویرانے میں پھول کھلیں گے، صحرا خوشی سے چلا اٹھے گا۔ یہ لبنان کے پہاڑوں کی مانند خوبصورت ہوگا۔ اس کی زرخیزی کرمل اور شارون کے کھیتوں کی طرح ہوگی۔ وہ خداوند کا جلال اور ہمارے خدا کی حشمت دیکھیں گے۔

کمزور ہاتھوں کو طاقتور کرو اور ناتواں گھٹنوں کو توانائی دو۔ جو دل کے کمزور ہیں ان سے کہو ہمت باندھو اور ڈرو مت۔ تمہارا خدا تمہیں بچانے آئے گا اور تمہارے دشمنوں کو تباہ کرے گا۔

اس وقت اندھوں کی آنکھیں کھولی جائیں گی اور بہروں کے کان کھولے جائیں گے تب لنگڑے ہرن کی مانند چلیں گے اور گونگے زبان سے گائیں گے۔ بیابان میں پانی اور صحرا میں ندیاں نکلیں گی۔ تپتی ہوئی ریت ایک جھیل کی مانند بن جائے گی۔ پیاسی زمین چشمہ بن جائے گی۔

وہاں ایک شاہراہ ہوگی جو مقدس راستہ کہلائے گی۔ اس شاہراہ پر کوئی گناہ گار سفر نہ کر سکے گا۔ یہ ان مسافروں کیلئے ہوگی جس پر وہ گمراہ نہ ہوں گے کوئی شیر اس پر پاؤں نہ رکھے گا اور کوئی درندہ اس کو پار نہ کرے گا۔

صرف وہی اس شاہراہ پر چلیں گے جن کو خدا بچائے گا یعنی وہی اس شاہرہ پر چل پائیں گے جن کا فدیہ دیا گیا ہوگا۔ وہ یروشلم اس حالت میں آئیں گے کہ ان کے لبوں پر گانا ہوگا۔ ابدی خوشی کا تاج ان کے سروں پر ہوگا۔ وہ خوشی اور شادمانی حاصل کریں گے۔ غم اور فکر ان سے دور ہوں گے۔

یسعیاہ۔ باب 35، آیت 1 تا 10

خداوند کا راستہ:

خداوند کہتا ہے میرے لوگوں کو تسلی دو، تسلی دو یروشلم کے لوگوں کو کہہ دو کہ تمہاری مصیبت اور جنگ وجدل کے دن گزر گئے۔ ان کے گناہ کا کفارہ ادا ہو چکا۔ اس نے اپنے گناہوں کا دوگنا کفارہ ادا کر دیا۔

ایک آواز آئی، صحرا میں خداوند کا راستہ تیار کرو۔ صحرا میں خداوند کیلئے شاہراہ بناؤ۔ ہر وادی کو پر کر دیا جائے۔ ہر پہاڑ کو برابر کر دیا جائے۔ پہاڑیوں کو ہموار کر دیا جائے۔ ٹیڑھی راہ کو سیدھا کر دیا جائے۔ خداوند کا جلال آشکار ہوگا اور تمام بنی نوع انسان اسے دیکھے گی کیونکہ خداوند خود فرماتا ہے۔

ایک آواز آئی کہ منادی کرو۔ میں نے کہا کس پیغام کی منادی کروں؟

آواز نے کہا، منادی کرا دو کہ ہر فرد گھاس کی مانند ہے۔ اس کی رونق جنگل کے پھول کی مانند ہے۔ گھاس مرجھا جاتی اور پھول کملا جاتا ہے کیونکہ خداوند کی بھیجی ہوئی ہوا ان پر چلتی ہے ہاں لوگ گھاس کی مانند ہیں، ہاں گھاس مرجھا جاتی ہے اور پھول کملا جاتے ہیں لیکن ہمارے خداوند کے الفاظ ہمیشہ رہیں گے۔

دیکھو خداوند بڑی طاقتوں کے ساتھ آئے گا، وہ سب لوگوں کیلئے انعام لائے گا۔ وہ چرواہے کی طرح گلہ چرائے گا۔ وہ بھیڑوں کو اپنے بازوؤں کے نیچے لائے گا اور اپنے دل کے قریب لائے گا۔

یسعیاہ۔ باب 40، آیت 1 تا 8,10,11

کمہار اور مٹی:

خداوند کہتا ہے بنی اسرائیل ہمیشہ یاد رکھنا تم میرے خادم ہو۔ میں نے تمھیں بنایا تو میرا خادم ہے، اور میں تجھے کبھی فراموش نہیں کروں گا۔ میں نے تیرے گناہوں کو بادل کی طرح اڑا ڈالا تمہارے گناہ صبح کی اوس کی طرح ہیں تو میرے پاس واپس آ جا، میں ہی ہوں جو تمھیں بچائے گا۔

میں تیرا خدا ہوں۔ میں نے تیرا فدیہ دے دیا، میں نے تجھے بنایا اور میں نے ہر چیز کو بنایا۔

میں خداوند ہوں، میں نے تمہارا زمین اور آسمان کو بنایا کسی نے میری مدد نہیں کی۔ میں جھوٹوں کے نشانوں کو باطل کرتا ہوں اور نجومیوں کو دیوانہ بناتا ہوں۔ حکمت والوں کو رد کرتا ہوں اور ان کی حکمت کو حماقت قرار دیتا ہوں۔ اپنے خادم کے کلام کو ثابت کرتا ہوں۔

کیا ایک برتن اپنے بنانے والے سے بحث کر سکتا ہے؟ کیا مٹی کمہار سے پوچھ سکتی ہے کہ وہ کیا بنا رہا ہے؟ کیا مٹی کمہار سے شکایت کر سکتی ہے کہ اسے بنانے کا ہنر نہیں آتا؟ کیا بچے والدین سے پوچھ سکتے ہیں کہ ان کو ایسا کیوں بنایا گیا؟

میں خداوند ہوں اسرائیل کا مستقبل بنانے والا، کیا تم مجھ سے سوال کرو گے کہ میں نے کیا بنایا؟ یا مجھے بتاؤ گے مجھے کیا کرنا چاہیے؟

میں وہ ہوں جس نے زمین بنائی اور انسان کو اس پر پیدا کیا۔ میں نے ہی اپنے ہاتھوں سے آسمان کو کسا۔ میں نے سورج، چاند اور ستارے بنائے۔

میں کھلے الفاظ میں بیان کرتا ہوں یا پھر اپنے کام کو پوشیدہ رکھتا ہوں۔ میں نے کچھ عبث پیدا نہیں کیا۔ میں خداوند ہوں، میں سچ بیان کرتا ہوں، میں جانتا ہوں صحیح کیا ہے۔

یسعیاہ۔ باب 44، آیت 26,24,22,21۔ باب 45، آیت 19,12,9

قوموں کیلئے روشنی:

میری سنو! دور رہنے والی قومو، کان لگا کر میری بات سنو، میں رحم مادر ہی میں تھا جب خداوند نے مجھے میرے نام سے پکارا اور اس نے مجھے اپنے لیے منتخب کیا۔ اس نے میرے الفاظ کو تلوار جیسی تیزی دی اور اس نے مجھے اپنے ہاتھ کے نیچے چھپایا۔ اس نے مجھے تیر آبدار کیا اور اپنے

ترکش میں مجھے چھپائے رکھا۔

اس نے مجھ سے کہا اسرائیل تم میرے خادم ہو، تم میں میں اپنا جلال ظاہر کروں گا۔ میں نے کہا! میں نے بے فائدہ مشقت اٹھائی اور کچھ بھی نہیں کیا لیکن اے خداوند تیرا ہاتھ مجھ پر ہے۔ تم مجھے میری مشقت کا انعام دینا۔

تب خداوند نے کہا میں تجھ سے بہت بڑا کام لوں گا۔ میں تیری عظمت بحال کروں گا۔ میں تمہیں قوموں کیلئے روشنی بناؤں گا۔

یہ الفاظ خداوند کے ہیں جو اسرائیل کا مقدس خدا ہے۔ بادشاہ دیکھیں گے اور اٹھ کھڑے ہوں گے۔ امراء احترام کریں گے شہزادے اس کے آگے جھکیں گے۔

یسعیاہ۔ باب 49، آیت 7,6,4,1

تمام قوموں کے ساتھ عہد:

خداوند کہتا ہے، قبولیت کے وقت میں نے تجھے بچایا، میں نے مدد کیلئے تیری پکار سنی اور تجھے نجات دی۔ میں نے تیری حفاظت کی۔ میں تیرے توسط سے تمام قوموں سے عہد باندھوں گا۔ میں قیدیوں سے کہوں گا کہ جاؤ آزاد ہو جاؤ جو تاریکی میں ہیں میں ان سے کہوں گا کہ روشنی میں آ جاؤ۔ لوگ بھیڑوں کی طرح ٹیلوں پر چڑھیں گے۔ وہ کبھی بھوکے پیاسے نہ رہیں گے۔ صحرا کی گرمی اور سورج اسے نہ جلائیں گے۔

ان کی رہنمائی وہ کرے گا جس سے وہ محبت کریں گے۔ وہ ان کی پانی کے چشمہ تک رہنمائی کرے گا۔

میں پہاڑوں پر شاہراہ بناؤں گا۔ میں ایسی شاہراہیں بناؤں گا جس پر لوگ سفر کر سکیں۔ وہ دور سے آئیں گے شمال اور مشرق سے اور جنوب کے ملک سے آئیں گے۔

یروشلم کے لوگوں نے کہا کہ خداوند ہمیں بھول گیا اور ہم پر ترس نہ کھائے گا۔

خداوند نے کہا کیا ماں اپنی چھاتیوں پر پڑے ہوئے بچے کو بھول جاتی ہے؟ وہ اس بچے کو کیسے فراموش کرے گی جس کو اس نے پیدا کیا ہے؟ ماں تو شاید بچے کو بھول جائے، لیکن میں تمہیں کبھی نہ بھولوں گا۔ میں نے تمہارا نام اپنی ہتھیلیوں پر کھود رکھا ہے۔ تیری شہر پناہ ہمیشہ

میرے سامنے ہے۔

یسعیاہ۔باب 49، آیت 8 تا 12، 14 تا 16

خداوند کے خادم کی مصیبت:

خداوند کہتا ہے میرا خادم اپنے کام میں کامیاب ہوگا، وہ اقبال مند ہوگا۔ بہت سے لوگ اسے دیکھ کر دنگ رہ جائیں گے۔ وہ بہت سی قوموں کو پاک کرے گا۔ بادشاہ اس کے سامنے خاموش رہیں گے۔ جو وہ کبھی بھی نہیں جانتے، وہ دیکھ لیں گے جو انہوں نے کبھی نہیں سنا، وہ اس کو سمجھ جائیں گے۔

خداوند کا خادم خشک زمین کی جڑ کی مانند پھوٹ نکلے گا اس کی کوئی توقیر اور حسن و جمال ہمیں متاثر نہ کرے گا۔ اس کی ظاہرداری میں کچھ بھی نہیں جس سے وہ لوگوں کو اپنی طرف کھینچ سکے۔ ہم نے اسے حقیر، مردود بنایا اور رنج سے تحقیر کی اور اس کی قدر نہ کی۔

لیکن اس نے مشقتیں اٹھائیں اور ہمارے غموں کو برداشت کیا۔ ہم نے سوچا اس کی سزا خداوند کی جانب سے ہے لیکن وہ تو گناہوں کے زخموں سے گھائل تھا اور بدکرداری کے باعث کچلا گیا۔

ہم نے ہی سزا کے ذریعے اس کی مصیبت کے زخموں کو بھرا۔ ہم بھیڑوں کی مانند ہیں جو گم ہوگئیں ہوں۔ ہر کوئی اپنے ہی راستے پر جارہا ہے پھر خداوند نے ہم پر بدکرداری لادوی جس کے ہم حق دار تھے۔

یسعیاہ۔باب 52، آیت 13۔باب 53، آیت 6

گناہ کیلئے قربانی:

خداوند کے خادم کو ستایا گیا، لیکن وہ کچھ نہ بولا، جس طرح بھیڑ کو قربان کرنے کیلئے لایا جاتا ہے اور وہ کچھ نہیں بولتی، بالکل اسی دنبے کی طرح جس کی پشم کتری جائے اور کچھ نہ بولے۔

اس کو قید کیا گیا اس کو سزا دی گئی۔ کسی نے اس کا خیال نہ کیا۔ اس کو لوگوں کے گناہ کے بدلے میں موت کی سزا ملی۔ اس کی قبر بھی بدمعاشوں کے درمیان بنائی گئی لیکن وہ موت کے

حوالے سے دوسمندروں میں سے تھا حالانکہ اس نے کوئی جرم نہ کیا اور نہ کبھی جھوٹ بولا۔
خداوند کہتا ہے یہ میری مرضی تھی کہ وہ اسے مصیبت میں رکھے۔ اس کی موت دوسروں کے گناہوں کی قربانی ہے۔
جبکہ وہ لمبے عرصے تک زندہ رہے گا اور اس کے بچے دیکھیں گے ان کے ذریعے ہی میرا کام پورا ہوگا۔ اس کی مصیبت کی تاریکی کے بعد وہ روشنی دیکھے گا اور مطمئن ہو جائے گا وہ جان جائے گا کہ اس نے مصیبت بلاوجہ نہیں اٹھائی۔
اے میرے راست باز خادم تم نے جو تکالیف اٹھائیں اور بہت سی سزائیں برداشت کیں۔ میں بہت خوش ہوا اب ان سزاؤں کے بدلے میں میں انہیں معاف کردوں گا۔
میں اسے عزت دوں گا اعلیٰ عظیم اور طاقتوروں کے درمیان میں اسے سربلند کروں گا۔ اس کی وجہ سے بہت سے خطاکاروں کی شفاعت ہوگی۔ اس نے گناہ گاروں کیلئے معافی کی دعا کی۔
یسعیاہ۔ باب 53، آیت 7 تا 12

لوگوں کا اعتراف:

یروشلم کے لوگوں نے کہا ہم روشنی کا انتظار کرتے ہیں جبکہ ہر جگہ تاریکی ہے۔ روشنی کی بجائے ہم تاریکی میں چلتے ہیں۔ ہم دیواروں کو اندھوں کی طرح ٹٹولتے تھے۔ ہمیں دوپہر بھی ایسے لگتی ہے جیسے رات ہو۔ ہم موت کی تاریکی میں رہتے ہیں۔ ہم ریچھوں کی طرح غراتے ہیں اور کبوتروں کی طرح کڑھتے ہیں۔ ہم انصاف کا راستہ تکتے ہیں لیکن اس کو حاصل نہیں کر پاتے ہم نجات کے منتظر ہیں لیکن یہ ہم سے دور ہے۔
اے خداوند ہم نے تیرے خلاف بہت گناہ کیے۔ ہمارے گناہ ہم پر گواہی دیتے ہیں کیونکہ ہماری خطائیں ہمارے ساتھ ہیں۔ ہم اپنے تمام گناہوں سے آگاہ ہیں۔ ہم نے تیرے خلاف سرکشی کی ہم نے تمہیں ترک کیا۔ ہم نے تیرا راستہ چھوڑا۔ ہم نے تجھے چھوڑ کر غیروں کو اپنایا۔
ہمارے خیالات باطل ہیں۔ ہماری باتیں جھوٹی ہیں۔ ہم نے انصاف کو چھوڑ دیا۔ نیکی ہمارے قریب آنے سے ڈرتی ہے۔ صداقت بازاروں میں گر پڑی ہے ہم میں دیانتداری نہیں

ہے۔راستی کہیں نظر نہیں آتی ۔معصوم مردوں اور عورتوں کو ملامت کی جاتی ہے۔

یسعیاہ۔باب 59، آیت 9 تا 15

غریب کیلئے خوشخبری:

خداوند کی روح مجھ پر ہے۔اس نے مجھے غریبوں کو خوشخبری دینے کیلئے چنا۔اس نے مجھے بھیجا کہ میں شکستہ دلوں کو تسلی دوں۔قیدیوں کیلئے رہائی اور امیروں کیلئے آزادی کا اعلان کروں۔اس نے مجھے بھیجا تا کہ میں خداوند کے لوگوں کو بچاؤں اور ان کے دشمنوں کو شکست دوں۔اس نے مجھے بھیجا کہ میں غم زدوں کو تسلی دوں۔میں ان کے سروں پر سے خاک جھاڑ کر خوشی کے تاج رکھوں گا۔

میں شادمانی کے تیل سے ان کا مسح کروں گا اور ان کے غم دور کروں گا۔ان کے اداسی کے لباس اتار کر ستائش کی خلعت پہناؤں گا تا کہ وہ صداقت کے درخت بنیں جو خدا نے لگائے ہیں جس میں اس کا جلال چمکے گا۔

اے میرے لوگو تم خداوند کے کاہن کہلاؤ گے،تم خداوند کے خادم کہلاؤ گے،تمہاری تحقیر اور خجالت کے دن ختم ہو گئے ہیں۔

خداوند کہتا ہے میں انصاف سے محبت کرتا ہوں۔میں غارت گری اور ظلم سے نفرت کرتا ہوں۔میں اپنے لوگوں کو اعتماد دوں گا۔

میں ان کے ساتھ ہمیشہ کا عہد باندھ کر ان کو اجر دوں گا۔وہ قوموں کے درمیان نامور ہوں گے۔لوگ دیکھ کر انہیں کہیں گے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں خداوند نے برکت دی ہے۔

دیکھو خداوند نے یروشلم کو کتنی شان دی ہے۔اس نے یروشلم کو دلہن کی طرح سجا کر زیوروں سے آراستہ کیا اور اس کا سنگھار کیا۔اس نے یروشلم کو راستبازی کی خلعت پہنائی جیسا دولہا اپنے آپ کو پہناتا ہے۔خداوند نے یروشلم کو نیکی سے آراستہ کیا جس طرح زمین اپنے آپ کو نباتات سے آراستہ کرتی ہے۔

اس طرح خداوند سچائی اور ستائش کو تمام قوموں کے سامنے ظہور میں لائے گا۔

یسعیاہ۔باب 61، آیت 1 تا 3،6،7،8 تا 11

نیا نام:

میں چپ نہ رہوں گا کہ جب تک یروشلم کی صداقت صبح کے نور کی طرح جلوہ گر نہ ہو اور اس کی نجات روشن چراغ کی مانند نہ چمکے پھر قوموں پر تیری صداقت اور بادشاہوں پر تیری شان وشوکت ظاہر ہوگی تو پھر ایک نئے نام سے پکارا جائے گا۔ وہ نیا نام خداوند کے منہ سے نکلے گا۔

اور تو خداوند کے ہاتھ میں جلالی تاج اور اپنے خدا کی ہتھیلی میں شاہانہ چھڑی کی طرح ہوگا تو پھر متروکہ نہ کہلائے گا اور تیرے ملک کا نام پھر کبھی خراب نہ ہوگا بلکہ تو پیاری اور تیری سرزمین سہاگن کہلائے گی۔

خداوند تجھے دیکھ کر خوش ہوگا۔ وہ تیری سرزمین کا دولہا ہوگا جس طرح جوان مرد کنواری کو بیاہ کر لاتا ہے۔ اسی طرح خداوند تجھے اپنائے گا جس طرح دولہا، دلہن سے راحت پاتا ہے۔ اسی طرح تیرا خداوند تجھ سے مسرور ہوگا۔

اے یروشلم میں نے تیری دیواروں پر چوکیدار مقرر کیے ہیں، جو دن رات کبھی خاموش نہ رہیں گے۔ اے خداوند کا ذکر کرنے والو کبھی خاموش نہ رہو۔

جب تک وہ یروشلم کو قائم کر کے زمین پر اسے قابل تعریف نہ بنائے اسے آرام نہ لینے دو۔

اے یروشلم کے لوگو شہر سے باہر جاؤ اور ایک شاہراہ تعمیر کرو جس پر تمہارے بھائی اور بہنیں چل کر اس شہر میں واپس آسکیں۔

یہ شاہراہ اونچی اور بلند کرو پتھر چن کر صاف کرو۔

لوگوں کیلئے جھنڈا کھڑا کردو جس کو وہ دور سے دیکھ لیں۔ تم خداوند کے مقدس بندے کہلاؤ گے۔

قوموں میں اعلان کردو۔ دختر صیہون سے کہہ دو تیرا نجات دہندہ آنے والا ہے۔

یروشلم کے لوگ خدا کے محبوب بندے کہلائیں گے۔

یسعیاہ۔ باب 62، آیت 1 تا 12,10,7

یرمیاہ کو بلاوا:

یہ کلام یرمیاہ پر خدا کی طرف سے نازل ہوا۔

خداوند نے مجھ سے کہا، اس سے بیشتر کہ میں تجھے تیری ماں کے رحم میں خلق کرتا، میں تجھے جانتا تھا۔ میں نے تجھے تیری ولادت سے پہلے مخصوص کیا تھا اور قوموں کیلئے تجھے نبی بنایا تھا۔

میں نے جواب میں کہا، اے خداوند میں تو بچہ ہوں میں بولنا نہیں جانتا۔

لیکن خداوند نے مجھ سے کہا یہ مت کہہ کر تو چھوٹا سا ہے۔ میں تجھے جس کے پاس بھیجوں گا اور جو کچھ تجھے بتاؤں گا تو ویسا ہی کہہ دینا۔

کسی سے مت ڈرنا، کیونکہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ میں تمہاری حفاظت کروں گا۔ یہ سب کچھ میں خداوند تجھ سے کہہ رہا ہوں۔

تب خداوند نے ہاتھ بڑھایا جو میرے ہونٹوں کو چھو رہا تھا اور کہا۔ میں اپنے الفاظ تیرے منہ میں دے رہا ہوں۔

آج سے میں تجھے قوموں اور سلطنتوں پر مقرر کرتا ہوں۔ اب تو ڈھا دے، گرا دے، تعمیر کر دے یا ہلاک کر دے یہ تیری مرضی ہے۔

یرمیاہ۔ باب 1، آیت 4,1 تا 10

بحالی کا وعدہ:

خداوند کہتا ہے اے بنی اسرائیل میں تجھے پھر تندرستی بخشوں گا اور تیرے زخموں کو شفا دوں گا۔ میں یروشلم کے ہر خاندان کو بساؤں گا اور اس کے گھر کو دوبارہ تعمیر کروں گا۔ تم میری حمد کے گیت گانا اور خوشی سے چلانا میں تمہاری تعداد بڑھاؤں گا اور تمہاری تعداد کبھی کم نہ ہوگی۔ میں تمہیں عزت بخشوں گا اور پھر تم کبھی حقیر نہ ہو گے۔ تم اپنے اجداد کے قدیم دنوں کی طرح کی زندگی گزارو گے۔ تم اسی طرح محفوظ اور سربلند ہو گے جیسے قدیم دنوں میں تھے۔ تمہارے حکمران تم میں سے ہی ہوں گے وہ تم میں سے ہی پیدا ہوں گے۔ میں تمہارے حکمرانوں کو قریب رکھوں گا اور وہ میرے قریب آئے گا۔ وہ میرے لیے سب کچھ کرنے کیلئے اپنے آپ کو وقف کر دے گا۔ تم میرے لوگ ہو گے اور میں تمہارا خدا ہوں گا۔

اے بنی اسرائیل میں نے ہمیشہ تم سے محبت کی ہے اور میں تم سے محبت کرتا رہوں گا۔ میں پھر اپنی محبت تمہیں دکھاؤں گا۔

تم ایک دفعہ پھر دف اٹھا کر خوشی سے ناچنے والوں میں شامل ہو جانا تم پھر سامریہ کے پہاڑوں پر باغ لگاؤ گے اور اس کا پھل کھاؤ گے۔

یرمیاہ۔ باب 30، آیت 17،18 تا 22۔ باب 31، آیت 3 تا 5

نیا عہد:

خداوند فرماتا ہے میں اسرائیل کی سرزمین کو ان کے لوگوں اور مال مویشی سے بھر دوں گا جس طرح میں نے ان کو اکھاڑا، ڈھایا، گرایا اور برباد کر کے رکھ دیا اب میں اسی طرح ان کی نگہبانی کر کے ان کو بناؤں گا۔

وہ وقت بہت قریب ہے جب میں اپنے ان لوگوں سے ایک نیا عہد باندھوں گا۔ یہ عہد اس عہد کی طرح نہیں ہوگا جو میں نے تمہارے اجداد سے باندھا تھا جب میں ان کو مصر سے نکال لایا تھا اگرچہ میں ان کا مالک تھا لیکن انہوں نے اپنا عہد توڑ دیا تھا۔

لیکن تم سے اب میں جو عہد باندھوں گا اس کو تمہارے ذہنوں میں رکھ دوں گا اور تمہارے دلوں پر لکھ دوں گا۔ میں ان کا خدا ہوں گا اور وہ میرے ساتھ ہوں گے پھر وہ ایک دوسرے سے یہ نہیں کہیں گے کہ خدا کو پہچانو کیونکہ پھر مجھے سب پہچانتے ہوں گے۔ میں ان کے گناہ معاف کر دوں گا اور ان کی بدکرداری کو بھول جاؤں گا۔

یہ میں کہہ رہا ہوں جو خداوند ہے۔

یرمیاہ۔ باب 31، آیت 27،28،31،34

چار مخلوقات:

حزقی ایل ایک کاہن تھا جب یہودی بابل میں جلاوطن تھے ان کے ساتھ رہتا تھا۔ اس پر آسمان کھلا اور اس پر خداوند کا جلال ظاہر ہوا۔ حزقی ایل کا کہنا ہے کہ خداوند نے اس کے ساتھ کلام کیا اور خداوند کا ہاتھ اس کے اوپر تھا۔

میں نے اوپر کی جانب دیکھا اور شمال کی جانب سے ایک طوفان کو آتے ہوئے دیکھا۔ گھنے

بادلوں میں سے روشنی چمک رہی تھی۔ اس آندھی اور طوفان کے بیچ مجھے چار جانداروں کی شبیہ نظر آئی، ان کی شکل انسان سے مشابہ تھی۔ ہر جاندار کے چار چہرے تھے اور چار پر تھے۔ ان کی ٹانگیں سیدھی تھیں اور ان کے پاؤں بچھڑے کے پاؤں کی مانند تھے جو پیتل کی طرح چمکتے تھے۔ ان کے چاروں طرف پروں کے نیچے انسان کے ہاتھ تھے۔ ان چاروں کا چہرہ ایک انسان کا چہرہ تھا اور ان کے ہاتھ باہم پیوستہ تھے۔

وہ ایک گروہ کی طرح چلتے تھے اور اپنے جسموں کو نہ موڑتے تھے۔ ان کی دائیں جانب شیر کا چہرہ تھا، ایک بیل کا چہرہ بائیں جانب تھا اور پیچھے کی طرف عقاب کا چہرہ تھا۔ ان جانداروں کے درمیان میں ایک روشنی تھی، جو دہکتے ہوئے کوئلے اور جلتی ہوئی مشعل جیسی تھی۔ وہ روشنی نورانی تھی اور پھر وہ روشنی مدہم ہوگئی اور ان جانداروں کے آگے پیچھے چلتی تھی۔

جب میں نے ان چاروں جانداروں کو دیکھا کہ ان چاروں جانداروں کے ساتھ ایک ایک پہیہ لگا ہوا ہے۔ وہ پہیے زمرد کی طرح چمکتے تھے، ہر پہیہ دوسرے کے ساتھ جڑا ہوا تھا۔ اس طرح یہ پہیے ہر جانب کو گھومتے تھے۔ وہ مخلوق ان پہیوں کو اپنی مرضی سے کنٹرول کرتی تھی۔ اس طرح وہ مخلوق اپنی مرضی سے کہیں بھی چل کر جا سکتی تھی۔

حزقی ایل۔ باب 1، آیت 1 تا 3،10،15 تا 17،20

خداوند کی پسندیدگی:

جانداروں کے سروں کے اوپر کی فضا بلور کی مانند درخشاں تھی۔ وہ ایک دوسرے کی سیدھ میں اس فضا کے نیچے کھڑے تھے۔ ہر ایک نے اپنے دونوں پر پھیلا رکھے تھے اور ان کے دو پروں نے ان کے جسموں کو ڈھانپ رکھا تھا۔

جب وہ مخلوق چلتی تو میں ان کے پروں کی آواز سنتا تھا۔ وہ آواز سمندر کے شور جیسی تھی یا پھر جیسے لشکر چل رہے ہوں یعنی ایسی آواز جیسے خداوند بول رہا ہو۔

جب وہ آتے تو اپنے پروں کو سمیٹ لیتے تھے۔

تب میں نے ان کے سروں کے اوپر سے ایک آواز سنی اور ایک تخت دیکھا جو نیلم کا بنا ہوا

تھا۔اس تخت نما صورت پر کسی انسان کی شبیہ تھی۔وہ کمر سے اوپر تک چمکدار پیتل کا سا تھا۔ایسے معلوم ہوتا تھا اس میں آگ کے شعلے چمک رہے ہیں اور یہ شعلے نیچے تک تھے۔ایک نور کا ہالہ اسے گھیرے ہوئے تھا۔اس روشنی میں قوس قزح کے تمام رنگ تھے۔

یہ خداوند کے جلال کا اظہار تھا، یہ اس کی پسندیدگی تھی، میں سجدے میں گر گیا۔

حزقی ایل۔باب 1، آیت 22-28

حزقی ایل کو بلاوا:

میں نے سنا خداوند کہہ رہا تھا اے آدم زاد کھڑے ہو جاؤ میں تم سے باتیں کرنا چاہتا ہوں جب اس نے ایسا کہا تو خداوند کی روح مجھ میں داخل ہوئی اور مجھے پاؤں پر کھڑا کیا۔میں صاف صاف سن سکتا تھا۔

اے آدم زاد، خداوند نے کہا میں تجھے بنی اسرائیل کی جانب بھیجوں گا۔وہ میرے خلاف سرکش ہو چکے ہیں وہ بددماغ ہو کر گمراہ ہو چکے ہیں وہ اب بھی مجھ سے سرکش ہیں جیسا کہ ان کے بڑے سرکش تھے۔وہ سخت دل اور نافرمان ہیں۔

لیکن تم ان کو میری باتیں بتا دینا خواہ وہ سنیں یا نہ سنیں، وہ یہ تو جان جائیں گے کہ ان میں ایک نبی ہوا ہے۔

اے آدم زاد۔وہ جو کچھ بھی کریں ان سے خوفزدہ نہ ہونا وہ تمہیں بے عزت کریں تو تم محسوس کرنا کہ تو کانٹوں اور خاردار جھاڑیوں میں سے چل رہا ہے۔تم محسوس کرنا کہ تو بچھوؤں میں رہ رہا ہے۔

لیکن ان سرکشوں سے ڈرنا مت یا جو جو کچھ کہیں اس سے بھی نہ ڈرنا بس تم ان کو میرا پیغام دینا۔بے شک وہ اس کو سنیں یا نہ سنیں۔

یاد رکھنا وہ باغی ہیں۔

اے آدم زاد۔جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ سب کچھ سن تم بھی ان کی طرح سرکش اور باغی نہ ہو جانا۔

حزقی ایل۔باب 2، آیت 1 تا 8

بُرے چرواہے اور اچھا چرواہا:

خداوند نے مجھ سے کلام کر کے اسرائیلی حکمرانوں سے کہا۔ اے لوگوں کے چرواہو! تم اپنا خیال کرو لیکن تم گلہ نہیں چراتے۔ تم ان کا دودھ پیتے ہو ان کی اون کے بنے کپڑے پہنتے ہو۔ ان کو ذبح کرتے ہو لیکن تم ان کیلئے کوئی رحم کا جذبہ نہیں رکھتے، جو کمزور ہیں ان کی حفاظت نہیں کرتے، جو بیمار ہیں ان کا علاج نہیں کرتے۔

جو زخمی ہیں ان کے زخموں پر پٹی نہیں باندھتے۔ جو گم ہو گئے ہیں ان کو تلاش نہیں کرتے بلکہ تم ان کے ساتھ ظالمانہ برتاؤ کرتے ہو۔ ان کو پناہ دینے کی بجائے ان پر حملہ آور ہوتے ہو۔ وہ اس زمین سے بھاگ گئے اور کسی نے ان کی تلاش نہ کی۔

میں خداوند خود اپنی بھیڑوں کو تلاش کروں گا اور انہیں چراؤں گا جیسے ایک چرواہا اپنی بھیڑوں کو تلاش کر کے اکٹھا کرتا ہے اسی طرح میں اپنے بندوں کو تلاش کروں گا جس جگہ وہ گئے ہوں گے۔ جو گم ہو گئے ہیں میں ان کی رہنمائی کروں گا اور اپنے راستے پر لاؤں گا۔ جو زخمی ہیں ان کی مرہم پٹی کروں گا جو بیمار ہیں ان کو شفا دوں گا۔

لیکن جو فربہ ہیں میں انہیں برباد کر دوں گا۔ میں وہ چرواہا ہوں جو ہمیشہ اپنی بھیڑوں کے ساتھ انصاف کرتا ہے۔

حزقی ایل۔ باب 34، آیت 2 تا 16,12,11,6

خشک ہڈیوں کی وادی:

خداوند کا ہاتھ میرے اوپر تھا اور اس کی روح مجھے ایک وادی میں لے گئی وہاں کی زمین ہڈیوں سے بھری پڑی تھی۔ اس نے مجھے تمام وادی کا چکر لگوایا۔ میں نے دیکھا کہ ہر کہیں ہڈیاں بکھری پڑی ہیں وہ تمام ہڈیاں بہت خشک اور پرانی تھیں۔

خداوند کی روح نے مجھ سے کہا، اے آدم زاد، کیا ان ہڈیوں میں زندگی لوٹ کر آ سکتی ہے؟

میں نے کہا، اے لشکروں کے خداوند اس کا جواب تو صرف تیرے ہی پاس ہے۔

اس نے کہا۔ تم ان ہڈیوں پر نبوت کرو اور ان کو حکم دو کہ خداوند کا کلام سنو۔ ان کو یہ بھی بتا دو

کہ خداوند تم میں جان ڈال دے گا اور تمہاری زندگی واپس لوٹ آئے گی۔ تم پر نسیں چڑھاؤں گا، تم پر گوشت چڑھاؤں گا اور تم پر کھال چڑھاؤں گا، میں تم میں روح پھونکوں گا اور تمہیں زندہ کروں گا تب تم جانو گے کہ میں خداوند ہوں۔

اس طرح میں نے خدا کے حکم سے نبوت کی، جب میں کہہ رہا تھا تو میں نے شور کی آواز سنی اور ہڈیاں آپس میں جڑنا شروع ہو گئیں۔ میں نے دیکھا کہ ان ہڈیوں پر نسیں اور گوشت چڑھنے لگا پھر ان پر کھال چڑھنا شروع ہوئی لیکن ان لاشوں میں روح نہ تھی۔

پھر خداوند نے مجھ سے کہا اے آدم زاد تو نبوت کر اور ہوا سے کہہ خداوند حکم دیتا ہے کہ ہر جانب سے آ کر ان جسموں میں داخل ہو جا تا کہ ان کو دوبارہ زندگی ملے۔

روح ان جسموں میں داخل ہو گئی اور وہ زندہ ہو گئے اور وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ وہ تعداد میں ایک بڑی فوج کی طرح تھے۔

حزقی ایل۔ باب 37، آیت 1 تا 10

نئی زندگی کا وعدہ:

خداوند نے مجھ سے کہا اے آدم زاد، اسرائیل کی قوم وادی کی ان ہڈیوں کی طرح ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کی ہڈیاں خشک ہو گئیں اور تمام امیدیں ختم ہو گئیں ہیں۔ ان کے دل مردہ ہو گئے ہیں۔

اس لیے تو ان پر نبوت کر ان کو بتا کہ میں خداوند تمہاری قبروں کو کھولوں گا اور تمہیں ان سے باہر نکالوں گا۔ میں ان کو ان کی سرزمین پر لاؤں گا۔ وہ جانتے ہیں کہ میں خداوند ہوں، میں ان میں روح پھونکوں گا اور ان کو زندگی میں واپس لاؤں گا اور تمہارے ملک میں بساؤں گا۔

تب وہ جانیں گے کہ میں ان کا خداوند ہوں۔ میں نے جو وعدہ کیا ہے وہ پورا کروں گا، میں خداوند یہ وعدہ کر رہا ہوں۔

حزقی ایل۔ باب 37، آیت 11 تا 14

دانی ایل کی تربیت:

جب بادشاہ بنوکدنضر نے یروشلم کا محاصرہ کیا تو وہاں سے کچھ قیدی اپنے مندر میں لے گیا

جو بابل میں تھا۔ اس نے خادموں کے سردار اعلیٰ اسپتز کو حکم دیا کہ بادشاہ کی نسل میں سے اور شرفا میں سے کچھ نوجوان منتخب کر کے لائے۔ وہ نوجوان خوبصورت، ذہین اور تعلیم یافتہ ہونے چاہئیں۔ ان میں قابلیت ہونی چاہیے کہ قصر شاہی میں کھڑے رہیں۔ ان کو کسدیوں کے علم اور زبان کی تعلیم دی جائے۔ ایسے نوجوانوں کا کھانے پینے کا وظیفہ بادشاہ کی طرف سے دیا جائے۔ ان کی تین سال تک تربیت کی جائے تاکہ وہ بادشاہ کی خدمت میں رہیں۔

ان منتخب نوجوانوں میں دانی ایل بھی تھا۔ وہ بنی یہوداہ میں سے تھا۔ دانی ایل کے علاوہ بنی یہوداہ سے اس کے تین اور دوست بھی منتخب نوجوان تھے۔

دانی ایل نے سردار سے کہا کہ وہ شاہی کھانے اور شراب سے اپنے آپ کو ناپاک نہ کرے گا لیکن شاہی سردار نے اس کی بات نہ مانی۔

دانی ایل نے نگرانوں کے داروغہ سے کہا وہ سات دنوں تک ان کا امتحان لے اور انہیں صرف سبزیاں اور پانی کھانے کیلئے دے پھر ہمارا مقابلہ ان نوجوانوں سے کر جو شاہی خوراک کھاتے ہیں۔

داروغہ نے اس کی بات مان لی۔ دس دنوں کے بعد دانی ایل اور اس کے ساتھیوں کا شاہی کھانا کھانے والوں سے موازنہ کیا گیا تو دانی ایل اور اس کے تین ساتھیوں کو سبزیاں کھانے اور پانی پینے کی اجازت دے دی گئی۔

تب خداوند نے ان چاروں کو معرفت، حکمت اور علم میں مہارت بخشی۔ خداوند نے دانی ایل کو خواب اور رویا میں مزید مہارت دی۔

تین سال ختم ہونے کے بعد ان کو بادشاہ کی خدمت میں بھیج دیا گیا۔

دانی ایل۔ باب 1، آیت 19,18,12,10,8,6,3,2,1

بنوکدنضر کا پہلا خواب:

بنوکدنضر نے ایک برا خواب دیکھا، اس خواب نے اس کو بہت زیادہ پریشان کر دیا اور اس کی نیند اڑ گئی۔ بادشاہ نے خواب کی تعبیر پوچھنے کیلئے فال گیروں، نجومیوں، جادوگروں اور کسدیوں کو بلایا۔ انہوں نے کہا، بادشاہ ہمیشہ جیتا رہے اب تو اپنا خواب ہمیں بتا ہم اس کی تعبیر بتائیں

گے۔

بادشاہ نے کہا پہلے تم میرا خواب بتاؤ اور پھر اس کی تعبیر بتاؤ اگر تم ایسا کرنے میں ناکام رہے تو میں تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کروادوں گا۔

انہوں نے کہا اگر حضور ہمیں خواب بتائیں گے تو ہم اس کی تعبیر بتائیں گے۔

بادشاہ نے کہا تم صرف ٹالنا چاہتے ہو، بس میں تو تم سے یہ پوچھتا ہوں کہ میرا خواب کیا ہے تب ہی تم اس کی تعبیر بتانا۔

نجومیوں نے کہا روئے زمین پر جناب کوئی ایسا شخص نہیں جو آپ کو بتا سکے جو آپ پوچھنا چاہتے ہیں۔

یہ بات سن کر بادشاہ غضبناک ہو گیا اور اس نے حکم دیا کہ بابل کے تمام دانشوروں اور شاہی مشیروں کو قتل کر دیا جائے۔ ان میں دانی ایل کے قتل کا حکم بھی تھا۔

دانی ایل نے جب بادشاہ کا حکم سنا تو اس نے اپنے دوستوں سے کہا کہ ہمیں خداوند سے مدد حاصل کرنی چاہیے۔ اس کے دوستوں نے خدا سے دعا کی کہ وہ دانی ایل کی مدد کرے تا کہ وہ دوسرے مشیروں کے ساتھ قتل نہ کیا جائے۔ اسی رات ان کی دعا کا جواب خداوند نے دیا۔

دانی ایل نے خداوند کی حمد کی اور کہا خداوند آسمان میں برکت والا ہے۔ خداوند نے کہا دانی ایل فہم اور طاقتور ہے۔ اس لیے میں اسے برکت دوں گا۔ خداوند نے کہا تم پر ہر چھپی ہوئی چیز ظاہر کی جائے گی اور جو کچھ تاریکی میں ہے تو وہ بھی دیکھ سکے گا تم ایک روشنی کے گھیرے میں رہو گے۔

دانی ایل نے کہا اے میرے خداوند میں تیرا شکر ادا کرتا ہوں اور تیری ستائش کرتا ہوں تو نے مجھے حکمت دی اور جو کچھ میں نے مانگا تو نے مجھے دیا۔

صبح کو محافظوں نے دانی ایل کو گرفتار کر کے بادشاہ کے سامنے پیش کر دیا۔

دانی ایل۔ باب 2، آیت 23,22,21,20,18,13,12,10,9,8,7,5,4,2,1

دانی ایل نے خواب کی تعبیر کی:

جب بنوکدنضر کے سامنے دانی ایل کو لایا گیا تو دانی ایل نے کہا تم نے اپنے خواب میں اپنے سامنے ایک مجسمہ دیکھا، جو روشن اور چمکدار تھا۔ تم اس سے خوف زدہ ہو گئے۔ اس مجسمے کا سر

خالص سونے کا تھا۔ اس کا سینہ اور بازو چاندی کے تھے۔ اس کی کمر اور ہونٹ تانبے کے تھے، اس کی ٹانگیں لوہے کی تھیں اس کے پاؤں کچھ لوہے کے اور کچھ مٹی کے بنے ہوئے تھے۔

جب تم اس کو دیکھ رہے تھے تو ایک بڑا پتھر ایک چٹان سے ٹوٹ کر گرا، یہ مجسمے کے پاؤں پر لگا جو لوہے اور مٹی سے بنے ہوئے تھے اور وہ ٹوٹ گئے اور مجسمہ ٹوٹ کر مٹی بن گیا اور اس مٹی کو ہوا اڑا کر لے گئی اور وہاں کچھ بھی نہ بچا۔

وہ پتھر بڑھنے لگا اور ایک پہاڑ بن گیا۔ جو تمام زمین پر پھیل گیا۔

اب میں تجھے بتاتا ہوں کہ خواب کا راز کیا تھا۔ تم بادشاہوں میں عظیم بادشاہ ہو۔ اس لیے اس مجسمے کا سر سونے کا تھا۔ تمہارے بعد ایک اور سلطنت ہوگی لیکن وہ تمہاری سلطنت جیسی بڑی نہ ہوگی یعنی وہ چاندی کی مانند ہوگی پھر تیسری سلطنت ہوگی جو کسی تانبے کی مانند ہوگی پھر چوتھی سلطنت ہوگی وہ لوہے کی طرح مضبوط ہوگی اور تمام سلطنتوں کو لوہے کی مانند کچل ڈالے گی۔

مجسمے کے پیر لوہے اور مٹی کے ہونے کا مطلب ہے کہ سلطنت دو حصوں میں بٹی ہوئی ہوگی اس کا ایک حصہ مٹی کی طرح کمزور ہوگا اور دوسرا لوہے کی طرح مضبوط ہوگا۔ پتھر کا جو ٹکڑا خود ہی ٹوٹ کر گرا تھا وہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ آخر میں تمام سلطنتیں تباہ ہو جائیں گی۔

بادشاہ نے کہا تمہارا خدا تمام دیوتاؤں سے عظیم تر ہے، اس نے تم پر سب کچھ ظاہر کر دیا۔

تب بادشاہ نے دانی ایل کو تمام مشیروں کا سردار مقرر کر دیا۔ دانی ایل کے کہنے پر بادشاہ نے اسے بابل میں ہی اپنی دوستوں کے ساتھ رہنے کی اجازت دے دی۔

دانی ایل۔ باب 2، آیت 31 تا 49,48,47,45,42,40,38,37,36,35,34

آگ کی بھٹی:

بادشاہ بنوکدنضر نے سونے کا ایک بہت بڑا بت بنوایا اور اسے بابل کے میدان میں نصب کیا۔ بنوکدنضر نے اپنی سلطنت میں منادی کروائی کہ ہر کوئی اس بت کی پوجا کرے اور اس کے سامنے جھکے جو اس بت کی پوجا نہ کرے گا تو اسے آگ کی جلتی ہوئی بھٹی میں پھینک دیا جائے گا۔

دانی ایل کے تینوں دوستوں نے اس بت کی پوجا کرنے سے انکار کر دیا، ان کے دشمن جو کہ یہودیوں سے نفرت کرتے تھے انہوں نے بادشاہ کو ان کی شکایت کی کہ وہ بت کی پوجا نہیں کرتے۔

بادشاہ نے ان کو بلوایا اور پوچھا کہ کیا تم بت کی پوجا نہیں کرتے۔ یہ سچ ہے۔ انہوں نے کہا حضور عالی ہم اس امر میں تجھے جواب دینا ضروری نہیں سمجھتے، جس خدا کی ہم عبادت کرتے ہیں وہی ہمیں آگ کی بھٹی سے بچائے گا۔

ہم تمہارے بت کی پوجا نہیں کرتے۔ اس لیے ہم اس کے سامنے جھکیں گے بھی نہیں۔

بنوکدنضر غصے سے بھڑک اٹھا۔ اس نے اپنے خادموں کو حکم دیا کہ معمول کی نسبت سات گناہ زیادہ آگ جلا کر بھٹی جلائیں تب اس نے اپنے توانا ترین آدمیوں سے کہا کہ ان آدمیوں کو باندھ دیا جائے اور باندھ کر آگ میں پھینک دیا جائے۔

تب بنوکدنضر سراسیمہ ہوا، اس نے اپنے ملازموں سے کہا کہ ہم نے تین اشخاص کو باندھ کر آگ میں پھینکا تھا لیکن وہ تو آگ کی بھٹی میں چل پھر رہے ہیں۔

ملازموں نے کہا حضور، ہم نے انہیں باندھ کر آگ میں پھینکا تھا۔ بادشاہ نے کہا میں تو انہیں آگ میں چلتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ وہ بندھے ہوئے بھی نہیں ہیں۔ انہیں کوئی نقصان بھی نہیں پہنچا، ان کے ساتھ جو چوتھا ہے وہ تو ایک فرشتے کی طرح نظر آ رہا ہے۔

تب اس نے انہیں آگ سے نکالا اور انہیں اعلیٰ عہدوں پر فائز کیا۔

دانی ایل۔ باب 3، آیت 30,26,24,20,19,18,16,14,13,12,8,6,5,1

بنوکدنضر کا دوسرا خواب:

بنوکدنضر نے ایک اور خواب دیکھا کہ زمین کے درمیان ایک بہت بڑا درخت ہے جو بڑھتا ہی جاتا ہے اور پھر یہ درخت آسمان کو چھونے لگا۔ اس درخت کو زمین پر رہنے والا ہر کوئی دیکھ سکتا تھا۔ اس درخت کے پتے بہت خوبصورت اور پھل بہت زیادہ لگا ہوا تھا۔ اس کے پھل اس قدر تھے کہ زمین کے سب لوگوں کیلئے کافی تھے۔

اس درخت کے سائے میں جانور بسیرا کرتے تھے اور اس کی شاخوں میں پرندے گھونسلے بناتے تھے۔ بادشاہ نے کہا میں جب اس درخت کو دیکھ رہا تھا تو ایک فرشتہ آسمان سے اترا، اس نے اونچی آواز میں حکم دیا کہ اس درخت کو کاٹ ڈالو اس کی شاخیں کتر ڈالو اس کے پتے جھاڑ دو، اس کا پھل بکھیر دو۔ اس کے پرندوں اور جانوروں کو بھگا دو، لیکن اس کی جڑوں کو زمین میں رہنے دو اور

ان کو لوہے اور تانبے سے باندھ دو۔ اس کے ارد گرد گھاس کو اگنے دو۔

بادشاہ نے کہا تب وہ فرشتہ میری جانب مڑا اور کہا اس شخص کو شبنم سے تر ہونے دو۔ اس کو جانوروں اور پرندوں کے ساتھ رہنے دو۔ سات سال تک اس کا ذہن انسان کا ذہن نہ رہے بلکہ اس کا ذہن حیوان کا ذہن بن جائے۔ یہ تمام فرشتوں کا فیصلہ ہے تاکہ تمام نوع انسانی جان لے کہ مطلق ہستی صرف خداوند کی ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے اس کو دیتا ہے، وہ چاہے تو ادنیٰ ترین لوگوں میں سے بادشاہ بنا دے۔

دانی ایل۔ باب 4، آیت 10 تا 17

بنوکدنضر کی پشیمانی:

جب بنوکدنضر نے دانی ایل سے کہا کہ وہ اس کے خواب کی تعبیر بتائے تو دانی ایل خوف زدہ ہو گیا۔ بنوکدنضر نے کہا تو خواب کی تعبیر سے پریشان نہ ہو۔

دانی ایل نے کہا حضور والا میں چاہتا ہوں کہ خواب کی تعبیر تمہارے دشمنوں کیلئے ہو بلکہ تمہارے لیے نہ ہو۔

تمہیں انسانوں کے معاشرے سے دور دھکیل دیا جائے گا اور تم سات سال تک جانوروں کے ساتھ رہو گے۔ تم ایک بیل کی طرح گھاس کھاؤ گے اور کھلے آسمان تلے سوؤ گے جہاں تم پر اوس گرے گی تب تمہیں معلوم ہوگا کہ خداوند تمام روئے زمین پر انسانوں کا حاکم ہے اور وہ جس کو چاہے دیتا ہے۔

زمین میں جڑوں کو ڈھانپ دینے کا مطلب ہے کہ تم دوبارہ بادشاہ بنو گے جب تم جان جاؤ گے کہ خداوند دنیا کا حکمران اعلیٰ ہے۔

حضور والا میں کہتا ہوں تم میرے مشورے پر عمل کرو، گناہ کرنا چھوڑ دو اور وہ کچھ کرو جو اچھا ہے۔ اپنی بدکرداری کو مسکینوں پر رحم کرنے سے دور کرو۔

یہ سب کچھ بنوکدنضر کے ساتھ ہوا۔ اسے انسانوں کے معاشرے سے دور کر دیا گیا اس نے بیل کی طرح گھاس کھائی اور اس پر اوس گری۔ اس کے بال بڑھ کر ایسے ہو گئے جیسے گدھ کے پر ہوتے ہیں۔ اس کے ناخن پرندوں کے پنجوں کی طرح بڑھ گئے۔

وہ سات سالوں تک خداوند کی جانب دیکھتا رہا، پھر اس میں عقل لوٹ کر آئی۔ اس نے حق تعالیٰ خداوند کی ستائش کی اور اس حی القیوم کی حمد و ثنا کی۔

اس نے اعلان کیا خداوند ہمیشہ سے ابدی مملکت کا مالک ہے۔ آسمان کے فرشتے اور زمین پر بسنے والے انسان اس کے قابو میں ہیں۔

اس کی مرضی کو کوئی نہیں ٹال سکتا اور نہ ہی اس سے سوال کیا جا سکتا ہے کہ اس نے ایسا کیوں کیا۔

تب خداوند نے اسے اس کی سلطنت لوٹا دی اور اس کی طاقت پہلے سے زیادہ ہو گئی۔

دانی ایل۔ باب 4، آیت 36,35,34,33,28,25,19

دانی ایل کی خدا سے وفاداری:

جب دارا کا اقتدار قائم ہوا تو اس نے ایک سو بیس گورنر پوری مملکت میں مقرر کیے۔ اس نے دانی ایل اور دو اور وزیروں کو ان گورنروں پر مقرر کیا۔ دانی ایل اپنی بہترین کارکردگی کی وجہ سے تمام وزراء اور گورنروں پر سبقت لے گیا۔ اس لیے دارا نے اسے تمام ملک پر مختار مقرر کر دیا۔

وزراء اور گورنروں نے منصوبہ بنایا کہ دانی ایل کو مذہبی لحاظ سے قصوروار ٹھہرائیں گے۔ وہ دارا کے پاس گئے اور کہا حضور والا! آپ ایک فرمان جاری کریں کہ تیس دن تک کسی دیوتا یا شخص کی عبادت یا پوجا نہ کی جائے بلکہ ان تیس دنوں میں صرف آپ کی ہی پرستش کی جائے۔

جو کوئی اس حکم کی نافرمانی کرے اسے شیروں کی ماند میں پھینک دیا جائے گا۔ دارا نے یہ فرمان جاری کر دیا۔

جب دانی ایل نے دارا کے اس حکم کے بارے میں سنا اس نے اس حکم پر عمل نہ کیا۔ وہ دن میں تین مرتبہ اوپر کے کمرے میں جاتا جس کی کھڑکی یروشلم کی جانب کھلتی تھی۔ اس کمرے میں وہ یروشلم کی طرف منہ کر کے خداوند کی عبادت کرتا۔

اس کے دشمن یہ سب کچھ دیکھتے رہے اور اس کی خبر دارا کو کر دی۔ بادشاہ بہت پریشان ہوا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ اپنے فرمان کو واپس نہیں لے سکتا۔ اس نے حکم دیا کہ دانی ایل کو گرفتار کر لیا جائے اور اسے شیروں کی ماند میں پھینک دیا جائے جب دانی ایل کو پکڑ کر شیروں کی ماند کی طرف لے جایا جا رہا تھا تو دارا نے دانی ایل سے کہا، کیا جس خدا کی تم عبادت کرتے تھے وہ تم سے

وفاداری کرتے ہوئے تمہیں بچائے گا۔

دانی ایل کو شیروں کی ماند میں ڈال کر اس کا راستہ پتھر سے بند کر دیا گیا۔ اس طرح دانی ایل کو کوئی بھی نہیں بچا سکتا تھا۔ بادشاہ نے اس پتھر پر اپنی مہر لگا دی تھی پھر دارا اپنے محل کو واپس لوٹ گیا اور اس نے سارا دن کچھ نہ کھایا پیا اور رات کو وہ سو نہ سکا۔

دانی ایل۔ باب 6، آیت 1 تا 5،3 تا 18،17،16،14،13،11،9،7،6

شیروں کی ماند:

صبح کو بادشاہ بیدار ہوا اور جلدی سے شیروں کی ماند کی طرف چلا گیا وہاں پہنچ کر وہ زور سے چلایا، دانی ایل، اے خداوند کے خادم، کیا تمہارے خدا نے جس کی تو عبادت کرتا ہے تجھے بچا لیا ہے۔

دانی ایل نے جواب دیا اے بادشاہ تو ابد تک جیتا رہے خداوند نے میرے لیے کچھ فرشتے بھیج دیئے اور انہوں نے شیروں کے منہ کو بند کر دیا۔ اس طرح شیر مجھے کوئی نقصان نہ پہنچا سکے کیونکہ میرا خداوند جانتا ہے کہ میں بے گناہ ہوں اور میں نے تمہارے خلاف بھی کبھی کوئی خطا نہیں کی۔

بادشاہ کو بہت زیادہ خوشی ہوئی اس نے اپنے خادموں کو حکم دیا کہ دانی ایل کو شیروں کی ماند سے نکال لیا جائے۔ جب بادشاہ کے سپاہی اسے شیروں کی ماند سے باہر لے کر آئے تو لوگوں نے دیکھا کہ وہ زندہ سلامت ہے اور اسے کوئی زخم بھی نہیں ہے کیونکہ اس نے خداوند پر بھروسہ کیا تھا۔

تب بادشاہ نے ان تمام لوگوں کو گرفتار کرنے کا حکم دیا جنہوں نے دانی ایل پر الزام لگایا تھا۔ اس طرح انہیں گرفتار کر کے شیروں کی ماند میں پھینک دیا گیا جیسے ہی وہ شیروں کی ماند میں گرائے گئے شیر ان پر جھپٹ پڑے اور ان کو ادھیڑ کر ہڈیوں سے گوشت الگ کر دیا۔

دارا نے سلطنت میں تمام قوموں کو لکھ بھیجا اس نے ہر قوم کو اس کی زبان میں خط لکھا۔

تم پر سلامتی ہو! میں تم سب کو حکم دیتا ہوں کہ دانی ایل کے خداوند کی ہر جگہ عزت کی جائے اس کا احترام کیا جائے۔ وہ ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔ اس کی سلطنت ابدی ہے اور اس کی طاقت

لازوال ہے وہ بچا سکتا ہے وہ مار سکتا ہے۔ اس کی نشانیاں زمین اور آسمان میں ہیں اس نے دانی ایل کو شیروں کی طاقت سے بچایا۔

دانی ایل۔ باب 6، آیت 19 تا 27

ہوسیع اور جمر:

خداوند نے بنی اسرائیل سے ہوسیع کے ذریعے کلام کیا۔ خداوند نے ہوسیع سے کہا کہ جاؤ جا کر شادی کرو تمہاری بیوی بدکار ہوگی اور ایسے ہی تمہارے بچے بدکار ہوں گے کیونکہ اسی طرح میرے لوگوں نے مجھے چھوڑ دیا اور وہ بدکار ہوئے۔

ہوسیع نے جمر نام کی عورت سے شادی کی اس نے ایک بیٹی کو جنم دیا۔ خدائد نے ہوسیع سے کہا اس کا نام لورحامہ رکھنا کیونکہ میں نے اپنے لوگوں سے محبت کرنا چھوڑ دی ہے اور میں انہیں معاف نہیں کروں گا۔

جب جمر نے اپنی بیٹی کا دودھ چھڑوایا تو وہ پھر حاملہ ہوئی اور ایک بیٹے کو جنم دیا۔

خداوند نے ہوسیع سے کہا اس کا نام لوعمی رکھنا کیونکہ بنی اسرائیل میرے لوگ نہیں ہیں اور میں ان کا خدا نہیں ہوں۔

ہوسیع۔ باب 1، آیت 9,8,6,3,2,1

خداوند کا بلاوا:

یہ خداوند کا پیغام ہے جو اس نے یوایل کو دیا۔

خداوند کہتا ہے اب بھی وقت ہے تم فاقہ کرو، روؤ اور ماتم کرتے ہوئے میری جانب لوٹ آؤ۔ اپنے کپڑے نہ پھاڑو بلکہ اپنا دل چیر کر دیکھو۔

تم اپنے خداوند کی طرف لوٹ آؤ جو شان و شوکت والا ہے۔ خداوند کو غصہ کم آتا ہے اور وہ جلد ہی معاف کر دیتا ہے وہ ہر وقت رحم برساتا ہے اور سزا بھی نہیں دیتا۔

خداوند تمہارے لیے اچھا خیال کر سکتا ہے اور تمہیں برکت دے سکتا ہے تم جو اس کو چڑھاوا دیتے ہو اسے قبول کر سکتا ہے۔

خداوند کہتا ہے پہاڑ کی چوٹی پر نرسنگھا پھونکو، روزہ کیلئے ایک مقدس دن مقرر کرو۔ جماعت کو مقدس کرو۔ لوگوں کو اکٹھا کرو۔ بوڑھے لوگوں، بچوں اور دودھ پیتے بچوں کو بھی اس جماعت میں اکٹھا کرو۔

دلہا اور دلہن اپنے خلوت خانے سے نکل آئیں۔ کاہن ڈیوڑھی اور قربان گاہ کے درمیان گریہ زاری کریں اور دعا کریں کہ اے خدا ہمیں آزاد کر دے۔

اے خداوند ایسا نہ ہو کہ دوسری قومیں ہم پر حکومت کریں اور ہماری توہین کریں وہ ہمیں ایسا نہ کہیں کہ تمہارا خدا کہاں ہے؟

یوایل۔ باب 1، آیت 1۔ باب 2، آیت 12 تا 17

خداوند کا دن:

خداوند کہتا ہے، میں اپنے سب لوگوں میں اپنی روح پھونکوں گا۔ تمہارے بیٹے بیٹیاں میرا پیغام دوسروں تک پہنچائیں گے۔ تمہارے بوڑھے لوگ خواب اور نوجوان بصیرت پائیں گے۔
میں اپنی روح تمام مردوں، عورتوں، لونڈیوں اور غلاموں میں پھونکوں گا اور ان کے آقاؤں میں بھی اپنی روح پھونکوں گا۔
میں اس دن کے بارے میں خبردار کرتا ہوں جو میں آسمان اور زمین پر برپا کروں گا۔ ہر طرف خون، آگ اور دھوئیں کے مرغولے اٹھیں گے۔
سورج تاریک ہو جائے گا، چاند خون آلود ہو جائے گا، یہ خداوند کا دن ہوگا، جو بہت خوفناک ہوگا۔
جو خداوند کا نام پکاریں گے وہ بچ رہیں گے۔

یوایل۔ باب 2، آیت 28 تا 32

پیغمبر کا کام:

یہ عاموس کا کلام ہے جو ایک چرواہا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ خداوند فرماتا ہے اگر دو شخص باہم متفق نہ ہوں گے تو کیا وہ اکٹھے مل کر چل سکیں گے؟ جب تک شیر کو جنگل سے شکار نہیں ملے گا تو کیا

وہ دھاڑے گا نہیں؟ اگر جوان شیر نے کوئی شکار نہ پکڑا ہو تو کیا وہ اپنی کچھار میں اپنی آواز کو بلند نہیں کرے گا؟
اگر چڑیا کیلئے جال نہ بچھایا گیا ہو تو کیا وہ ایسے ہی پکڑی جائے گی؟ کیا پھندا بلاوجہ زمین سے اچھلے گا؟
جب شہر میں نرسنگھا پھونکا جائے تو لوگ نہ کانپیں گے؟ وہ سمجھیں گے کہ کوئی دشمن چڑھ آیا ہے۔
کیا شہر پر اس وقت تک تباہی آئے گی جب تک خدا اس تباہی کو نہ بھیجے گا؟
جب تک خداوند اپنے نبیوں پر راز آشکار نہیں کر دیتا اس وقت تک وہ کچھ نہیں کرتا۔
جب شیر دھاڑتا ہے تو کون ہے جو خوفزدہ نہیں ہوتا؟ جب تک خداوند نہیں بولتا اس وقت تک پیغمبر خود نہیں بولتا۔

عاموس۔ باب 1، آیت 1۔ باب 3، آیت 3 تا 8

اسرائیل کیلئے نوحہ:

اے اسرائیل کے لوگو سنو، یہ وہ نوحہ ہے جو میں نے گایا۔
اسرائیل کی کنواری گر پڑی، وہ دوبارہ نہ اٹھ پائے گی، وہ اپنی ہی زمین میں گری ہے۔ اسے کوئی بھی نہ اٹھائے گا۔
خداوند تم سے کہتا ہے تم میری طرف لوٹ آؤ، میں تمہیں بلند کروں گا۔ آؤ میری طرف آؤ تم زندہ رہو گے۔
میں نے ستارے بنائے اور ان کو مداروں میں چھوڑا، ہر دن کے خاتمے پر میں روشنی کو اندھیرے میں بدل دیتا ہوں، اور ہر صبح اندھیرے کو روشنی میں بدلتا ہوں۔
میں سمندروں سے پانی لے کر زمین پر بارش برساتا ہوں۔ میں گھمنڈیوں کے محل تباہ کر سکتا ہوں۔ میں طاقت سے قلعوں کو برباد کر سکتا ہوں۔
تم انصاف پسند سے نفرت کرتے ہو اور جو سچ بولتے ہیں ان سے کینہ رکھتے ہو۔ تم غریبوں کو پامال کرتے ہو اور ظلم کر کے ان کا غلہ چھین لیتے ہو۔ تم نے جو دولت لوٹی ہوئی ہے۔ اس سے تم نے

شاندار پتھروں سے جو عمارتیں بنائیں ہیں تم ان میں کبھی نہ رہ سکو گے۔ تم نے جو تاکستان بنائے ہیں تم ان کی شراب کبھی نہ پی سکو گے۔ تم صادقوں کو ستاتے ہو اور رشوت لیتے ہو۔ تم مسکینوں کی حق تلفی کرتے ہو۔ میں تمہارے سب گناہوں کو جانتا ہوں تم نے جو جرائم کیے ہیں وہ بھی میں جانتا ہوں۔

اچھائی کو اپناؤ اور بدی کو ترک کر دو تم تب ہی زندہ رہو گے۔ خداوند تمہارے ساتھ رہے گا اگر تم نے بدیوں کو ترک کر کے اچھائیوں کو اپنا لیا تو پھر تم سے کیے وعدے سچے ہوں گے۔

یاد رکھنا انصاف کا دامن نہ چھوڑنا تب خدا تم پر رحم کرے گا۔

عاموس۔ باب 5، آیت 1،2،4،6،8 تا 15

تاریکی کا دن:

خداوند فرماتا ہے، سب بازاروں میں نوحہ ہوگا اور سب گلیوں میں افسوس ہوگا۔ سب لوگ رو کر اپنے اعمال کا ماتم کریں گے۔ کسان دور دراز کے کھیتوں سے ماتم کیلئے آئیں گے۔ ہر تاکستان میں ماتم ہوگا خوفناک آوازیں بلند ہوں گی۔

یہ اس لیے ہوگا کہ خداوند تم میں سے ہو کر گزرے گا اور تمہیں سزا دے گا۔

کیا تم خداوند کے اس دن کی آرزو کرتے ہو؟ کیا تم تصور کر سکتے ہو کہ اس دن خداوند کیا کرے گا؟ وہ دن بہت ہی خوفناک ہوگا۔ وہ دن تاریکی کا دن ہوگا۔ اس دن روشنی نہیں ہوگی۔

یہ ایسے ہی ہوگا جیسے کوئی ببر شیر سے بھاگے اور اسے ریچھ ملے یا پھر وہ گھر جا کر اپنا ہاتھ دیوار پر رکھے اور اسے سانپ کاٹ لے۔ خداوند کا تاریک دن تاریک ترین رات سے بھی گہرا تاریک ہوگا۔ اس دن روشنی نہ ہوگی بلکہ سخت ظلمت ہوگی۔

خداوند کہتا ہے، میں تمہارے تہواروں سے نفرت کرتا ہوں، تمہاری مقدس محفلوں سے نفرت رکھتا ہوں۔

اگر تم میرے سامنے جانوروں کی اور اناج کی قربانیاں چڑھاؤ گے تو میں انہیں قبول نہ کروں گا۔ تم سرود کا شور بند کرو۔ مجھے رباب کی آواز مت سناؤ۔

لیکن انصاف کو دریا کی طرح بہاؤ اور صداقت کی ندی جاری کرو جو کبھی خشک نہیں ہوتی۔

عاموس۔ باب 5، آیت 16 تا 24

یوناہ کا خداوند سے بھاگنا:

خداوند کا کلام یوناہ پر نازل ہوا کہ اے یوناہ اٹھ اور بڑے شہر نینوا کو جا اور اس کے خلاف منادی کر کیونکہ اس شہر کے لوگ شرارتی ہو گئے ہیں۔
لیکن یوناہ مخالف سمت میں چلا گیا جدھر خداوند نے اسے حکم دیا تھا۔ پہلے وہ یافا گیا وہاں سے اسپین جانے والے جہاز میں سوار ہوا۔ اس نے جہاز والوں کو کرایہ ادا کیا۔ اس کا خیال تھا کہ خداوند اسے تلاش نہیں کر سکے گا لیکن خداوند نے سمندر میں ایک طوفان بھیجا، جس سے جہاز ڈوبنے لگا۔ ملاح ڈر گئے، وہ اپنے اپنے خداؤں سے مدد مانگنے لگے۔ انہوں نے جہاز میں لدا ہوا سامان سمندر میں پھینکنا شروع کر دیا تا کہ جہاز کا بوجھ ہلکا ہو جائے۔
اس دوران یوناہ جہاز کے عرشے پر گہری نیند سوتا رہا، جہاز کے کپتان نے اسے دیکھا تو پوچھا، تم کیسے سو رہے ہو؟ اٹھو اور اپنے خدا سے مدد مانگو، شاید وہ تمہاری دعا سے ہمیں بچا لے۔
یوناہ۔ باب 1، آیت 1 تا 6

سمندر میں طوفان:

ملاحوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ آؤ ہم قرعہ ڈال کر دیکھیں، یہ آفت ہم پر کس کے سبب سے آئی ہے۔ انہوں نے قرعہ ڈالا تو یوناہ کا نام نکلا۔ ملاحوں نے یوناہ سے کہا بتاؤ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ تم کس ملک سے آئے ہو؟ تم کس قوم سے تعلق رکھتے ہو؟
یوناہ نے کہا میں عبرانی ہوں، میں آسمان میں رہنے والے خداوند کی عبادت کرتا ہوں۔ اسی نے سمندر اور خشکی کو پیدا کیا ہے۔ یوناہ نے یہ بھی بتایا کہ وہ خداوند سے دور بھاگ رہا ہے۔
ملاح ڈر گئے، انہوں نے کہا یہ تم نے کیا کیا ہے! سمندر زیادہ طوفانی ہوتا جا رہا تھا تب انہوں نے کہا کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ یوناہ نے کہا مجھے اٹھا کر سمندر میں پھینک دو پھر سمندر پرسکون ہو جائے گا کیونکہ یہ طوفان میرے سبب ہی اٹھا ہے۔ پہلے تو ملاح اسے سمندر میں پھینکنے سے گھبرائے لیکن سمندر زیادہ بپھرتا گیا۔ ان کی تمام کوششیں رائیگاں گئیں پھر وہ چلا کر کہنے لگے اے خدا ہمیں اس آدمی کی وجہ سے ہلاک نہ کرنا۔ اس آدمی کے خون کو ہماری گردنوں پر نہ ڈالنا۔ اے خداوند جو تم

نے چاہا وہی کیا۔

تب انہوں نے یوناہ کو اٹھا کر سمندر میں پھینک دیا۔ طوفان رک گیا اور سمندر پر سکون ہو گیا۔ ملاح خداوند سے بہت زیادہ ڈر گئے۔ انہوں نے خداوند کے حضور قربانی گزاری۔

یوناہ۔ باب 1، آیت 7 تا 16

یوناہ مچھلی کے پیٹ میں:

خداوند کے حکم سے ایک بڑی مچھلی نے یوناہ کو نگل لیا۔ یوناہ مچھلی کے پیٹ میں تین دن اور تین رات رہا۔

مچھلی کے پیٹ میں یوناہ نے دعا کی۔ اے خداوند مصیبت میں میری دعا سن اور پھر خداوند نے میری دعا سنی۔

میں نے پاتال سے چلا کر کہا اور تو نے سن لیا۔
تو نے مجھے گہرے سمندر کی تہہ میں پھنکوا دیا۔
اور سیلاب نے مجھے گھیر لیا۔

سمندر کی سب موجیں لہریں مجھ پر سے گزر گئیں۔ میں سمجھا کہ تیرے حضور سے دور ہو گیا ہوں اور تیرے مقدس ہیکل کو کبھی نہ دیکھوں گا۔ پانی نے میری جان کا محاصرہ کیا، سمندر میرے چاروں طرف تھا۔ میں پہاڑوں کی تہہ تک غرق ہو گیا لیکن اے خداوند مجھے گہرائی سے نکال لے۔ جب میں نے محسوس کیا کہ میری زندگی پھسل رہی ہے، تو میں نے دعا کی اور تو نے اس دعا کو ہیکل میں سن لیا۔

جو لوگ جھوٹے معبودوں کو مانتے ہیں، وہ تیری رحمت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ میں تیری حمد کروں گا اور قربانی گزاروں گا، میں وہی کروں گا جس کا تم مجھے حکم دو گے، صرف تو ہی نجات دہندہ ہے۔

پھر خداوند نے مچھلی کو حکم دیا کہ یوناہ کو خشکی پر اگل دے۔

یوناہ۔ باب 1، آیت 17۔ باب 2، آیت 10

نینوا کی پشیمانی:

یوناہ پر خداوند کا کلام ایک بار پھر نازل ہوا۔ خداوند نے یوناہ سے کہا کہ تم نینوا کے بڑے شہر کو جاؤ اور وہاں منادی کر جس کا میں نے تجھے حکم دیا ہے۔

یوناہ خداوند کے حکم کے مطابق نینوا کو روانہ ہوا۔ نینوا بہت بڑا شہر تھا اور اس کا راستہ وہاں سے تین دن کا تھا۔

یوناہ شہر میں داخل ہوا، اور ایک دن تک شہر میں چلتا پھرتا رہا۔

تب اس نے اعلان کیا کہ نینوا چالیس دنوں کے اندر تباہ ہو جائے گا۔ لوگوں نے خدا کے پیغام پر یقین کیا۔ اس لیے انہوں نے روزہ رکھا، ادنیٰ اور اعلیٰ سب نے ٹاٹ کے کپڑے پہنے۔

جب نینوا کے بادشاہ کو خدا کا پیغام سنایا گیا تو وہ تخت پر سے اٹھا اور شاہی چوغہ اتار دیا اور ٹاٹ اوڑھ لیا اور راکھ پر بیٹھ گیا۔

اس نے نینوا میں اعلان کیا انسان یا حیوان کچھ نہ کھائے پیئے اور ہر کوئی ٹاٹ کا لباس پہنے اور خدا کے سامنے گریہ زاری کرے اور ہر کوئی اپنی بری روش اور ظلم کو ختم کرے۔ اس طرح شاید خداوند اپنا فیصلہ بدل لے اور نینوا کے لوگوں کو بخش دے۔

خداوند نے دیکھا کہ ان لوگوں نے اپنے آپ کو بدل لیا۔ اس طرح اس نے نینوا کو تباہ نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

یوناہ۔ باب 3، آیت 1 تا 10

یوناہ کی ناراضگی:

خداوند نے جو کہا تھا وہ نہیں کیا۔ اس لیے یوناہ پریشان ہوا اور ناراض ہو گیا۔ اس نے خداوند سے دعا کی اور کہا جب میں اپنے وطن سے اسپین کو بھاگنے والا نہیں تھا؟ میں جانتا تھا تو رحیم و کریم خدا ہے جو قہر کرنے میں دھیما اور شفقت میں غنی ہے۔

اے خداوند اب مجھے مر جانے دے، اب میرا جینا ٹھیک نہیں بلکہ مر جانا بہتر ہے۔

خداوند نے جواب میں کہا، تجھے کیا حق ہے کہ تو مجھ سے ناراضگی ظاہر کرے۔ یوناہ شہر کے

مشرق کی طرف چلا گیا، ایک چھپر بنا کر اس کے سائے میں بیٹھ گیا اور دیکھنے لگا کہ شہر کے ساتھ کیا حال ہوتا ہے۔

خداوند نے ایک بیل اگائی اور یوناہ کے اوپر پھیلا دی تا کہ اس کے اوپر سایہ رہے۔ یوناہ اس سے بہت خوش ہوا۔

لیکن دوسرے دن صبح کے وقت خدا نے ایک کیڑا بھیجا جس نے اس بیل کو کاٹ دیا اور وہ سوکھ گئی۔

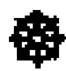
جب سورج نکلا تو خدا نے مشرق سے بادِ سموم چلائی تو سورج کی گرمی نے یوناہ کے سر میں اثر کیا اور وہ بے تاب ہو گیا۔ وہ موت کی آرزو کرنے لگا۔ اس نے دوبارہ کہا اے خدا میں جینے سے مرنا بہتر سمجھتا ہوں۔

خداوند نے یوناہ سے کہا کیا تو بیل کے سوکھ جانے کی وجہ سے ایسا کہہ رہا ہے؟ یوناہ نے کہا مجھے ناراض ہونے کا ہر طرح سے حق ہے۔

تب خداوند نے اس سے کہا تجھے اس بیل کا اتنا دکھ ہے، جس کیلئے تو نے کوئی محنت کی اور نہ اسے اگایا جو ایک ہی رات میں اگی اور ایک ہی رات میں سوکھ گئی۔

کیا اتنے بڑے شہر نینوا کا خیال کرنا میرے لیے ضروری نہ تھا، جس میں ایک لاکھ بیس ہزار ایسے ہیں جو اپنے داہنے ہاتھ اور بائیں ہاتھ میں امتیاز نہیں کر سکتے اور بیشمار مال مویشی ہیں۔

یوناہ۔ باب 4، آیت 1 تا 11



یہودی فہم

پہلی صدی قبل مسیح کے آخری دس سالوں میں مذہبی اخلاقیات نے دنیا پر بہت گہرے اثرات مرتب کیے۔

''کتاب جوب'' پانچویں صدی قبل مسیح کے کسی نامعلوم شاعر سے منسوب ہے۔اس میں شاعر نے بتایا ہے کہ خدا بندوں کو کس طرح مصائب اور مشکلات سے دوچار کرتا ہے۔

''کتاب سالم'' میں موجود نظمیں اور وہ الفاظ جو عبادتی حمد کے لیے یہودی پڑھتے ہیں ان میں بتایا گیا ہے کہ ''بندے اور خدا'' کے درمیان حقیقی تعلق کیا ہے۔

''کتاب کلیسائی'' تقریباً دو سو سال قبل مسیح میں لکھی گئی اس میں انسان کے تکبر، غرور اور خواہشات پر قابو پانے کے مسائل کو بیان کیا گیا ہے۔

جیسس بن سیراک جو کہ دوسری صدی قبل مسیح میں تھا، اس نے اپنی تعلیمات میں کائنات میں خدا کی موجودگی کو بیان کیا ہے۔

هلیل بھی جیسس کے دور میں ہی تھا، وہ اس وقت فلسطین میں ربی تھا۔اس کی تعلیمات بالکل حضرت عیسیٰ مسیح کی تعلیمات کے مشابہ تھیں۔

70ء میں ہیکل سلیمانی کو دوبارہ تعمیر کیا گیا۔اس وقت ربیوں نے یروشلم میں اپنے بہت سے شاگرد بنا لیے تھے۔

تالمود، یہودیوں کے عالمی قوانین اور سماجی زندگی کی تشریح و تعبیر ہے۔تالمود کا پہلا مفسر مشناہ تھا۔جبکہ ''کتاب جمارا'' اور ''مدراش'' تالمود کے بعد لکھیں گئیں۔

بعد میں یہودی ربیوں نے منطقی طرز پر ایک تحریک شروع کی جو کہ نفس امارہ کی تطہیر کے لیے تھی۔

''حسی دسم'' میں یہودیوں نے اپنے قوانین کی روح کو بیان کیا ہے اس میں اخلاقی حکایات اور امثال ہیں۔

شیطان کی مبازرت:

جوب نام کا ایک شخص تھا، وہ بہت نیک اور حق پرست تھا۔ وہ خدا کا عقیدت مند تھا اور برائی سے بچتا تھا۔ اس کے سات بیٹے تھے اور تین بیٹیاں تھیں، اس کے پاس سات ہزار بھیڑیں، تین ہزار اونٹ، ایک ہزار گائے بیل اور پانچ سو گدھے تھے۔ اس کے علاوہ اس کے پاس خادموں کی ایک بڑی تعداد تھی۔

جوب کے بیٹے اپنے گھر میں دعوتوں کا اہتمام کرتے جب دوسرے لوگ ان کی دعوت میں آتے تو وہ اپنی تینوں بہنوں کو بھی محفل میں بلا لیتے۔

دعوت کے بعد صبح کو جوب جلدی اٹھ جاتا اور اپنے بچوں کے نام کی قربانیاں کرتا کہ دعوت میں اگر انہوں نے خدا کے خلاف کوئی گناہ کیا ہو تو وہ معاف ہو جائے۔

ایک دن فرشتوں کی ایک جماعت خداوند کے سامنے پیش ہوئی شیطان بھی ان کے ساتھ تھا۔ خداوند نے ان سے پوچھا کہ وہ کیا کر رہے ہیں؟

شیطان نے کہا میں نے زمین کا دورہ کیا ہے اور جگہ جگہ پھرتا رہا ہوں۔ خداوند نے پوچھا کیا تم نے میرے بندے جوب کو دیکھا ہے؟ اس جیسا نیک شخص دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ وہ مجھ سے عقیدت رکھتا ہے اور برائی سے بچتا ہے۔

شیطان نے کہا جوب خداوند سے اس لیے عقیدت رکھتا ہے کہ اسے سب فائدے خداوند سے حاصل ہیں۔ خداوند اس کے خاندان اور مال و دولت کی حفاظت کرتا ہے۔ خداوند نے اسے ہر چیز سے نواز رکھا ہے۔

اگر خداوند اس سے ہر چیز چھین لے تو وہ خداوند سے منہ پھیر لے گا۔

خداوند نے کہا بہت اچھے، اگر تم میں طاقت ہے تو تو اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا تب شیطان خداوند کے سامنے سے اٹھ کر چلا گیا۔

جوب۔ باب 1، آیت 1 تا 3 اور 4 تا 12

جوب کا پہلا امتحان:

ایک قاصد دوڑتا ہوا جوب کے پاس آیا اور اس نے کہا، ہم ہل چلا رہے تھے اور گدھے قریبی چراہ گاہ میں گھاس چر رہے تھے کہ اچانک جنوب کی جانب سے کچھ ڈاکو آئے اور انہیں چوری کر کے لے گئے۔ انہوں نے آپ کے تمام خادموں کو ہلاک کر دیا صرف میں ہی زندہ بچا ہوں۔ اس لیے دوڑ کر آپ کو بتانے آ گیا ہوں۔

ابھی پہلے قاصد نے بات ختم ہی کی تھی کہ ایک اور خادم وہاں آ پہنچا۔ اس نے جوب کو بتایا کہ آسمانی بجلی گری تمام بھیڑیں اور چرواہے مارے گئے صرف میں ہی زندہ بچا ہوں جو آپ کو بتانے آ گیا۔ ابھی وہ بات کر ہی رہا تھا کہ ایک تیسرا خادم دوڑتا ہوا آیا۔ اس نے بتایا کہ شمال کی جانب سے ڈاکوؤں کے تین گروہوں نے ہم پر اچانک حملہ کیا وہ سب اونٹ لے گئے۔ آپ کے تمام خادموں کو قتل کر دیا صرف میں ہی جان بچا کر بھاگ آیا ہوں۔

اس کے بات ختم ہوتے ہی ایک اور خادم دوڑتا ہوا آیا۔ اس نے جوب کو بتایا کہ آپ کے بڑے بیٹے کے گھر آپ کے تمام لڑکے دعوت منا رہے تھے کہ اچانک صحرا کی جانب سے طوفان آیا جس سے گھر کی چھت گر گئی اور آپ کے تمام لڑکے چھت کے نیچے آ کر ہلاک ہو گئے۔ صرف میں ہی زندہ بچا ہوں اور آپ کو بتانے آ گیا ہوں۔

تب جوب اٹھ کھڑا ہوا، اس نے غم سے کپڑے پھاڑ لیے، اپنا سر منڈوا دیا۔ اس نے اپنا سر سجدے میں جھکا دیا اور کہا میں بالکل اسی طرح ننگا ہوں جیسے ماں کے پیٹ سے ننگا پیدا ہوا تھا۔ مجھے خدا نے ہی دیا اور اسی نے واپس لے لیا، خدا کے نام کی ستائش ہے۔

جوب۔ باب 1، آیت 14 تا 21

جوب کا دوسرا امتحان:

فرشتے پھر خدا کے حضور حاضر ہوئے شیطان بھی ان کے ساتھ تھا۔ خداوند نے شیطان سے کہا تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ شیطان نے کہا میں زمین پر ادھر ادھر گھوم پھر رہا تھا۔

خداوند نے پوچھا کیا تم نے میرے خادم جوب کو دیکھا؟ اس جیسا نیک اور اچھا انسان پوری

زمین پر نہیں ہے۔ وہ مجھ سے عقیدت رکھتا ہے اور برائی سے بچتا ہے۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ تمہیں اجازت ہے کہ اس پر جب چاہو حملہ کرو جبکہ وہ اب بھی پہلے کی طرح میرا عقیدت مند ہے۔

شیطان نے کہا۔ انسان زندہ رہنے کیلئے بہت کچھ ترک کر دیتے ہیں۔ فرض کریں اگر آپ کسی کو کوئی نقصان پہنچائیں تو وہ آپ کو ترک کر دے گا۔

خداوند نے کہا بہت اچھے، وہ تمہاری طاقت کے اثر میں ہے، لیکن تم اس کو مار نہیں سکتے۔

شیطان خداوند کے سامنے سے اٹھ کر چلا گیا۔

اس نے اپنی طاقت کے اثر سے جوب کے جسم کو ایڑی سے لے کر چوٹی تک مسل ڈالا۔

جوب باہر جا کر راکھ پر بیٹھ گیا اسے وہاں ایک ٹھیکری ملی جو کسی ٹوٹے ہوئے برتن کی تھی وہ اس نے اپنے زخموں پر مل لی۔

جوب کی بیوی نے کہا تم پہلے کی طرح اب بھی اپنے خداوند پر ایمان رکھتے ہو، بلکہ خدا کو ترک کر دو اور مر جاؤ۔ جوب نے کہا تم بیوقوفی کی باتیں کرتی ہو، ہمیں خدا کی اچھی چیزیں قبول کرنی چاہیے اگر وہ ہم پر مصیبت نازل کرتا ہے تو ہمیں اس کی شکایت نہیں کرنا چاہیے۔

جوب۔ باب 2، آیت 1 تا 10

جوب کی شکایت:

جوب کی مصیبت کی خبریں ہر جگہ پھیل گئیں تو جوب کے تین دوست اس سے ملنے آئے۔ ان کے نام علیفز، بلاد اور روفر تھے، انہوں نے جوب سے کہا کہ وہ اس کی مصیبت کو ختم کرنے آئے ہیں۔

اس کے دوستوں نے جب کچھ فاصلے سے جوب کو دیکھا تو وہ اسے پہچان نہ سکے۔ انہوں نے اونچی آواز میں رونا شروع کر دیا۔ آنسوؤں سے ان کے کپڑے تر ہو گئے۔ انہوں نے اپنے سروں میں خاک ڈال لی تب وہ سات دن اور سات راتوں تک جوب کے ساتھ زمین پر بیٹھے رہے۔

جوب کی قربانی اتنی عظیم تھی کہ انہیں اس کے بارے میں بات کرنے کیلئے الفاظ نہ مل رہے تھے پھر جوب نے خاموشی کو توڑا اور کہا میرے خداوند نے اس دن پر مذمت کی جس دن میں پیدا

ہوا تھا۔ بہتر تھا کہ میں اپنی ماں کے بطن میں ہی مر جاتا یا پھر پیدا ہوتے ہی مر جاتا۔ میری ماں نے مجھے اپنا دودھ پلا کر پالا پوسا ہی نہ ہوتا اگر میں اس وقت مر گیا ہوتا تو اب سکون سے ہوتا نہ قبر میں مجھے بدی تنگ کرتی نہ مشقت ہوتی بلکہ غلام آزاد ہوتے۔

جو لوگ مصیبت میں ہوتے ہیں نہ جانے کیسے زندہ رہتے ہیں؟ وہ موت کی برسوں خواہش کرتے ہیں لیکن انہیں موت ہی نہیں آتی، وہ قبر کو خزانے سے قیمتی جانتے ہیں۔ میں کھانے سے زیادہ ماتم کرنا پسند کرتا ہوں، مجھے کوئی سکون نہیں ہے۔ میری مصیبت کبھی ختم نہیں ہوگی۔

جوب۔ باب 2، آیت 11 تا 13۔ باب 3، آیت 1 تا 3، 11، 13، 17، 21، 24 تا 26

علیفز کی پہلی تقریر:

علیفز نے کہا۔ جوب کیا تم برہم ہو جاؤ گے اگر میں کچھ بولا؟ لیکن اب میں خاموش نہیں رہوں گا۔ ماضی میں تم نے دوسروں کی رہنمائی کی۔ تم نے کمزوروں کو طاقت دی۔ پریشان لوگوں کو حوصلہ دیا اب مصیبت تم پر آئی ہے تو تم کو مایوسی کی جانب پھینک دیا گیا۔

تم نے خداوند سے عقیدت رکھی تمہاری زندگی بے داغ ہے۔ اس لیے تمہیں رحم کی امید رکھنا چاہیے محتاط ہو کر سوچو اور بتاؤ کوئی ایسا نیک شخص ہے جس کو اس طرح کی تباہی سے دوچار کیا گیا؟

میں نے دیکھا ہے لوگ بدی کے کھیت بوتے ہیں تو وہ مصیبت کی فصل کاٹتے ہیں۔ میں جانتا ہوں تم نے ایسی کھیتی نہیں بوئی۔

اگر میں آپ کی جگہ ہوتا تو خداوند سے منت کرتا۔ میں اس کے سامنے اپنا مقدمہ رکھتا۔ میں خداوند کے قانون کو جانتا ہوں وہ کسی سے ناانصافی نہیں کرتا۔

جوب نے کہا۔ ایمانداری کے الفاظ مقدس ہوتے ہیں لیکن تمہارے الفاظ بے معنی ہیں۔ میری طرف دیکھو میں جھوٹ نہیں بولتا تو ناانصافی کرتا ہے۔ اس لیے جو کچھ تو نے کہا ہے اس کو واپس لے۔ اپنے الفاظ پر غور کر۔ کیا میں نے کبھی دھوکہ کیا؟ کیا میں کبھی بدی اور نیکی کو پہچاننے میں ناکام رہا ہوں؟

جوب۔ باب 4، آیت 2، 4، 5، 8۔ باب 5، آیت 6، 7، 8، 17۔ باب 6، آیت 25، 28 تا 30

بلاد کی پہلی تقریر:

بلاد نے کہا، خداوند انصاف کو کبھی نہیں چھپاتا، وہ ہمیشہ اچھا ہی کرتا ہے۔ تمہارے بچوں نے ضرور خدا کے خلاف گناہ کیا ہوگا۔ اس لیے خداوند نے سزا کے طور پر ان کو تباہ کر دیا اب تم خدا کی طرف رجوع کرو اور اسے اپنا مقدمہ سناؤ اگر تم اس میں سچے ہوئے تو خدا تمہاری مدد کرے گا اور خدا تمہیں پہلی حالت میں بحال کر دے گا۔ جو دولت تم کھو چکے ہو وہ تمہیں واپس لوٹا دے گا۔

بدکردار لوگ ان خاردار جھاڑیوں کی طرح ہوتے ہیں جو دھوپ میں چمکتی ہیں اور اصل باغ کو برباد کر دیتی ہیں ایسی جھاڑیوں کی جڑیں پتھروں کے گرد لپٹی ہوتی ہیں اور ہر چٹان میں گھس جاتی ہیں۔ اس لیے ان کو ختم کرنا کافی مشکل ہوتا ہے۔ بدکردار لوگ تھوڑے سے وقت کیلئے لطف اندوز ہوتے ہیں پھر وہ ختم ہو جاتے ہیں اور ان کی جگہ دوسرے لوگ لے لیتے ہیں۔ خدا بدکردار لوگوں کی مدد نہیں کرتا کیونکہ بدکردار لوگ کبھی بھی اچھے عمل نہیں کرتے۔

جوب نے جواب میں کہا کہ ایک حق پرست فانی انسان خدا کے سامنے کیا کر سکتا ہے؟ وہ خدا کے سامنے کیسے جیت سکتا ہے؟ اگر انسان خدا سے بحث کرے گا تو خدا اس سے ہزاروں سوال کرے گا جس کا جواب انسان کے پاس نہیں ہوگا۔ خدا سب میں قادر اور طاقتور ہے۔ اس لیے کوئی مرد اور کوئی عورت اس کے سامنے نہیں ٹھہر سکتی۔

کیا میں خدا کو مجبور کر سکتا ہوں؟ کیا میں خدا کو عدالت میں لے جا سکتا ہوں؟ بے شک میں بے گناہ ہی کیوں نہ ہوں بلکہ میرے الفاظ ہی میری مذمت کریں گے اگرچہ مجھ پر کوئی الزام نہیں ہوگا لیکن میں اپنے منہ سے اپنے آپ کو بے گناہ ثابت نہیں کر سکتا۔

جوب۔ باب 8، آیت 3 تا 16,7 تا 20۔ باب 9، آیت 2 تا 20,19,4

رومز کی پہلی تقریر:

جوب نے اپنی بات جاری رکھی کہ میں اپنی تلخیوں کو شکایت کی صورت میں صاف طور پر بیان کر سکتا ہوں۔ اے خداوند تم نے مجھے برباد کیوں کیا؟ اے خداوند تو نے مجھ پر کونسا الزام عائد کیا ہے؟ کیا تم مجھ پر ظلم کر کے خوش ہوتے ہو؟ اے خداوند تم نے میری غلطیوں کو چن چن کر

گناہوں میں کیوں تبدیل کیا ہے تو نے اپنے ہاتھوں سے مجھے بنایا ہے اب یہی ہاتھ مجھے برباد کر رہے ہیں۔

یاد رہے کہ تو نے مجھے اس زمین کیلئے بنایا تھا کیا تو مجھے پھر اس خاک میں ملا دے گا؟ آخر تم نے مجھے پیدا ہی کیوں کیا؟ مجھے چاہیے تھا کہ میں ماں کے بطن سے سیدھا قبر میں چلا جاتا۔

روحر نے کہنا شروع کیا جوب کیا تمہارے بے وقوفانہ الفاظ ہمیں خاموش رکھ سکتے ہیں؟ کیا تمہارے الفاظ ہمیں گونگا کر دیں گے۔ یہ میں کیسے کہہ سکتا ہوں کہ خدا خود تمہیں ان الفاظ کا جواب دے گا۔ وہ تمہیں بتا چکا ہے کہ فہم کی بہت سی جہتیں ہوتی ہیں اور انسان ہر جہت کے بارے میں نہیں جان سکتا لیکن ایک بات یقینی ہے کہ خدا تمہیں اس سے زیادہ سزا دے رہا ہے کہ جس سزا کے تم حقدار ہو۔ اپنے دل کو خدا کی طرف پھیر لو اس کے حضور پہنچ جاؤ تمام بدیوں اور گناہوں کو اپنے سے دور کر لو تب تم اس دنیا کو منہ دکھانے کے قابل رہو گے پھر تم خجالت بھی محسوس نہ کرو گے اور بے عزتی بھی محسوس نہ کرو گے۔

جوب۔ باب 10، آیت 19,18,9,6,2,1۔ باب 11، آیت 15,13,6,5,3,1

علیفز کی دوسری تقریر:

جوب نے کہا کہ انسانی زندگی بہت مختصر اور تکلیفوں سے پُر ہے۔ انسان تیزی سے ایسے بڑھ رہے ہیں جیسے تیزی سے پھول بڑھتے ہیں جیسے سائے کوشش کے بغیر بڑھتے ہیں۔

اے خداوند تمہاری نظریں مجھ پر ہی مرکوز کیوں ہیں؟ تم میرا احتساب کیوں کر رہے ہو؟ جتنا انسان پراگندہ ہے شاید دنیا میں دوسری کوئی مخلوق نہ ہو۔ اے خداوند تو ہی ہمارے پیدا کرنے سے پہلے ہماری زندگیوں کا تعین کرتا ہے اور تو ہماری زندگی کیلئے جو دن اور مہینے مقرر کر دیتا ہے اس میں تبدیلی نہیں کرتا۔ اے خداوند تو ہمیں اکیلا چھوڑ دے لیکن ہمیں زندگی میں تھوڑی سی خوشیاں دے دے۔

علیفز نے کہنا شروع کیا جوب اگر تم اپنا ہی راستہ اختیار کرنا چاہتے ہو تم پھر تم سے مذہب اور رحم دور چلا جائے گا۔ تمہارے الفاظ تمہاری بدیوں کو ظاہر کرتے ہیں جبکہ تم اپنے الفاظ سے اس کو چھپانے کی کوشش کرتے ہو۔ مجھے ضرورت نہیں کہ میں تمہاری مذمت کروں جبکہ تم اپنی مذمت خود کر رہے ہو۔

کیا تم پہلے شخص ہو جس کو خدا نے پیدا کیا ہے؟ کیا تم اس وقت موجود تھے جس وقت خدا نے پہاڑوں کو بنایا؟ کیا تم نے خدا کے منصوبے کو سن لیا تھا؟ کیا تم میں ہی عقل اور فہم ہے؟ کیا جو کچھ تم جانتے ہو ہم نہیں جانتے۔ کیا تم میں ہی بصیرت ہے جو ہم میں نہیں۔ کیا خدا نے تمہیں ہی خوش بختی دی ہے اور تم اسے ٹھکرا رہے ہو۔ ہم خدا کے حوالے سے شریفانہ انداز میں تم سے گفتگو کر رہے ہیں لیکن تمہاری آنکھوں سے غصے کی چنگاریاں برس رہی ہیں۔ تم خدا کو غصہ دکھا رہے ہو۔ کوئی خاکی شخص مکمل طور پر صاف نہیں ہوتا اور خدا کے سامنے کوئی بھی حق پر نہیں ہوتا۔

جوب۔ باب 14، آیت 6,1۔ باب 15، آیت 14,11,9,4

بلاد کی دوسری تقریر:

جوب نے کہا، جو کچھ تم کہہ رہے ہو یہ میں اس سے پہلے بھی بہت دفعہ سن چکا ہوں۔ تمہارے الفاظ صرف میری تسلی کیلئے ہیں اگر تم میری جگہ ہوتے اور میں تمہاری جگہ ہوتا تو میں بھی یہی کچھ کہتا جو تم کہہ رہے ہو، میں عمدہ تقریر کر کے تمہاری تسلی کر دیتا۔ تمہارے الفاظ اور تمہاری خاموشی میری تکلیف کو کم نہیں کر سکتے۔

بلاد نے کہا، تم اپنے غصے کے ساتھ آنسو بہا رہے ہو کیا تمہارا غصہ اس زمین کو ہلا سکتا ہے؟ کیا خدا تمہارے لیے پہاڑوں کو ہلا سکتا ہے؟ گناہگاروں کے چراغ بہت جلد بجھنے کو ہیں، پھر وہ کبھی نہ جلیں گے۔ جو گناہ گار آج آزاد پھر رہے ہیں وہ جال میں الجھنے جا رہے ہیں۔ یہ جال ان کے پاؤں کو پکڑ لیں گے۔

جوب۔ باب 16، آیت 6,4,2,1۔ باب 18، آیت 13,12,10,8,7,5,4

باب 17، آیت 21,19

خداوند کا جواب:

تب طوفان میں سے خداوند نے جوب سے کلام کیا۔ تم کون ہوتے ہو میری فہم پر سوال کرنے والے اور وہ بھی اپنے گھسے پٹے خالی الفاظ کے ساتھ؟ اب میں تم سے سوال کرتا ہوں، اس وقت تم کہاں تھے جب میں نے زمین کی بنیاد رکھی تھی؟ مجھے زمین کی تخلیق کے بارے میں بتاؤ۔

اس کی اطراف کا فیصلہ کس نے کیا تھا؟ وہ ستون کس نے بنائے جو زمین کو اٹھائے ہوئے ہیں؟ کیا تم نے سمندر کی تہہ میں ابلتے ہوئے چشمے دیکھے ہیں؟ کیا تم سمندر کے فرش پر چلے ہو؟

کیا تم جانتے ہو روشنی کہاں سے آتی ہے اور تاریکی کہاں سے آتی ہے؟ کیا تم نے وہ جگہ دیکھی ہے جہاں میں نے برف اور اولے رکھے ہوئے ہیں؟ کیا تم نے وہ جگہ دیکھی ہے جہاں سے سورج نکلتا ہے؟

کیا تم بادلوں کو حکم دے کر زمین پر بارش برسا سکتے ہو؟ کیا تم حکم دے کر بجلی چمکا سکتے ہو؟ کیا تم مخلوق کو رزق دے سکتے ہو؟ کیا تم جانتے ہو پہاڑی بکریاں کیسے پیدا کی گئیں؟

بتاؤ جوب وہ کون ہے جس نے گھوڑے کو طاقت دی؟ کیا تم باز کو اڑنا سکھا سکتے ہو؟ اور کیا تم شکرے کو گھونسلہ بنانا سکھا سکتے ہو؟

جوب نے کہا میں نے بے وقوفانہ بات کی، خداوند میں کیا کہتا؟ میں نے اپنے ہاتھ سے اپنا منہ بند کر لیا ہے۔ میں پہلے ہی بہت کچھ کہہ چکا ہوں۔ میں جانتا ہوں تمہاری طاقت نظروں سے اوجھل ہے تمہارا کوئی منصوبہ بلاوجہ نہیں ہے۔ میں نے وہ باتیں کیں جو میں سمجھ نہ سکتا تھا۔

ماضی میں دوسروں نے مجھے جو کچھ بتایا وہ میں ہی جانتا ہوں، اب میں نے تجھے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ میں خاک اور راکھ میں مل جاؤں گا۔

جوب۔ باب 38، آیت 1 تا 41,39,35,34,22,19,16,6

باب 39، آیت 27,26,19,1۔ باب 40، آیت 5,3۔ باب 42، آیت 6,5,3,2

اے پوری دنیا کے خداوند:

اے خداوند تیرا نام پوری دنیا میں پرشکوہ ہے۔ تیری ثناء آسمانوں پر کی جاتی ہے، حتیٰ کہ تیری ثناء دودھ پیتے بچے بھی کرتے ہیں۔ تیرے ولی تیری حمد وثنا کرتے ہیں جیسا تو نے ان کو حکم دیا، تیرے دشمن تیری حمد نہیں کرتے۔

میں نے آسمان کی جانب دیکھا اور تیرے تخلیق کردہ کام کو دیکھا، میں نے جاندار ستاروں کو دیکھا جو تو نے بنائے ہیں اور میں نے پوچھا انسان کیا ہے؟ کہا تمہیں خود غور کرنا چاہیے۔

تو نے انسان کو اپنے سے ہی بنایا ہے اور پھر عزت اور توقیر کا تاج ہمارے سروں پر رکھا، تو

نے ہمیں ہر اس چیز پر حکمران بنایا جو تو نے پیدا کی تو نے اپنی مخلوق کو ہمارے ماتحت کیا۔ بھیڑوں کے گلے، مویشیوں کے ریوڑ اور جنگل کے درندوں، ہوا کے پرندوں، سمندر کی مچھلیوں اور وہ سب مخلوق بھی جو سمندر میں رہتی ہے۔ اے خداوند ساری دنیا میں تیرا نام پر شکوہ ہے۔

سالم۔ باب 8، آیت 1 تا 9

میرے خدا میرے خدا تم نے مجھے کیوں چھوڑ دیا:

میرے خدا میرے خدا تم نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ تم میری مدد کرنے سے دور کیوں ہو۔ مدد کیلئے میری دہائی سن۔ میرے خدا میں نے تجھے بلایا لیکن تم نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں نے رات کو بلایا میں نے سنا۔ اے خدا تو پاک ہے ہمارے اجداد بھی تم پر اعتقاد رکھتے تھے ہم تم سے مایوس نہ ہیں۔

میں ایک کیڑا ہوں، میں آدمی نہیں ہوں، مجھے ہر کسی نے زخمی کیا اور حقیر جانا، جس کسی نے مجھے دیکھا میرا مذاق اڑایا۔

کچھ نے کہا تم خدا پر بھروسہ رکھو۔ خدا ہی تمہیں بچائے گا۔ اے خدا تو ہی مجھے میری ماں کے بطن سے پیدا کرنے والا ہے اور پھر مجھے میری ماں کی چھاتیوں سے دودھ پلا کر زندہ رکھا۔ میں اپنی پیدائش سے ہی تم پر ایمان رکھتا ہوں تم ہی میرے خدا ہو۔ اے خدا مجھ سے دور نہ ہو۔ مصیبت میرے قریب ہے اور میری مدد کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

میرے جسم کو طاقت دے، جیسے پانی زمین کو طاقت دیتا ہے، میری ہڈیاں میرے جوڑوں سے باہر ہیں اور میرا دل موم کی طرح میرے سینے میں پگھل گیا ہے۔ میرا گلا مٹی کی طرح خشک ہے۔ میری زبان میرے تالو سے چپک جائے گی۔ میں موت کی مٹی میں چلا جاؤں گا۔ بدی کا گروہ میرے اردگرد کتوں کی طرح کھڑا ہے۔ وہ میرے قریب آ کر مجھے چیر پھاڑ دینا چاہتے ہیں۔ وہ میرے ٹکڑے ٹکڑے کر کے آپس میں بانٹ لینا چاہتے ہیں۔ اے خداوند مجھ سے دور نہ جا، مجھے بچانے کیلئے آ۔

سالم۔ باب 22، آیت 1 تا 11،14،16،17،19

خداوند میرا گڈریا ہے:

میرا خداوند میرا گڈریا ہے۔ مجھے کسی چیز کی کمی نہ ہوگی۔ وہ مجھے سبزہ زاروں میں رکھے گا۔ وہ مجھے شفاف پانیوں کی طرف لے کر جائے گا اور میری روح کو تروتازہ کرے گا۔ وہ میری صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کرے گا۔

اگر میں کسی اندھیری ترین وادی کی طرف چلا جاؤں تو مجھے کسی گناہ کا ڈر نہ ہوگا کیونکہ اے خدا تو میرے ساتھ ہوگا، تیری لاٹھی میری حفاظت کرے گی۔

تم میرے لیے دعوت کا اہتمام کرو۔ تم میرے دشمنوں کے سامنے مجھے تیل سے مسح کرو تمہاری اچھائی اور محبت یقیناً مجھ میں ابھرے گی۔ میں اپنی زندگی کے تمام دن تمہارے گھر میں رہتے ہوئے گزار دوں گا۔

سالم۔ باب 23، آیت 1 تا 6

خوش ہیں وہ جن کے گناہ بخش دیئے گئے:

وہ خوش ہیں جن کے گناہ معاف کر دیئے گئے۔ جن کی غلطیاں معاف کر دی گئیں۔ خوش ہیں وہ لوگ جن کے گناہ خداوند کے سامنے نہیں گنے گئے۔

جب میں اپنے گناہوں کا اعتراف نہیں کرتا تو میں سارا دن پریشان رہتا ہوں اور میرا جسم عذاب میں رہتا ہے۔ دن رات تمہارا بھاری ہاتھ مجھ پر رہتا ہے، میری طاقت نچڑ جاتی ہے جیسے گرمیوں میں جسم سے پسینا نچڑتا ہے۔

جب مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میں نے تیرے خلاف گناہ کیا ہے تو میں اپنی برائی کو چھپاتا نہیں ہوں۔ میں اپنے گناہوں کے اعتراف کا فیصلہ کر لیتا ہوں اور تو مجھے معاف کر دیتا ہے۔

وہ لوگ جو تم سے وفاداری رکھتے ہیں انہیں چاہیے کہ ضرورت کے وقت وہ تم سے دعا کریں جب کوئی سیلاب یا مشکل آئے تو گمراہ لوگ تیری جانب رجوع نہیں کرتے جبکہ تم ہی پناہ گاہ ہو تم ہی حفاظت کرنے والے ہو۔

خداوند کہتا ہے میں جو راستہ تجھے بتاؤں اسی پر چلنا۔ میں تیری رہنمائی کروں گا۔ بیوقوف نہ

بننا جیسے گھوڑے اور خچر ہوتے ہیں اور ان کو لگام سے قابو کیا جاتا ہے۔ گناہ گار مصیبت میں گرفتار ہوں گے لیکن جو خدا پر ایمان رکھیں گے۔ خدا کی محبت ان کو گھیر لے گی۔

خدا پر ایمان رکھو اور خوش رہو۔

سالم۔ باب 23، آیت 1-11

خدا ہماری پناہ گاہ ہے:

خدا ہماری پناہ گاہ اور طاقت ہے۔ وہ مشکل میں فوراً ہماری مدد کرتا ہے اگر زمین ہل بھی جائے تو ہم خوف زدہ نہیں ہوں گے اگر پہاڑ سمندر کی تہہ میں گر جائیں تو بھی ہم خوف نہیں کھائیں گے۔

اگر سمندر بگڑ جائے اور جھاگ بن جائے تو بھی ہمیں خوف نہیں ہوگا۔

ایک دریا ایسا ہے جس کا پانی خدا کے شہر کو خوش کر سکتا ہے۔ وہ مقدس گھر آسمانوں سے اوپر ہے۔ خدا اسی گھر میں ہے۔ اس کو کبھی زوال نہیں۔ قیامت کے دن وہیں سے مدد آئے گی۔

خداوند ہمارے ساتھ ہے۔ یعقوبؑ کا خدا ہمارا خدا ہے آؤ خداوند کے کام دیکھو۔ وہ حیران کن چیزیں دیکھو جو اس نے زمین پر بنائی ہیں۔

وہ کمان کو توڑ سکتا ہے، ڈھال کو لپیٹ سکتا ہے۔ نیزے کو توڑ سکتا ہے۔

وہ فرماتا ہے مجھے پہچانو میں خدا ہوں۔ میں سب قوموں سے اوپر ہوں بلکہ روئے زمین پر طاقتور ترین ہوں۔

خداوند ہمارے ساتھ ہے۔ یعقوبؑ کا خدا ہماری پناہ گاہ ہے۔

سالم۔ باب 46، آیت 1 تا 5، 7 تا 11

تیرے رہنے کی جگہ کتنی خوبصورت ہے!:

تیرے رہنے کی جگہ کتنی خوبصورت ہے۔ اے خداوندِ قدوس میری روح سالوں سے تیرے دربار میں رہی ہے۔ میرا دل، میری پکار صرف خداوند ہمیشہ رہنے والے کیلئے ہے۔

جبکہ چڑیاں بھی گھر بنا لیتی ہیں۔ ابابیلیں بھی گھونسلا بنا لیتی ہیں۔ وہ اپنی چھوٹی

قربانیاں تیری قربان گاہ کے قریب رکھ دیتی ہیں۔

اے خداوند قدوس میرے بادشاہ، میرے خدا، وہ کتنے خوش قسمت ہیں جو تیرے گھر کے قریب رہتے ہیں، وہ تیری ستائش کرتے ہیں۔

میری خواہش ہے کہ میں اپنے خداوند کے دروازے کا خادم ہوتا بجائے اس کے کہ میں خیموں میں رہنے والے بدکرداروں کے ساتھ رہوں۔

اے خداوندِ قدوس، اس شخص کو برکت دے جو تجھ پر اعتقاد رکھتا ہے۔

سالم۔ باب 84، آیت 12,10,4,1

خداوند تم اپنی زمین پر رحیم تھے:

خداوند تم اپنی زمین پر رحیم تھے تو نے اپنے بندوں کے گناہ اور خطائیں معاف کیں پھر تو نے جلال میں آ کر اپنے رحم کو اپنے سے الگ کر دیا۔

ہمیں دوبارہ بحالی دے۔ اے ہمارے خداوند قدوس تو ہم پر سے اپنا غصہ ختم کر دے کیا تو ہمیشہ ہم سے روٹھا رہے گا؟ کیا تمام نسلیں تیرے غصے کے زیر عتاب رہیں گی؟

ہمیں پھر سے طاقتور کر دے، تیرے بندے تیری رحمت کے طلبگار ہیں۔ تو ہمیں اپنی محبت لافانی کے سائے میں رکھ تو ہماری حفاظت فرما۔

میں سن رہا ہوں کہ خداوند قدوس کیا کہہ رہا ہے۔ وہ امن کا وعدہ کرتا ہے اگر ہم اپنی بے وقوفیوں سے چھٹکارا حاصل نہ کر سکے تو وہ اپنی رحمت ان لوگوں پر برسائے گا جو اس کی توقیر کریں گے۔

اگر ہم نیک اعمال کریں گے تو وہ ہماری سرزمین پر رہے گا۔

ہمیں محبت اور اعتماد ملے گا، انصاف اور امن ہمیں چومے گا۔ انسانی وفاداری زمین سے ابلے گی تو پھر خدا کی نیکیاں آسمانوں سے برسیں گی۔

خدا وہی کچھ دے گا جو اچھا ہوگا۔ ہماری سرزمین پر عمدہ اناج پیدا ہوگا۔ انصاف خداوند کے سامنے ہوگا اور اس کے قدموں کیلئے راستہ ہموار کرے گا۔

سالم۔ باب 85، آیت 1 تا 15

آؤ خوشی کیلئے گائیں:

آؤ خداوند کیلئے خوشی سے گائیں، اپنی نجات کی چٹان پر اونچی آواز سے گائیں۔ آؤ خداوند کے سامنے شکرانہ ادا کریں اسے موسیقی اور گانے سے بہلائیں۔

عظیم ترین خدا جو تمام خداؤں کا بادشاہ ہے جس نے زمین اور پہاڑوں کی چوٹیاں بنائیں جس نے سمندر بنایا۔ اسی کے ہاتھوں نے خشک زمین بنائی۔

آؤ اس کے سامنے جھک جائیں، خداوند جس نے ہمیں بنایا اس کے سامنے جھکیں۔

وہ ہمارا خدا ہے اور ہم اس کی چراگاہ کی بھیڑیں ہیں، ہمارا ریوڑ اسی کی نگرانی میں ہے۔

آج اگر تم اس کی آواز سنو! تو تمہارے دل اس طرح سخت نہیں رہیں گے جیسے صحرا میں ہوتے ہیں۔ اسی صحرا میں تمہارے اجداد نے خدا کو امتحان دیئے تھے انہوں نے خدا کے کام کو دیکھ لیا تھا۔ چالیس سال تک خدا ان کی نسلوں سے ناراض رہا تب اس نے کہا تھا یہ وہ لوگ ہیں جن کے دل سخت ہو گئے ہیں اور انہوں نے میرے احکام کو رد کر دیا۔

تب اس نے غصے میں آ کر قسم کھائی تھی، کہ وہ کبھی بھی میری راحت سے لطف اندوز نہ ہو سکیں گے۔

سالم۔ باب 95، آیت 1 تا 11

میرے سب گناہ خدا معاف کر دیتا ہے:

خداوند میرے سب گناہ معاف کر دیتا ہے اور مجھے سب بیماریوں سے شفا دیتا ہے۔ وہ مجھے عزیز رکھتا ہے، وہ اپنی محبت کا تاج میرے سر پر رکھتا ہے۔ وہ اچھی چیزیں دے کر میری خواہشات پوری کرتا ہے۔ وہ میری جوانی کو شہباز کی طرح بھرپور بناتا ہے۔

خداوند شاندار داتا ہے۔ وہ غصے میں دھیما ہے اور شفیق ہے۔ وہ ہمیں وہ سزائیں نہیں دیتا جن کے ہم حقدار ہیں۔ وہ ہماری خطاؤں کو بخش دیتا ہے۔ وہ اس قدر بلند ہے جیسے زمین پر آسمان بلند ہے۔ جو اس کی توقیر کرتے ہیں وہ ان سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے۔

اس کی محبت اس قدر وسیع ہے جیسے مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ۔

وہ ہم سے گناہ جھاڑ دیتا ہے وہ ایسے ہی شفیق ہے جیسے ایک باپ اپنے بچوں سے شفیق ہے۔
جو اس کی عبادت کرتے ہیں وہ اس کا اجر دیتا ہے۔
وہ جانتا ہے کہ ہم کیسے خلق ہوئے ہیں، وہ ہمیں باور کرواتا ہے کہ ہم خاکی ہیں۔ ہم گھاس کی مانند ہیں۔ ہم ایک پھول کی مانند ہیں جو کھیت میں اگتا ہے، ہم پر ہوا کے جھونکے چلتے ہیں اور ہم ختم ہو جاتے ہیں۔
خداوند نے اپنا تخت آسمانوں پر قائم کر رکھا ہے اور وہ سب کا بادشاہ ہے۔

سالم۔ باب 103، آیت 3 تا 5، 8 تا 19

خوش ہیں وہ جو توقیر کرتے ہیں خداوند کی:

جو خداوند کی توقیر کرتے ہیں وہ خوش ہیں۔ اس کے احکام کی پابندی کر کے اس کی خوشنودی حاصل کرتے ہیں۔ ان کے بچوں پر رحمت ہوگی اور ان کے اجداد کو برکت ملے گی۔ ان کے خاندان دولت و حشمت سے لطف اندوز ہوں گے۔
نیکی ان پر ہمیشہ سایہ فگن رہے گی، نیک لوگوں کو تاریکی میں روشنی ملے گی اور ان کو اچھائی کا اجر ملے گا۔
جو سخی ہیں، وہ خوش ہیں، خوش ہیں وہ جو غریب کو قرض حسنہ دیتے ہیں اور لوگوں سے دیانتداری سے تجارت کرتے ہیں ایسے لوگ کبھی پائمال نہ ہوں گے۔ ان کی نیکیاں ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔
وہ بری خبروں سے خوفزدہ نہیں ہوتے کیونکہ ان کا عقیدہ پختہ ہوتا ہے اور ان کے دل صاف ہوتے ہیں۔
ان پر خوف طاری نہیں ہوتا کیونکہ وہ جانتے ہیں ان کے دشمن شکست کھائیں گے۔ وہ ضرورت مندوں پر شفقت کرتے ہیں وہ دور اور نزدیک ہر جگہ عزت پاتے ہیں۔
بدکردار لوگ نیک لوگوں کی طرف دیکھ کر پگھل جاتے ہیں۔

سالم۔ باب 112، آیت 1 تا 10

میں خداوند سے محبت کرتا ہوں:

میں خداوند سے محبت کرتا ہوں۔ وہ میری آواز سنتا ہے، وہ رحم کیلئے میری پکار سنتا ہے جب سے اس نے میری طرف خیال کیا، میں اس کو پوری زندگی پکارتا رہوں گا۔ موت کا کرب مجھ پر سے ختم ہو جائے گا۔ میں غموں اور دہشت سے بھرا ہوں جب میں خدا کے نام پر پکار کرتا ہوں، اے خداوند مجھے بچا! تو خداوند مجھ پر مہربانی فرماتا ہے۔ ہمارا خداوند اجر سے معمور ہے۔ وہ بے کسوں کی مدد کرتا ہے جب میں خطرے میں گھرا ہوتا ہوں وہ میری مدد کو آتا ہے۔ میری روح کو سکون ملتا ہے، خدا میرے ساتھ نیکی کرتا ہے۔

میں جب اس کے سامنے جاتا ہوں تو کہتا ہوں اے خداوندِ قدوس میں تمہاری اچھائیوں کا جواب کیونکر دوں جو تم نے میرے لیے کیں؟ میں اجر کا پیالہ اٹھاؤں گا اور تمہارا نام لے کر پیوں گا جب تمہارے لوگ اکٹھے ہوں گے تو میں اپنا سب کچھ تمہیں پیش کر دوں گا۔

خداوند کیلئے ہر کوئی عزیز ہے، ہر زندگی متبرک ہے۔ میں تمہارا خادم ہوں۔ اے خداوند میں تیری خدمت کروں گا جیسے میری ماں نے میری خدمت کی ہے تو نے مجھے موت کی زنجیروں سے آزاد کیا۔ میں تجھے شکرانے کی بھینٹ دیتا ہوں۔

سالم۔ باب 116، آیت 1 تا 9، 12 تا 17

میں کرب میں پکارتا ہوں:

میں جب کرب میں ہوتا ہوں تو خداوند کو پکارتا ہوں۔ وہ مجھے سیدھا جواب دیتا ہے۔ خداوند میرے ساتھ ہے اس لیے مجھے کوئی خوف نہیں ہے۔

کوئی میرے ساتھ کیا کرے گا کیونکہ خدا میرے ساتھ ہے، وہ میرا مددگار ہے۔ لوگوں پر بھروسہ کرنے کی بجائے خدا پر بھروسہ کرنا زیادہ بہتر ہے۔

خدا میری طاقت ہے وہی میرا گیت ہے وہ میرا محافظ ہے۔ میں مروں گا نہیں بلکہ زندہ رہوں گا اور اعلان کروں گا کہ خداوند نے کیا کچھ کیا ہے۔

اے خداوند میرے لیے نیکی کے دروازے کھول دے۔ میں خداوند کے دروازے میں

داخل ہو کر اس کا شکرانہ ادا کروں گا کیونکہ وہ میرا محافظ ہے۔
ان پتھروں کو جن کو معمار پھینک دیتے ہیں۔خداوند ان کو اونچے میناروں پر نصب کرتا ہے۔
یہ سب کچھ ہماری آنکھوں کے سامنے ہوتا ہے۔
اے خداوند ہمیں پناہ میں لے۔اے خداوند ہمیں کامیابیاں عطا فرما۔جو خدا کا نام لیتے ہیں ان پر رحمت نازل فرما۔
تم میرے خداوند ہو میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں۔تم میرے خداوند ہو۔
سالم۔باب 118، آیت 28,22,21,19,17,14,9,8,7,5

مجھے اپنے قوانین کے معنی سکھا:

اے خداوند میں ان قوانین کی ہمیشہ پابندی کروں گا۔تو اپنے قوانین کی تشریح کر۔میں ان کو دل و جان سے مانوں گا۔تو مجھے اپنے احکامات پر چلنے کا راستہ دکھا، میں اس راستے پر خوشی سے چلوں گا۔تو میرے دل کو اپنی طرف پھیر دے اور مجھ میں خلوص بھر دے۔بے معنی خوشیاں میری آنکھوں سے دور کر دے۔اور میری زندگی کو اپنے قوانین کے مطابق ڈھال دے مجھے ذلت سے بچا، میں جانتا ہوں تمہارے قوانین بہت اچھے ہیں۔میں ہمیشہ تمہارے قوانین کی پابندی کروں گا میری زندگی کو نیکیوں سے بھرپور بنا دے۔

اے خداوند تو مجھے اپنی پوری محبت دکھا اور اپنے وعدے کے مطابق مجھے گناہوں سے بچا۔
جب لوگ میرا مذاق اڑائیں تو میں ان کو بتاؤں گا کہ میں خداوند پر بھروسہ کرتا ہوں۔تو مجھے ہمیشہ سچ بولنے کی توفیق دے۔اور اپنے قوانین میں میری امید کو رکھ دے میں ہمیشہ تمہارے قوانین کی پابندی کروں گا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔میں ہمیشہ مکمل آزادی کی زندگی بسر کروں گا کیونکہ میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ میں تیرے ہی راستے پر چلوں گا۔میں بادشاہوں کو بتاؤں گا کہ خداوند کا مقام کیا ہے۔اور میں ایسا کرنے میں کوئی شرم محسوس نہیں کروں گا۔تیرے احکام بجا لانے میں میں خوشی محسوس کروں گا اور کیونکہ مجھے تیرے احکام سے محبت ہے۔تو ہمیشہ نیکی کرتا ہے اور تیرے قوانین انصاف پر مبنی ہیں۔ان میں نیکی اور سچائی ہے۔

تو جب اپنے ماننے والوں کا امتحان لیتا ہے تو تیرے خادم مجھ پر بھروسہ کرتے ہیں۔تیری

ہدایات ہمیشہ صحیح ہوتی ہیں۔ مجھے ان ہدایات کو سمجھنے کی توفیق عطا فرما۔

سالم۔ باب 119، آیت 33,37,39,48,137,138۔ باب 140، آیت 144

ایک نسل تیرے کام کی تعریف کرے گی:

آنے والی آئندہ نسلوں میں سے ایک نسل تیرے کام کی تعریف کرے گی۔ اے خداوند ہر نسل تمہارے خدائی اعمال کی منادی کرے گی۔ بوڑھے لوگ اپنے بچوں کو خداوند کی شان کے بارے میں بتائیں گے۔ وہ تمہاری بے شمار اچھائی کی تعریف کریں گے، وہ تیری تعریف میں گائیں گے۔

میں تیری رحمت کو کبھی فراموش نہ کروں گا اور میں ہمیشہ دوسروں کو بتاؤں گا کہ تو نے اپنی رحمت مجھ پر کیسے نچھاور کی۔

خداوند، تو شان والا ہے اور اجر دینے والا ہے۔ تو غصے میں دھیما اور تیری محبت بے پناہ ہے۔

تو ہر کسی پر مہربان ہے، جو کچھ تو نے تخلیق کر دیا کوئی دوسرا نہیں کر سکتا۔ تمام مخلوق تیری ستائش کرتی ہے۔

اے خداوند تیرے بندے تیری حمد کریں گے۔ وہ تیری شہنشاہیت کی شان کو بیان کریں گے۔ تیری بادشاہی ہمیشہ رہنے والی بادشاہت ہے۔

خداوند تو اپنے وعدوں کو وفا کرنا اور اپنی بنائی ہوئی مخلوق سے محبت کرنا جو تیرے سامنے جھکے اسے سرفراز کرنا۔ تمام مخلوقات روزی کیلئے تیری ہی جانب دیکھتی ہیں تو وقت پر اپنا ہاتھ کھول اور ہر مخلوق کی خواہشات پوری کر۔

خداوند، تو ہر طرح سے راست باز ہے، تو اپنی پیدا کردہ مخلوق سے محبت کر جو تجھ کو پکارتا ہے تو اس کے پاس پہنچ جاتا ہے۔

خداوند تو چاہتا ہے ہر کوئی دیانتداری سے گفتگو کرے۔ میرے منہ سے ہمیشہ تیری تعریف ہی ہوگی تو اپنے مقدس نام کی ہر مخلوق کو تعریف کرنے کی توفیق فرما۔

سالم۔ باب 145، آیت 4 تا 11، 18، 21

زندگی کا بے جا غرور:

یہ اُس فلسفی کے الفاظ ہیں جو یروشلم میں بادشاہ تھا۔ بے جا غرور، بے جا غرور سب کچھ بے جا غرور ہے۔ اپنی تمام محنت سے لوگ کیا حاصل کرتے ہیں...... جو وہ سخت مشقت دھوپ میں رہ کر کرتے ہیں؟

نسلیں آتی ہیں اور چلی جاتی ہیں لیکن دنیا ہمیشہ ایسے ہی رہتی ہے۔ سورج طلوع ہوتا ہے اور غروب ہو جاتا ہے۔ جنوب سے ہوا چلتی ہے اور شمال کو چلی جاتی ہے۔ ہوا کا چکر یونہی چلتا رہتا ہے۔ سب دریا سمندر میں گرتے ہیں لیکن سمندر کبھی نہیں بھرتا، پانی اسی جگہ واپس لوٹ جاتا ہے جہاں سے دریا نکلتے ہیں اور پھر سمندر میں چلا جاتا ہے۔ چیزیں اس طرح نہیں ہوتیں جس طرح بیان کی جاتی ہیں۔

ہماری آنکھیں کتنا بھی زیادہ دیکھ لیں وہ مطمئن نہیں ہوتیں۔ ہمارے کان کتنا بھی زیادہ سن لیں ان کی طاقت پھر بھی زائل نہیں ہوتی جو ہو چکا ہے وہ دوبارہ ہوگا۔ سورج کے نیچے کوئی چیز بھی نئی نہیں ہے لوگ کہتے ہیں دیکھو یہ نئی چیز ہے لیکن چیزیں تو پہلے سے ہی موجود ہوتی ہیں بلکہ وہ تو ہماری زندگی سے بھی پہلے تھیں کوئی بھی پرانے دنوں کو یاد نہیں کرتا۔ اس طرح مستقبل میں بھی ان دنوں کو بھلا دیا جائے گا۔

کلیسائی۔ باب 1، آیت 1 تا 11

انسانیت پر کتنا بڑا بوجھ:

جب میں نے بادشاہ کو اسرائیل پر حکومت کرتے دیکھا تو میں نے آسمانوں کے نیچے جو کچھ بھی ہو رہا تھا اس کو دیکھنے کیلئے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ خداوند نے انسانیت پر کتنا زیادہ بوجھ لاد دیا ہے میں نے ہر وہ چیز دیکھی جو دنیا میں ہو رہی ہے اور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ یہ سب بے جا غرور ہے۔ یہ صرف ہوا کے جھونکے کی طرح ہے جس چیز کو سوچا نہیں جا سکتا وہ وجود بھی نہیں رکھتی اور اس کو وجود میں لایا بھی نہیں جا سکتا۔

میں نے اپنے آپ سے کہا میں بہت بڑا بادشاہ بن گیا ہوں مجھ سے پہلے جن لوگوں نے

یروشلم پر حکومت کی تھی میں ان سب سے زیادہ عقلمند ہوں میں نے بہت زیادہ علم حاصل کر لیا ہے تب میں نے عقل اور بے وقوفی کے درمیان فرق کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے علاوہ علم اور پاگل پن کے درمیان فرق کرنے کا فیصلہ کیا عقل کے ساتھ مدہوشی تھی اور علم کے ساتھ غم۔

تب میں نے اپنی زندگی سے لطف اندوز ہونے کا فیصلہ کیا اور خوشی کی فطرت کو دریافت کیا لیکن اس کا نتیجہ بھی بے سود رہا۔ قہقہے بے وقوف لگاتے ہیں اور اس طرح ان کی خوشیاں پوری نہیں ہوتیں پھر میری خواہش ہوئی کہ میں عقل کا سراغ لگاؤں میں نے فیصلہ کیا کہ میں شراب پی کر مدہوش ہو جاؤں شاید زمین پر اس مختصر زندگی کو بسر کرنے کا یہ بہترین طریقہ ہے۔

کلیسائی۔ باب 1، آیت 12 تا 23

کارنامے پر بے جا غرور:

میں نے عظیم منصوبے بنائے۔ میں نے خود اپنے ہاتھوں سے اپنا گھر بنایا اور اس کے قریب انگوروں کا باغ لگایا۔ میں نے اس میں کیاریاں بنائیں اور ان میں تمام قسموں کے پھلوں کے پودے لگائے میں نے ان کو سینچنے کیلئے تالاب بنایا۔ میں نے بھیڑ اور بکری کے گوشت سے روٹی بنائی کیونکہ میرے پاس یروشلم میں سب سے زیادہ مال مویشی تھے میں جس سرزمین پر حکومت کرتا تھا وہاں میں نے سونے اور چاندی کے خزانے جمع کیے۔ میں نے مرد اور عورتیں ملازم رکھیں جو مجھے گانے سنا کر لطف اندوز کرتے تھے۔

ہاں ہاں میں یروشلم میں رہنے والوں سے عظیم تر تھا اور میری عقل نے مجھے کبھی دھوکہ نہ دیا۔ میری آنکھیں جس چیز کی خواہش کرتیں وہ میں حاصل کر لیتا، میں جو کام بھی کرتا اس سے خوشی حاصل کرتا کیونکہ یہ سب کچھ میری کوششوں کا انعام تھا لیکن جب میں نے تجزیہ کیا تو میں نے جانا یہ تو میرا بے جا غرور تھا اور غرور ہوا کے جھونکے کی طرح ہوتا ہے جو کسی چیز کو باقی نہیں رہنے دیتا۔

میں نے محسوس کیا کہ یہی قسمت ہم سب کا انتظار کرتی ہے جو ہماری عقل کو خاک میں ملا دیتی ہے۔ میں بھی بے وقوف بن کر اس قسمت کے ہاتھوں مشکل میں مبتلا ہوا تو اس طرح عقل مند بن کر میں نے کیا پایا؟

کچھ نہیں! کیونکہ عقل کو کوئی بھی یاد نہیں رہتا جس طرح بے وقوفی کو یاد نہیں رکھا جا سکتا۔ ایک

دن آئے گا جب ہم سب بھلا دیئے جائیں گے۔ عقل منداور بے وقوف سب موت کی آغوش میں چلے جائیں گے۔

اس طرح میری زندگی کی تذلیل ہوئی اور کام میرا بوجھ بن گیا میں جانتا ہوں ہر کام بے جاغرور ہے بالکل ہوا کے جھونکے کی طرح۔ میں اپنے کارنامے ان کیلئے چھوڑتا ہوں جو میرے بعد آئیں گے شاید وہ عقل مند ہوں یا شاید وہ بیوقوف ہوں کوئی نہیں جانتا لیکن وہ ہر چیز کو قابو میں رکھیں گے۔

کلیسائی۔ باب 2، آیت 4 تا 11، 14 تا 17، 18 تا 20

ہر چیز کیلئے وقت:

ہر چیز کیلئے ایک وقت ہے اور ہر موسم کیلئے ایک کام ہے۔

1- پیدا ہونے کا وقت اور مر جانے کا وقت
2- پودا لگانے کا وقت اور پودے کے جڑ پکڑنے کا وقت
3- مارنے کا وقت اور زخم مندمل ہونے کا وقت
4- نیچے کھینچنے کا وقت اور اونچی تعمیر کرنے کا وقت
5- رونے کا وقت اور ہنسنے کا وقت
6- ماتم کا وقت اور ناچنے کا وقت
7- پتھر بکھیرنے کا وقت اور پتھر اکٹھے کرنے کا وقت
8- چومنے کا وقت اور چوم کر فارغ کرنے کا وقت
9- تلاش کا وقت اور ترک تلاش کا وقت
10- پاس رکھنے کا وقت اور دور پھینکنے کا وقت
11- پھاڑنے کا وقت اور مرمت کرنے کا وقت
12- خاموش رہنے کا وقت اور بولنے کا وقت
13- محبت کرنے کا وقت اور نفرت کرنے کا وقت
14- جنگ کرنے کا وقت اور امن کا وقت

کلیسائی۔ باب 3، آیت 1 تا 8

خاک سے خاک:

میں نے دیکھا کہ اس زمین پر بدیاں بڑی تیزی سے نیکیوں کی جگہ لے رہی ہیں، انصاف کی جگہ بدی ہے۔ میں نے اپنے آپ سے کہا۔ خداوند نیکوں اور بد کرداروں کا امتحان لے گا ہر کام کیلئے ایک وقت ہے۔ ہر عمل کیلئے ایک وقت ہے۔ میں نے نتیجہ اخذ کیا ہے کہ خدا ہمارا امتحان لے رہا ہے۔ وہ ہمیں دکھاتا ہے کہ ہم جانوروں سے کوئی مختلف نہیں ہیں۔ انسانوں کی قسمت بھی جانوروں جیسی ہے کیونکہ دونوں کو مرنا ہے۔ انسان اور جانور ایک ہی ہوا میں سانس لیتے ہیں۔ انسان کو جانور پر فوقیت حاصل نہیں، سب غرور ہے۔ تمام مخلوقات وہیں جاتی ہیں جس مٹی سے وہ آئی تھیں وہیں جاتی ہیں۔

پھر میں نے دنیا میں تشدد دیکھا۔ میں نے تشدد کے آنسو دیکھے، کوئی بھی انہیں تسلی نہ دے رہا تھا۔ میں نے دیکھا طاقت تشدد کے ساتھ ہے اور اس کی کوئی رہنمائی نہیں کرتا۔

میں نے اعلان کیا جو پہلے ہی مر چکے ہیں، وہ جو ابھی تک زندہ ہیں ان سے زیادہ خوش ہیں لیکن ان دونوں سے زیادہ وہ خوش ہیں جو پیدا ہی نہیں ہوئے کیونکہ انہوں نے اس دنیا کی بدی کو نہیں دیکھا۔

میں نے معلوم کیا کہ لوگ کامیابی کیلئے اتنی کوشش کیوں کرتے ہیں؟ وہ اپنے پڑوسیوں سے حسد کرتے ہیں۔ یہ غرور ہے ہوا کے جھونکے کی طرح۔

یہ کہا گیا کہ بیوقوف اپنے ہاتھ ملتے ہیں اور اپنے آپ کو تباہ کر لیتے ہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ تھوڑا کیا جائے اور زندگی کو حسد سے بچایا جائے۔

میں نے غرور کا زمین پر پھر جائزہ لیا۔ میں نے ایک شخص کو تنہا رہتے ہوئے دیکھا اس کے بیٹے تھے اور نہ بھائی جبکہ وہ ہمیشہ کام کرتا رہتا تھا لیکن وہ پھر بھی اپنی دولت سے مطمئن نہ تھا۔ وہ کام کیوں کر رہا ہے؟ اور اپنی خوشیاں کیوں کھو رہا ہے؟ کتنی تکلیف دہ بات ہے۔

کلیسائی۔ باب 3، آیت 16 تا 20۔ باب 4، آیت 1 تا 8

خدا کا جلال:

جب تم ہیکل میں جاؤ تو اپنے قدموں کی نگرانی کرو وہاں سننے کو جاؤ نہ کہ قربانی چڑھانے

کیلئے۔صرف بیوقوف ہی ہیں جو صحیح اور غلط قربانیوں کے درمیان فرق کو نہیں جانتے۔

خدا کے ساتھ عہد کرنے میں جلدی نہ کرو۔جلدی سے اپنے دل کے ساتھ اس سے کلام نہ کرو۔خدا آسمانوں میں ہے اور تم زمین پر ہو۔اس لیے تمہارے صرف چند الفاظ ہونے چاہئیں۔ زیادہ الفاظ تمہیں پریشان کردیں گے۔اس طرح تمہیں برے خواب آئیں گے۔جب تم خدا سے عہد کرتے ہو تو اس کو پورا کرنے میں دیر نہ کرو۔اسے بیوقوفوں سے خوشی نہیں ملتی، اس لیے اپنا عہد فوراً پورا کرو۔

بہتر تو یہ ہے کہ عہد نہ کرو بجائے اس کے کہ عہد کر کے توڑ دیا جائے۔اپنی زبان کو گناہ سے آلودہ نہ کرو۔خدا تم سے ناراض کیوں ہوتا ہے؟ وہ تمہارے ہاتھوں سے کیا ہوا کام تباہ کیوں کردیتا ہے؟

زیادہ خواب اور زیادہ الفاظ غرور ہیں۔یہ خدا کے جلال کے سامنے غرور ہے۔

کلیسائی۔باب 5، آیت 1 تا 7

زندگی اور موت:

میں نے لمبے عرصے تک مشاہدہ کرنے کے بعد نتیجہ اخذ کیا کہ خدا عقلمند اور نیک لوگوں کے اعمال کو قابو میں رکھتا ہے یہاں تک کہ ان کی محبت اور نفرت خدا ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ دراصل کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہونے والا ہے۔سب لوگ ایک ہی خاندان اور نسل سے تعلق رکھتے ہیں اور انہی میں سے نیک لوگ ہیں اور انہی میں سے بدلوگ ہیں اور انہی میں سے اچھے ہیں۔ انہی میں سے برے ہیں۔انہی میں سے خالص ہیں اور انہی میں سے ناخالص۔انہی میں سے مذہب پر اعتقاد رکھنے والے ہیں اور انہی میں سے بے عقیدہ ہیں۔

ایک اچھا آدمی ایک گنہگار سے بہتر نہیں ہوتا۔ایک وہ ہے جس نے سمجھا کہ کثرت اٹھا کر وہ خدا سے ڈرے گا دراصل وہ خدا سے نہیں ڈرتا بلکہ وہ اپنی کثرت سے ڈرتا ہے۔

کچھ لوگوں کے ذہن بدیوں سے بھرے ہوتے ہیں اور ان کے دل میں پاگل پن ہوتا ہے تب وہ اچانک مرجاتے ہیں جو زندہ ہیں انہیں زندگی کی امید ہوتی ہے۔ایک زندہ کتا ایک مرے ہوئے شیر سے بہتر ہوتا ہے جو زندہ ہیں انہیں معلوم ہے کہ مرنا ہے لیکن جو مر چکے ہیں انہیں کچھ

معلوم نہیں کہ کیا ہوتا ہے۔ جو لوگ مرے ہوئے ہیں ان کو مزید کچھ نہیں ملے گا۔ وہ تو مکمل طور پر بھلا دیئے گئے ہیں۔ ان کے مرنے کے ساتھ ہی ان کی محبتیں، ان کی نفرتیں اور ان کے جذبات بھی مر گئے اب وہ دنیا میں دوبارہ کوئی کردار ادا نہیں کریں گے۔

اس لیے خدا نے جو تمہیں زندگی دی ہے اس سے لطف اندوز ہو، کھاؤ پیو اور خوش رہو۔ ان خواتین کی محفل میں رہ کر خوشی مناؤ اس خاتون کی محفل میں رہ کر خوشی مناؤ جو تم سے محبت کرتی ہے۔

کلیسائی۔ باب 9، آیت 9,7,1

وقت اور موقع:

میں نے ایک اور چیز محسوس کی۔ دوڑ ہمیشہ نرم و نازک لوگ نہیں جیت سکتے۔ جنگ ہمیشہ طاقتور نہیں جیت سکتے۔ عقل مند لوگ ہمیشہ خوراک حاصل نہیں کر سکتے۔ دولت ہمیشہ تیز تر لوگوں کے پاس نہیں آتی۔ یہ سب کچھ وقت اور موقع کی مطابقت سے ہوتا ہے۔

مزید یہ کہ لوگ نہیں جان سکتے کہ وہ وقت کب آئے گا جیسے ایک مچھلی ایک ظالم کے جال میں پھنس جاتی ہے یا پرندے صیاد کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں۔ کچھ لوگ اس وقت برائی میں مبتلا ہو جاتے ہیں جب انہیں اس کی کوئی توقع نہیں ہوتی۔

کلیسائی۔ باب 9، آیت 12,11

عقل کی بات سننا:

میں یہ دیکھ چکا ہوں کہ دنیا میں عقل کی کس قدر توقیر کی جاتی ہے۔ ایک چھوٹا سا شہر تھا جس میں چند لوگ رہتے تھے۔ ایک طاقتور بادشاہ نے اس شہر پر حملہ کیا اس بادشاہ نے اس شہر کا محاصرہ کر لیا اور اس کی دیواروں کو گرا دیا۔ اس شہر میں ایک شخص رہتا تھا جو بہت زیادہ عقلمند اور ہوشیار تھا۔ اس نے طاقتور بادشاہ کو شکست دینے کا ایک منصوبہ بنایا کیونکہ وہ غریب تھا اس لیے اس کی بات پر کسی نے دھیان نہ دیا۔

میں ہمیشہ اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ عقل طاقت سے بہتر ہے لیکن ایک غریب کی عقل کو تسلیم نہیں کیا جاتا اور اس کے الفاظ کی عزت نہیں کی جاتی۔ بے وقوفوں کا شور شرابہ سننے سے بہتر

ہے کہ کسی عقلمند کے شریفانہ الفاظ کو سنا جائے۔ بے شک ایسے بے وقوف لوگ کتنے ہی امیر کیوں نہ ہوں لیکن وہ غریب عقلمند سے بھی بہتر نہیں ہو سکتے۔ جنگ میں عقل سے بڑا کوئی ہتھیار نہیں لیکن صرف ایک چھوٹا سا گناہ ہی بہت ساری اچھائی کو ختم کر دیتا ہے۔

کلیسائی۔ باب 9، آیت 19,13

جوانی، بڑھاپا اور موت:

نوجوان لوگ اپنی جوانی میں لطف اندوز ہوتے ہیں جب وہ اس سے بھی زیادہ چھوٹے تھے زیادہ خوش تھے۔ جوانی میں تمہارے دل میں بہت سی خواہشات ہوتی ہیں اور جوانی تمہارے لیے خوشی کا باعث ہوتی ہے لیکن یاد رکھو تم جو کچھ کرتے ہو خدا وہ سب کچھ دیکھ رہا ہے۔ تمہارے دل کی مدہوشی تمہارے سر پر گزرنے والی مصیبتیں یہ سب کچھ تم کو ہمیشہ جوان نہیں رہنے دیتا۔

یاد رکھو کہ تمہاری جوانی کو تخلیق کرنے والا اس کو ختم بھی کر دے گا جب تم کہو گے کہ اب میں زندگی سے اور لطف اندوز نہیں ہونا چاہتا اس وقت سورج، چاند اور ستاروں کی روشنی تمہارے لیے مدہم ہو جائے گی اور بادل تم کو اچھے نہ لگیں گے۔ یہی بازو جو تمہاری حفاظت کرتے ہیں یہی تمہیں مشکل میں پھنسا دیں گے۔

تمہاری طاقتور ٹانگیں کمزور ہو جائیں گی۔ تمہارے منہ میں چند دانت رہ جائیں گے۔ تمہاری آنکھوں کی روشنی کم ہو جائے گی۔ تمہارے کان بہرے ہو جائیں گے اور تم بازار کے شور کو نہیں سن سکو گے۔ تمہارے کان پن چکی کی گڑگڑاہٹ، موسیقی، پرندوں کے گانے بھی نہ سن سکیں گے۔

تم بلندیوں سے ڈرو گے اور کئی جگہوں سے خوف کھاؤ گے۔ تمہارے بال سفید ہو جائیں گے۔ تمہاری پاؤں زمین پر گھسٹنے لگیں گے تمام خواہشات ختم ہو جائیں گی۔ جب تم اپنی آخری حد کو پہنچ جاؤ گے پھر تمہارے لیے گلیوں میں ماتم ہوگا۔ تمہارا جسم زمین کی مٹی میں مل جائے گا، تمہاری روح خدا کی طرف لوٹ جائے گی کیونکہ اس خدا نے یہ روح تمہارے جسم کو عطا کی تھی۔

کلیسائی۔ باب 11، آیت 9-7,5,12

عقل مند گڈریا:

فلسفی عقل مند تھا اور اس نے اپنا علم بہت سے لوگوں کو بانٹا اس نے بہت سے مشاہدات کر کے اپنے سچ کو پرکھا۔ اس نے ایسے الفاظ استعمال کیے جس سے لوگوں کو راحت ملتی۔ لیکن اس کا بنیادی مقصد سچ بولنا تھا۔ اس عقل مند کے الفاظ اس چھڑی کی طرح تھے جس سے ایک گڈریا اپنی بھیڑوں کو ہانکتا ہے۔ اور اس کی کہاوتیں تیز کیلوں کی طرح تھیں جو کسی چیز میں کھُب جاتیں تھیں۔ اُس عقل مند کی عقل خدا کی عطا کردہ تھی وہ ہم سب کا گڈریا ہے۔

یاد رہے کہ اُس عقل مند کی عقل میں مزید کچھ کا اضافہ کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ کیونکہ کتابیں لکھنے والے اپنی کتاب کا خاتمہ کبھی نہیں کرتے وہ مزید لکھنے کے لیے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔

یہاں ہم اس فلسفی کی تعلیمات کا نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ خدا کی تقدیس کی جائے، اس کے احکام کی پابندی کی جائے۔ یہ تمام انسانیت کا فرض ہے کہ اس کی ستائش کرے۔ خدا تمام اعمال کا حساب لے گا۔ جس کو تم نے چھپا رکھا ہے وہ اس کو بھی دیکھتا ہے وہ اچھائی اور برائی کا تعین کرتا ہے۔

کلیسائی۔ باب 12، آیت 9 تا 14

فہم کی جڑیں:

دنیا میں تمام عطا کردہ عقل اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ وہ عقل وفہم کا پیکر ہے۔ کیا کوئی ہے جو سمندر میں ریت کے ذروں کو گن سکے؟ کیا کوئی ہے جو کوئی بارش کے قطروں کو گن سکے؟ کیا کوئی ہے جو وقت کی ابتداء سے انتہا تک اس کا شمار کر سکے؟ کیا کوئی ہے جو زمین سے آسمان کی بلندیوں کو ماپ سکے؟

سب سے پہلے خدا نے عقل کو تخلیق کیا اس کی فہم اور عقل ہمیں اس دنیا کی تخلیق میں نظر آتی ہے کیا کوئی ہے جو عقل وفہم کی جڑوں کو پا سکے؟ صرف خداوند ہے جو اپنے عرش عظیم پر بیٹھ کر ہر چیز کو تخلیق کرتا ہے۔ وہی عقل وفہم کو تخلیق کرتا ہے اور پھر اسے اپنے ہر کام میں رکھتا ہے۔ اس نے دنیا کے ہر انسان کو عقل کے منبع میں سے کچھ نہ کچھ عقل وفہم عطا کی ہے لیکن وہ لوگ جو اس سے محبت

کرتے ہیں۔اس نے ان کو بہت زیادہ عقل وفہم عطا کر رکھی ہے۔

جیسس بن سراک۔باب 1، آیت 1 تا 10

خوشی کا گجرا:

اگر ہم خدا کی طرف رجوع کریں تو خداوند ہمیں خوشی کے گجرے عطا کرتا ہے۔خوشی کے یہ گجرے دل کو خوشی عطا کرتے ہیں اور جسم کو طاقت دیتے ہیں اگر تم اپنا آپ خداوند کیلئے وقف کردو تو تمہاری زندگی لمبی اور خوشگوار ہو جائے گی اور تمہاری موت پر امن ہوگی۔

خدا کی جانب رجوع کرنے سے عقل کا جوہر بڑھتا ہے جب انسان ماں کے بطن میں پوشیدہ ہوتا ہے تو بھی عقل موجود ہوتی ہے۔عقل تمام انسانوں کے ساتھ رہتی ہے۔یہ ان کی ساتھی ہوتی ہے۔

اگر تم اپنے آپ کو خدا کو سونپ دو تو خدا تمہیں عقل سے معمور کر دے گا۔عقل تم میں ایسے سرایت کرتی ہے جیسے تم شراب اپنے جسم میں انڈیلتے ہو۔خدا عقل کا منبع ہے وہ وہاں سے تم کو اس قدر عقل عطا کرتا ہے جس قدر تم عقل کو خود میں رکھ سکتے ہو۔

عقل ایسے ہی ہے جیسے تمہارے گلے میں پھولوں کا ہار ہوتا ہے۔اس ہار میں تازہ اور خوشبودار پھول ہوتے ہیں۔تمہارا ذہن عقل اور علم کا خزانہ ہوتا ہے۔تمہارے ہاتھ اس عقل کی بدولت ہنرمند ہوتے ہیں۔عقل کی جڑیں خدا کے رجوع میں ہیں۔

جیسس بن سیراک۔باب 1، آیت 11 تا 20

عقل کے پھل:

بلاوجہ غصے کی کوئی معافی نہیں، جب غصہ حد سے بڑھ جاتا ہے تو تباہی بھی بڑھ جاتی ہے اپنے غصے پر قابو پائیں اور حد سے نہ بڑھنے دیں، صبر کریں جب تک غصہ ختم نہ ہو جائے اپنے آپ پر قابو رکھیں۔

جب آپ کا غصہ بجا ہوگا تو آپ میں حلیمی بھی بڑھے گی اور آپ کی ستائش ہوگی۔

عقل نیکی کو ابھارتی ہے جبکہ بے عقلی گناہوں کی طرف لے جاتی ہے اگر آپ عقل کو کام میں لائیں گے تو خدا کے احکام کی بجا آوری کریں گے، تب خداوند تمہیں مزید عقل سے نوازے گا، خدا

کی طرف سے رجوع کرنے سے عقل میں اضافہ ہوگا اور اپنے آپ پر قابو پانا آئے گا۔ شرافت اور نیکی عقل کے پھل ہیں۔

خدا کی جانب رجوع خلوص کے بغیر نہ کریں۔ اپنے آپ کے ساتھ ہر وقت سچ کو رکھیں۔ دوسروں کو آپ جھوٹا بن کر نہ دکھائیں۔ اپنے ہونٹوں کی حفاظت کریں تا کہ ان سے کبھی بھی ظلم کے الفاظ نہ نکلیں۔ دوسروں کے ساتھ بدسلوکی کا رویہ نہ اپنائیں۔ خدا تمہارے ہر خفیہ راز کو جانتا ہے اس لیے ہمیشہ دوسروں کے ساتھ عزت سے پیش آئیں۔

جیسس بن سیراک۔ باب 1، آیت 21 تا 30

خداوند کا راستہ:

میرے بیٹے اگر تم خداوند کے خادم بننا چاہتے ہو تو تمہیں اپنے آپ کو امتحان کیلئے تیار رکھنا چاہیے۔ اپنے آپ کو سیدھے راستے پر رکھو جو خداوند خود تم کو دکھاتا ہے۔ جو بھی سختی تم پر آئے اسے برداشت کرنا جب تمہاری شہرت پر حملہ کیا جائے تو صبر کرنا اور پرسکون رہنا۔ خدا تمہیں آگ کی بھٹی میں ڈال کر ذلت دے گا۔ خدا پر بھروسا رکھنا تب وہ تمہاری مدد کرے گا صرف اسی سے آس لگانا۔
اگر تم خداوند سے محبت کرو گے تو پھر اس کے رحم کا انتظار کرنا اس کے راستے سے بھٹکنا مت۔
اگر تم خدا سے محبت کرو گے تو تمہاری تمام ضروریات پوری کرے گا وہ تم کو کبھی فراموش نہیں کرے گا جس نے اپنی زندگی خداوند کیلئے وقف کر دی۔ اس نے خوشی کا انعام پایا۔
پہلے گزری ہوئی قوموں پر نظر ڈالو تو تم کیا پاؤ گے؟ کہ وہ لوگ جب بھی مایوس ہوتے تو خدا پر بھروسہ کرتے کیونکہ خداوند رحیم ہے، اجر دینے والا ہے وہ گناہوں کو معاف کرنے والا ہے وہ خطروں سے بچاتا ہے۔

جیسس بن سیراک۔ باب 2، آیت 1 تا 11

عقل کے بچے:

عقل اپنے بچوں کو عظمت عطا کرتی ہے، جو عقل کو تلاش کرتا ہے۔ عقل اس کی حفاظت کرتی ہے۔ عقل سے محبت کرنا زندگی سے محبت کرنا ہے۔ عقل انسان کو خوشبوؤں سے معمور کر دیتی ہے

اگر تم عقل حاصل کرتے ہو تو خدا تمہیں برکت دیتا ہے۔ عقل کی خدمت کرنا خدا کی خدمت کرنا ہے جو عقل سے محبت کرتے ہیں خدا ان سے محبت کرتا ہے۔ عقل مند لوگ دن رات عقل کے خادم رہتے ہیں اور وہ دوسروں کو عقل سکھاتے ہیں اگر تم عقل پر بھروسہ کرتے ہو تو تم میں عقل افروزی ہوتی ہے۔

عقل صحیح راستے کی جانب تمہاری رہنمائی کرے گی۔ پہلے تم خوفزدہ ہو جاؤ گے لیکن تمہیں پوری قوت کے ساتھ عقل کا دامن تھام لینا چاہیے۔ اپنے دل سے اس پر بھروسہ رکھو حتیٰ کہ وہ تمہیں خوشیوں اور امن کی جگہ پر لے جائے تب عقل تم پر اپنے راز ظاہر کرے گی۔

اگر تم نے عقل کا دامن چھوڑ دیا تو پھر تم اپنے خود ذمہ دار ہو گے۔

جیسس بن سیراک۔ باب 4، آیت 11 تا 19

عقل کے پَر:

جب تم چھوٹے ہوتے ہو تو عقل حاصل کرو لیکن جب تمہارے بال خاکستری ہو جائیں تو بھی تم عقل حاصل کرو۔

آؤ ایک کسان کی طرح ہل چلا کر عقل کا بیج بوئیں اور اس کی فصل پکنے کا انتظار کریں اگر تم نے عقل کا بیج بویا تو تم بہت تھوڑا کام کر کے اس کا بہت زیادہ پھل پاؤ گے۔

جو صرف آسائش میں دلچسپی رکھتے ہیں وہ عقل کو بہت سخت خیال کرتے ہیں۔ بیوقوف عقل کو حاصل نہیں کرتے، کیونکہ وہ عقل کے امتحانوں کو اپنی طاقت سے باہر سمجھتے ہیں۔ عقل صرف اسی کو ملتی ہے جو اس کا حقدار ہے۔

میرے بچے میری نصیحت کان لگا کر سن اور اس پر عمل کر۔ اپنے قدموں کو عقل کے قدموں میں رکھ دے اور اپنی گردن اس کی گردن میں رکھ دے پھر عقل کو پورے دل کے ساتھ حاصل کر پھر عقل کی رہنمائی میں چلا جا جدھر وہ لے جائے۔ پہلے تو عقل تمہیں بھاری بوجھ محسوس ہو گی لیکن پھر وہ جلد ہی تمہارے پر بن جائے گی پہلے تم تھوڑی مشکل اٹھاؤ گے لیکن یہ مشکل جلد ہی تمہاری خوشی میں بدل جائے گی۔

جیسس بن سیراک۔ باب 6، آیت 18 تا 28

دلہن اور ماں:

خوش وہی رہیں گے جو اپنے ذہنوں کو عقل پر مرکوز کر دیں گے۔ خوشی میں رہیں گے جو عقل کے راز پالیں گے۔

عقل کو ایسے ہی شکار کرو جیسے ایک شکاری اپنے شکار کو نشانہ بناتا ہے۔ اس کے راستے میں لیٹ کر اس کا انتظار کرو۔ عقل کے مکان میں اسی کی کھڑکی میں سے جھانکو اور دروازے کی چابی کے سوراخ سے اس کی باتیں سنو۔ اس کے مکان کے قریب اپنا خیمہ لگالو اور خیمے کے کھونٹے اس کے مکان کی دیوار میں ٹھونکو۔ اسے دیکھو، اسے سنو اور اس کے قریب رہو۔ عقل ایک بڑے درخت کی مانند ہے۔ اپنے بچوں کو اس کی شاخوں کے سائے میں رکھو اور ان کو ان کے سائے میں پرورش پانے دو۔

اگر تم خداوند کی پرستش کرو گے تو تم عقل کے بہت بڑے عاشق بنو گے۔ وہ تمہاری جانب ایسے چل کر آئے گی جیسی ایک دلہن اپنے دلہا کی جانب چل کر آتی ہے۔

اگر تم خداوند کے احکام کی پابندی کرو گے تو پھر عقل تمہاری ایسے خدمت کرے گی جیسے ماں اپنے اکلوتے بچے کی خدمت کرتی ہے۔ وہ تمہیں علم کی روٹی کھانے کو دے گی اور بصیرت کا پانی پینے کو دے گی۔

جب تم گر پڑو گے تو وہ تمہیں اٹھالے گی۔

جیسس بن سیراک۔ باب 14۔ 20۔ 5،4

آگ اور پانی:

گناہگاروں کے ہونٹوں سے خلوص سے عبادت نہیں ہوسکتی، سچی عبادت کی توفیق خداوند دیتا ہے۔ عبادت عقل کا اظہار ہے اور خداوند اس سے متاثر ہوتا ہے۔ یہ مت کہو کہ خداوند تمہیں گناہوں کیلئے الزام دیتا ہے۔ تم میں ان چیزوں سے بچنے کی طاقت ہے جس سے خداوند نفرت کرتا ہے۔ یہ مت کہو کہ خداوند تم سے گناہ کرواتا ہے، اسے گناہگاروں سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ خداوند ہر اس آواز سے نفرت کرتا ہے جو گناہوں کو گن کر خداوند سے محبت کرتا ہے۔

جب خداوند نے بنی نوع انسان کو تخلیق کیا تو اس نے اسے آزاد کر دیا کہ وہ جو بھی چاہیں اپنے فیصلے کریں اگر تم نے اس کے احکام کی پابندی کو منتخب کر لیا تو یہ تمہاری اپنی مرضی اور فیصلہ تھا کیونکہ اس نے آگ اور پانی کو تمہارے سامنے رکھ دیا، اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ پانی کا انتخاب کرو یا آگ کا۔

خدا نے تمہیں زندگی اور موت دی اب تمہاری مرضی ہے موت کو چن لو یا زندگی کو۔

خداوند اپنی عقل اور طاقت سے سب کچھ دیکھ رہا ہے۔ وہ ان کو بھی دیکھ رہا ہے جو اس سے محبت کرتے ہیں۔ انسانوں کا کوئی بھی عمل اس سے پوشیدہ نہیں۔ اس نے کسی مرد یا عورت کو حکم نہیں دیا کہ وہ بدی کرے۔ اس نے کسی کو گناہ کرنے کی اجازت نہیں دی۔

جیسس بن سیراک۔ باب 15، آیت 9 تا 20

سمندر میں ایک قطرہ:

حرف ایک ہی چیز ہے جو ہمیشہ زندہ رہے گی وہ ہے اس کائنات کا خالق۔ صرف ایک خدا راست ہے جس نے سب کچھ پیدا کیا کوئی مرد یا عورت اس کے کام کی کہانی کو پورے طور پر نہیں جان سکتا۔

کیا کوئی ہے جو اس کے شاندار ذریعہ کو تلاش کر سکے؟ کوئی مرد یا عورت اس کی عظمت کی طاقت کو نہیں ماپ سکتا اور نہ اس کی بے شمار رحمتوں کو بیان کر سکتا ہے کوئی بھی اس کی عظمت کو نہ گھٹا سکتا ہے اور نہ بڑھا سکتا ہے۔ اس کی محبت کی گہرائی کو کوئی نہیں جان سکتا جب کوئی انسان اس کی حدود کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ حیران رہ جاتا ہے کیونکہ ان کو سمجھا ہی نہیں جا سکتا۔

نوع انسانی کیا ہے اور اس کا استعمال کیا ہے؟ یہ نیکی کیوں کرتی ہے اور بدی کیوں کرتی ہے؟ انسانی زندگی کی مدت سو سال ہو سکتی ہے اگر اس کو تمام وقت کے ساتھ رکھا جائے تو یہ سمندر میں ایک قطرے کے برابر ہو گی یا پھر سمندر کے ریت کے ذروں میں سے ایک ذرے سے زیادہ نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خداوند انسان پر رحم کرتا ہے۔ وہ گناہوں کی وجوہات کو بھی جانتا ہے اور وہ ان سے ان کو بچاتا بھی ہے۔

انسان تو صرف اپنے پڑوسیوں کے ساتھ رہتا ہے، خداوند تمام مخلوقات کے ساتھ رہتا ہے۔

خداوند انسان کو درست کرتا ہے۔ ان کی تربیت کرتا ہے اور ان کو سکھاتا ہے وہ ان کی ایسے دیکھ بھال کرتا ہے جیسے ایک گڈریا اپنے ریوڑ کی دیکھ بھال کرتا ہے جب بھیڑیں ادھر ادھر ہو جاتی ہیں تو انہیں واپس ریوڑ میں لاتا ہے۔

جیسس بن سیراک۔ باب 18، آیت 1 تا 13

شہد سے بھی میٹھا:

عقل کی تعریف اس کے اپنے منہ سے سنو، جو اس نے خدا کی موجودگی میں کہی تھی وہاں فرشتے اور اس کے لوگ بھی تھے۔

میں وہ لفظ ہوں جو خدا نے بولا تھا۔ میں نے زمین کو اوس کی طرح ڈھانپ رکھا تھا۔ میرا گھر جنت میں تھا۔ میرا تخت بادل کا ستون تھا۔ میں آسمانوں کی سیر کرتی تھی اور میں نے سمندر کی گہرائیوں میں بھی غوطہ لگایا۔

سمندروں اور ہواؤں، زمین اور زمین پر موجود تمام اشیاء پر میری حکمرانی تھی۔ میں نے زمین پر گھر بنانے کیلئے زمین کی طرف دیکھا۔ میں پریشان تھی کہ کس علاقہ میں میں اپنا گھر بناؤں۔

تب خالقِ کائنات نے مجھے حکم دیا کہ میں اسرائیل میں گھر بناؤں۔ خداوند نے وقت کی ابتداء سے پہلے مجھے خلق کیا اور میں ہمیشہ رہوں گی۔ جب خداوند نے اسرائیل کو قائم کیا تو اس نے مجھے اس کا رہنما مقرر کیا۔

میں نے یروشلم کو تعمیر کروا لیا اور خداوند نے مجھے اس پر حاکم مقرر کیا۔ خداوند نے بنی اسرائیل کو اپنے خاص بندے منتخب کیا اور میں نے ان میں اپنی جڑیں بنائیں۔

میری طرف آؤ، وہ تمام لوگ جو میری تمنا کرتے ہو میری طرف آؤ اور میرا پھل کھاؤ۔ میں شہد سے میٹھی ہوں جو چھتے سے ٹپک رہا ہے اور میری یاد شربت سے بھی میٹھی ہے۔

اگر تم نے ایک دفعہ مجھے چکھ لیا تو مجھے کھانے کو ہمیشہ بے تاب رہو گے جب تم نے مجھ سے کچھ پی لیا تو پھر ہمیشہ مجھے پینے کو بے تاب رہو گے۔

جیسس بن سیراک۔ باب 24، آیت 1 تا 12، 19 تا 21

خوشی کا چشمہ:

تین چیزیں ہیں جو میرے دل کو گرماتی ہیں جو کہ خداوند کی نظروں میں بھی بہت خوبصورت ہیں اور تمام لوگ بھی انہیں پسند کرتے ہیں۔
بھائیوں کے درمیان ہم آہنگی، پڑوسیوں کے درمیان دوستی، اور میاں بیوی کے درمیان اتحاد۔
تین قسم کے لوگوں کی زندگی کے طریقے مجھے پسند نہیں۔ایک غریب جولاف زنی کرتا ہے۔ ایک دولت مند جو جھوٹ بولتا ہے، ایک وہ شخص جو زناکاری پر دلائل دیتا ہے۔
اگر تم نے اپنے بچپن میں عقل حاصل نہیں کی تو پھر بڑھاپے میں تم اسے کیسے حاصل کرو گے؟ عقل سالوں پہلے انسان کو بہت کچھ بتا دیتی ہے لیکن جب انسان موت کے قریب ہوتا ہے تو عقل اسے تسلی دیتی ہے۔
میں پانچ قسم کے لوگوں کو خوش سمجھتا ہوں جو اپنے بچوں کو خوشی دیتے ہیں، جو خوشی سے شادی کرتے ہیں، وہ جو کمینگی نہیں رکھتے، وہ جو سچے دوست رکھتے ہیں اور وہ لوگ جو اپنے آپ کو خدا کیلئے وقف کرتے ہیں۔ دراصل اپنے آپ کو خدا کیلئے وقف کرنا خوشی کا سب سے بڑا چشمہ ہے۔
جیسس بن سیراک۔ باب 25، آیت 1 تا 7,8,9,11

عقل کا شاہکار:

خداوند نے عقل سے کائنات کو تخلیق کیا جس طرح سورج کی روشنی میں سب کچھ نظر آتا ہے، اسی طرح خداوند نے اپنی مخلوق کو شان دی۔ خداوند نے اپنی شان کے اظہار کیلئے کائنات کو تخلیق کیا۔

خداوند ہر مرد، عورت اور بچے کے دل کو جانتا ہے کہ اس میں کیا راز پوشیدہ ہیں۔ وہ تمام علوم کا منبع ہے اور تمام واقعات اس کے علم میں ہیں۔
اسے ماضی کا سب کچھ یاد ہے اور مستقبل کو دیکھ رہا ہے۔ وہ دل میں پوشیدہ رازوں کو بھی جانتا ہے وہ ہر لفظ کو سنتا ہے۔

یہ دنیا اس کی عقل کا شاہکار ہے۔ اس کی عقل میں نہ کوئی اضافہ کر سکتا ہے اور نہ اس کی عقل میں کوئی کمی واقع کر سکتا ہے۔

اگر تم ہر سانس کے ساتھ اسے یاد کرو گے تو وہ بھی تمہیں یاد کرے گا۔ اس کی عظمت کی تعریف کیلئے ہمارے پاس الفاظ ہی نہیں ہیں۔

کیا کوئی اس کو دیکھ سکتا ہے؟ کیا کوئی اس کو بیان کر سکتا ہے؟ کیا کوئی اس کی اس طرح تعریف کر سکتا ہے جیسا کہ وہ اصل میں ہے؟

ہم صرف اس کے کام کا کچھ ہی حصہ دیکھ سکتے ہیں کیونکہ وہ ہماری فہم سے بہت بالاتر ہے۔

عیسیٰ بن سیراک۔ باب 42، آیت 16،18-22۔ باب 43، آیت 30-32

عمل کا وقت:

ھلیل نے کہا، کیا تم خدا کے قانون کو معلوم کرنے کی خواہش رکھتے ہو؟ محبت، امن اور ایک دوسرے کو عزیز جاننا۔

ھلیل نے یہ بھی کہا اگر تم دوسروں سے اپنی عزت نہ کرواسکو تو سمجھو تمہاری عزت نہیں کی جاتی۔

اگر تم اپنا علم نہ بڑھا سکو تو یہ ختم ہو جائے گا اگر تم نے سیکھنا چھوڑ دیا تو تمہارا ذہن علم سے خالی ہو جائے گا۔

اگر تم اپنی صلاحیتوں کو استعمال کرو گے تو اس سے تمہیں فوائد ملیں گے لیکن یہ تمہاری روح کیلئے خودکشی ہوگی۔

ھلیل نے کہا اگر میں اپنے آپ پر اعتماد نہیں رکھتا تو میں دوسروں پر کیسے بھروسہ کروں گا؟

لیکن اگر میں خودغرض ہوں تو میرا کیا فائدہ؟ اور اگر عمل کا وقت ابھی نہ ہو تو پھر کیا کیا جائے۔

ھلیل پرک ابوتھ۔ باب 1، آیت 1 تا 4

مہمان اور غسل:

ھلیل اپنے شاگردوں کو پڑھا رہا تھا، وہ اٹھا اور وہاں سے چل دیا۔ آپ کہاں جا رہے ہیں شاگردوں نے پوچھا؟ میں ایک مہمان کی خدمت کرنے جا رہا ہوں۔ اس نے جواب دیا۔ وہ

مہمان کون ہے؟ شاگردوں نے پوچھا۔ ھلیل نے کہا وہ میری روح ہے۔ روح ہمارے جسم میں مہمان ہے۔ آج یہ یہاں ہے، لیکن کل شاید یہ یہاں سے چلی جائے۔

ایک دوسرے موقع پر ھلیل اپنے شاگردوں کو چھوڑ کر جا رہا تھا۔ اس کے شاگردوں نے پوچھا کہاں جا رہے ہیں؟ اس نے کہا میں ایک نیک کام کرنے جا رہا ہوں۔ وہ نیک کام کیا ہے؟ انہوں نے پوچھا۔

ھلیل نے جواب دیا غسل کرنا۔ اس میں نیک کام کیا ہے؟ اس کے شاگردوں نے پوچھا۔ اس نے کہا بادشاہ کے جو مجسمے عام جگہ پر ایستادہ ہیں لوگ ان کو غسل دیتے ہیں تو یقیناً مجھے بھی اپنے جسم کو دھونا چاہیے جس میں خدا کی تصویر ہے۔

ھلیل۔ لاوی رباہ۔ 34،3

ایک اچھا دل:

ابی شمعون نے کہا۔ میں عقل مند لوگوں میں پلا بڑھا ہوں اور میں نے عقل کی کئی باتیں سنی ہیں لیکن میں نے خاموشی سے زیادہ بہتر کسی چیز کو نہیں پایا۔ باتیں کرنے کی بجائے کام کرنا زیادہ اہم ہے۔ زیادہ گفتگو گناہ کو جنم دیتی ہے۔

ربی جمالیل نے کہا۔ مذہبی کتابوں کا مطالعہ کرنا بہت مفید اور نیک کام ہے۔ کام کے ساتھ ساتھ مطالعہ کرنے سے آپ کو گناہ کرنے کا موقع نہیں ملے گا۔ اس نے مزید کہا جو لوگ سیاسی طاقت رکھتے ہیں ان سے بچنا چاہیے جب ان کا فائدہ ہوتا ہے تو وہ لوگوں کو دوست بنا لیتے ہیں لیکن جب آپ مشکل میں ہوتے ہیں تو وہ آپ کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

ربی جوشن نے کہا جب تک آپ مذہبی اور اخلاقی کتابوں کا مطالعہ نہ کریں اس وقت تک اپنے آپ کو نیک خیال نہ کریں۔ نیک کا مطلب ہے صحیح طرح سے زندگی بسر کرنا۔

پھر اس نے اپنے شاگردوں سے پوچھا۔ ایک شخص کو نیک زندگی گزارنے کیلئے کیا چیز مدد دے سکتی ہے؟ ایک شاگرد نے جواب دیا۔ ''ایک بصیرت کی آنکھ'' ایک دوسرے نے جواب دیا۔ ایک عقل مند دوست۔ پھر ایک اور نے کہا ایک سننے والا کان۔ ایک نے کہا رحم دل ہمسایہ۔ ایک دوسرے نے کہا محبت کرنے والا دل۔

ربی جوشن نے کہا ہاں یہ جواب ٹھیک ہے کیونکہ اس میں سب کچھ آ جاتا ہے۔

مشناہ

ایک قطرہ مادہ تولید:

ربی علیزر نے کہا اپنے دوست کی ایسے عزت کرو جیسے تم اپنے آپ کو عزیز رکھتے ہو۔ غصے میں دھیمے رہو اور معذرت میں جلدی کرو۔ عقل مند ذہنوں کی آگ سے اپنے آپ کو گرم کرو لیکن ان لوگوں سے بچو جو مذہبی جوش کی آگ سے بھرے ہوئے ہیں۔ ربی یوشع نے کہا اپنی خواہشات پر قابو رکھو ورنہ تم اپنے دوستوں سے علیحدہ ہو جاؤ گے۔

ربی شمعون نے کہا، مشینی انداز میں دعا نہیں کرنی چاہیے بلکہ دل سے دعا کرنی چاہیے۔

ربی علیزر کا کہنا ہے اگر کوئی غلط بات کرتا ہے تو کیا اس طرح سچ چھپ جاتا ہے۔

ربی مہلیل کا کہنا ہے تین باتیں ذہن میں رکھیں تو آپ گناہ سے بچ جائیں گے۔ تم کہاں سے آئے ہو، تم کہاں جا رہے ہو اور تم کیا چھوڑ کر جا رہے ہو۔

تم کہاں سے آئے ہو؟ صرف ایک قطرہ مادہ تولید سے۔ تم کہاں جا رہے ہو؟ قبرستان کی جانب جہاں تمہارے جسم کو کیڑے کھائیں گے۔

تم اپنے حوالے سے کیا چھوڑ کر جاؤ گے؟ بادشاہوں کے بادشاہ کیلئے؟

مشناہ

دو لوگ یا تین لوگ:

ربی حنان نے کہا حکومت کے استحکام کیلئے دعا کرنا چاہیے اگر لوگ حکومت سے نہ ڈریں گے تو ایک دوسرے کو نگل لیں گے۔

ربی شمعون کا کہنا ہے جب دو شخص اکیلے بیٹھتے ہیں اور روحانی معاملات پر گفتگو کرتے ہیں تو خداوند کی روح ان پر سایہ کیے رہتی ہے۔

ربی شمعون کا کہنا ہے۔ اگر تین لوگ کسی جگہ بیٹھ کر اکٹھے کھانا کھائیں لیکن روحانی معاملات پر بات نہ کریں تب وہ اپنے اجداد کی ذلت کریں گے۔

ربی حنان کا کہنا ہے اگر دو شخص ساری رات اپنی خواہشات کے بارے میں باتیں کرتے رہیں اور دن کی روشنی میں اپنی دلچسپیاں بیان کرتے ہیں تو ان کے ذہنوں میں خیالات کی بھرمار ہو گی اس طرح وہ اپنے آپ کو برباد کر لیں گے۔ اس نے مزید کہا اگر تمہارے اعمال تمہارے علم سے زیادہ ہوں گے تو تمہارا علم مؤثر ہوگا لیکن اگر تمہارا علم زیادہ ہوگا اور اعمال کم ہوں گے تو تمہارا علم بے کار ہوگا۔ اگر تمہاری روح تم سے خوش ہوگی تو پھر یقین رکھو تمہارا خدا تم سے خوش ہے۔

ربی روسا کا کہنا ہے اگر تم صبح دیر تک سوتے رہے اور دن کو تم نے شراب پی اگر تم نے سنجیدہ معاملات پر گفتگو نہ کی اور تم بے وقوفوں کی محفل میں رہے تب تم نے اپنے لیے بربادی خریدی۔

مشناہ

عقل، طاقت، دولت اور عزت:

ربی اسماعیل کا کہنا ہے اپنے بڑوں کی تابعداری کرو، جو تمہاری مدد کرتے ہیں ان کا شکریہ ادا کرو ہر کسی سے دوستانہ سلوک کرو۔

ربی عکبہ کا کہنا ہے۔ حسد دشمنی کی طرف لے جاتا ہے۔ روایت علم کی حفاظت کرتی ہے۔ سخت محنت دولت پیدا کرتی ہے۔ خاموشی عقل پیدا کرتی ہے۔ اس نے مزید کہا جہاں اخلاقیات نہیں ہوں گی، وہاں توقیر نہیں ہوگی جہاں توقیر نہیں ہوگی وہاں اخلاقیات بھی نہیں ہوں گی۔

جہاں عقل نہیں ہوگی وہاں دوستی نہیں ہوگی جہاں دوستی نہیں ہوگی وہاں عقل نہیں ہوگی جہاں علم نہیں ہوگا وہاں بصیرت نہیں ہوگی جہاں بصیرت نہیں ہوگی وہاں علم نہیں ہوگا جہاں کھانا نہیں ہوگا وہاں اخلاق نہیں ہوگا جہاں اخلاق نہیں ہوگا وہاں کھانا نہیں ہوگا۔

ربی زوما کا کہنا ہے۔ عقل مند کون ہے؟ جو ہر کسی سے سیکھ سکتا ہے۔

طاقتور کون ہے؟ جو اپنے جذبات پر قابو رکھتا ہے۔ دولت مند کون ہے؟ جو کم کے ساتھ مطمئن ہے۔ عزت کا حقدار کون ہے؟ جو سب کی عزت کرتا ہے۔

ربی ازائی کا کہنا ہے کسی کو بے عزت نہ کرو، کسی کی مذمت نہ کرو۔ ہر شخص اپنا مقام رکھتا ہے۔

ربی لیوی تاس کا کہنا ہے متحمل مزاج بنو کیونکہ ہر کسی کو قبر کے کیڑوں نے کھانا ہے۔

مشناہ

شیر کی دم:

ربی متہیاہ کا کہنا ہے کہ لومڑی کے سر سے شیر کی دم بہتر ہے۔ ربی یعقوب کا کہنا ہے یہ دنیا ایک بڑے کمرے سے بڑی نہیں ہے۔ اس لیے اس بڑے کمرے میں داخل ہونے کیلئے مکمل تیاری کر لینی چاہیے۔ اس نے مزید کہا پچھتاوے کی ایک گھڑی زندگی بھر کی خوشیوں سے بہتر ہے۔ اچھے اعمال کی ایک گھڑی زندگی بھر کے لطف سے بہتر ہے۔ اگلی دنیا کی ایک گھڑی اس دنیا کی ساری زندگی سے بہتر ہے۔ ربی سموئیل نے کہا۔ جب تمہارے دشمن پر زوال آئے تو مت لطف اٹھاؤ جب تمہارا دشمن گرے تو خوش مت ہونا۔

ربی علیشا نے کہا۔ جب تمہارا استاد تمہیں پڑھا رہا ہو تو ایک بچے کی مانند اس کی بات سنو کیونکہ تمہارا استاد تمہارے ذہن کی صاف تختی پر لکھ رہا ہوتا ہے اگر تم بالغ بن کر اس کی بات سنو گے تو تمہارا ذہن سیاہی سے لتھڑا ہوا ہوگا اور اس پر کچھ نہیں لکھا جا سکتا۔

ربی جوشے کا کہنا ہے جن لوگوں نے عقل حاصل نہیں کی ان سے کچھ سیکھنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ یہ ایسے ہی ہوگا جیسے آپ کچا پھل کھا رہے ہوں۔

مشناہ

عقل مند لوگ اور اچھے شاگرد:

عقل مند عورت اور مرد کی سات نشانیاں ہیں۔ وہ اپنے سے زیادہ عقل مند لوگوں کی موجودگی میں بات نہیں کرتے جب دوست بات کر رہے ہوں تو وہ ان کی بات میں مداخلت نہیں کرتے۔ بولنے سے پہلے وہ احتیاط سے سوچتے ہیں وہ صرف متعلقہ سوال پوچھتے ہیں اور وہی جواب دیتے ہیں جو معقول ہو۔ وہ اس سے پہلے نپٹتے ہیں جو ضروری ہو اور غیر ضروری کو بعد میں دیکھتے ہیں اگر کسی گفتگو میں ان کو نظر انداز کیا جا رہا ہو تو وہ اس کا برا محسوس نہیں کرتے اگر وہ کبھی کوئی کام یا بات غلط کریں تو فوراً معافی مانگتے ہیں۔ بیوقوف لوگ ان باتوں کے الٹ کرتے ہیں۔

لوگ چار قسم کے ہوتے ہیں۔ عام لوگ جو کہتے ہیں، میرا میرا ہی ہے جو تمہارا ہے وہ تمہارا ہی ہے۔ گمراہ لوگ کہتے ہیں تمہارے مال میں سے میرا کتنا ہے؟ اور میرے میں تمہارا کیا ہے۔

بزرگ لوگ کہتے ہیں۔تمہارے میں میرا کیا ہے؟ اور تمہارے میں تمہارا کیا ہے۔ بدکردار لوگ کہتے ہیں میرے میں میرا ہی ہے، تمہارے میں میرا کتنا ہے۔

شاگردوں کی چار قسمیں ہیں۔ جو جلدی سیکھ جاتے ہیں لیکن جلدی ہی بھول جاتے ہیں۔ کچھ آہستہ آہستہ سیکھتے ہیں اور آہستہ آہستہ بھول جاتے ہیں۔ کچھ جلدی سیکھ جاتے ہیں اور آہستہ آہستہ بھول جاتے ہیں۔ کچھ آہستہ آہستہ سیکھتے ہیں اور جلدی بھول جاتے ہیں۔

مشناہ

بتوں کی حفاظت:

رومی شہنشاہیت کے دور میں ایک رومی سپاہی نے ایک ربی سے پوچھا اگر تمہارا خدا بتوں کی پوجا سے خوش نہیں ہے تو وہ بتوں کو تباہ کیوں نہیں کر دیتا۔

ربی نے جوب دیا اگر لوگ صرف ان چیزوں کی پرستش کرتے جن کو دنیا کو ضرورت نہیں ہے تو پھر خدا یقیناً ان کو تباہ کر دیتا۔

لیکن کچھ لوگ سورج کو پوجتے ہیں، چاند اور ستاروں کو پوجتے ہیں۔ان چیزوں کی دنیا کو ضرورت ہے۔اس طرح خدا اس دنیا کو خود ہی تباہ کر دیتا جس کو اس نے تخلیق کیا ہے۔

تب سپاہی نے کہا لیکن لوگ کچھ ایسی چیزوں کو بھی پوجتے ہیں جس کی دنیا کو ضرورت نہیں ہے۔تمہارے خدا کو چاہیے کہ ان چیزوں کو تباہ کر دے اور ان چیزوں کو چھوڑ دے جن کی دنیا کو ضرورت ہے۔ربی نے کہا، اس طرح تو وہ لوگ بہت خوش ہوں گے جو سورج، چاند اور ستاروں کی پوجا کرتے ہیں۔وہ سمجھیں گے کہ چاند، سورج اور ستاروں کو تباہ نہ کرنے کا مطلب ہے کہ خدا ان کی پوجا سے خوش ہے۔

جمارا

شفا کیلئے دعائیں:

ایک شخص نے ربی عکبہ سے کہا کچھ لوگوں کا دعویٰ ہے کہ وہ بتوں سے دعا کر کے اپنی بیماریوں کو ٹھیک کر لیتے ہیں۔میں اس بات سے حیران ہوں۔

ربی نے کہا میں تجھے ایک حکایت سنا کر اس بات کو سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں۔

ایک شہر میں ایک بنیا رہتا تھا۔ اس کے پاس رقم رکھنے کیلئے بہت ہی مضبوط الماری تھی۔ وہ بنیا بہت دیانتدار تھا۔ لوگ اپنی قیمتی چیزیں کسی گواہ یا رسید کے بغیر اس کے پاس رکھ دیتے تھے۔ ایک دن ایک شخص دو گواہوں کو ساتھ لے کر اس کے پاس آیا اور اس کے پاس کچھ سونے کی اشرفیاں جمع کروا دیں۔

وہ شخص ہر ہفتے کچھ اشرفیاں لے کر آتا اور جمع کرواتا اور کبھی کبھی وہ اس سے اشرفیاں واپس بھی لے جاتا لیکن وہ ہمیشہ دو گواہ ساتھ ضرور لاتا۔

ایک ہفتے کے بعد آیا تو اس کے ساتھ گواہ نہ تھے۔ اس نے بتایا کہ وہ دونوں کہیں دور گئے ہوئے ہیں۔ اس نے کچھ اشرفیاں گواہوں کے بغیر جمع کروائیں اور چلا گیا۔

بنیے کی بیوی نے کہا یہ شخص ہم پر بھروسہ نہیں کرتا اس لیے اس کو سبق سکھانا چاہیے۔ ایک دن جب اس شخص نے اپنی اشرفیاں واپس مانگیں تو بنیے نے کہا تم نے تو سب اشرفیاں واپس لے لیں ہیں۔

بنیے نے کہا جو شخص میرے ساتھ غلط کرتا ہے کیا میں بھی اس کے ساتھ غلط کروں اور اس نے اس شخص کی اشرفیاں لوٹا دیں۔ اس حکایت سے ربی عکبہ نے نتیجہ اخذ کیا کہ یہی حال ان بیماروں کا ہے۔ جب خدا بیماری بھیجتا ہے تو وہ اس کی معیاد بھی مقرر کرتا ہے اگر بیمار اس معیاد کے بعد بھی بیمار ہی رہے تو یہ اس کی فطرت کے خلاف ہے۔

اگر لوگ بتوں کی پوجا کر کے غلطی کرتے ہیں تو کیا بیماروں کو اس کے عوض بیمار ہی رہنا چاہیے۔

جمارا

سونے کا کنگن:

ملکہ کا سونے کا کنگن گم ہو گیا۔ وزیر اعظم نے ہر شہر اور گاؤں میں منادی کروائی کہ اگر کوئی ایک مہینے کے اندر ملکہ کا کنگن واپس کر دے تو اس کو انعام دیا جائے گا۔ اگر ایک ماہ کے بعد کسی سے وہ کنگن ملا تو اس کو قتل کر دیا جائے گا۔

اس منادی کے دوسرے دن ربی سموئیل کو وہ کنگن مل گیا۔ یہ اس سڑک سے ملا تھا جہاں ملکہ اپنی بگھی پر سیر کرنے جاتی تھی۔

لیکن ربی نے یہ کنگن فوراً ہی واپس نہ کیا بلکہ ایک ماہ گزر گیا تب ربی ملکہ کے محل گیا اور اس نے ملکہ کو بتایا کہ کنگن اس کو ایک ماہ پہلے مل گیا تھا۔

کیا تم نے منادی نہیں سنی تھی؟ ملکہ نے ربی سے پوچھا۔ ہاں سنی تھی، ربی سموئیل نے کہا۔

پھر تم نے کنگن فوراً واپس کیوں نہ کیا؟ ملکہ نے پوچھا۔ ربی نے کہا اگر میں کنگن فوراً واپس کر دیتا تو لوگ سمجھتے میں تم سے ڈر گیا ہوں۔

میں کنگن کو اب واپس کر رہا ہوں کیونکہ میں صرف خدا سے ڈرتا ہوں تب ربی نے کنگن ملکہ کو دے دیا۔

ملکہ مسکرائی اور کہا خدا واقعی طاقتور ہے اور اس نے کنگن ربی کو واپس دے دیا۔

جمارا

سادہ صراحیوں میں شراب:

ربی یوشیع بہت ہی بدصورت تھا، لیکن وہ بہت زیادہ عقلمند اور فہیم تھا۔ ملکہ اسے اکثر اپنے محل میں بلواتی اور اس سے نصیحت حاصل کرتی۔ ایک دن ملکہ نے اس سے پوچھا کہ خدا خوشنما عقل کو بدنما کھال میں کیوں رکھ دیتا ہے۔ ربی نے کہا تم مٹی کی صراحی میں شراب کیوں رکھتی ہو؟ ملکہ نے پوچھا پھر شراب کو کہاں رکھنا چاہیے؟

ربی نے کہا تمہارے عہدوں کے لوگ چاندی اور سونے کی صراحیوں میں شراب رکھتے ہیں تو ملکہ نے حکم دیا کہ شراب کو مٹی کی صراحیوں سے چاندی اور سونے کی صراحیوں میں منتقل کر دیا جائے۔

چند ہفتوں کے بعد سونے چاندی کی صراحیوں میں شراب ترش ہو گئی۔ ملکہ نے ربی یوشیع کو بلوایا اور پوچھا کہ اس نے یہ بے کار سی نصیحت کیوں کی کہ شراب کو مٹی کی صراحیوں کی بجائے سونے چاندی کی صراحیوں میں رکھا جائے۔ ربی نے کہا میں تمہیں دکھانا چاہتا تھا کہ شراب بھی عقل کی مانند ہے اس لیے اس کو سادہ صراحی میں رکھنا چاہیے۔

ملکہ نے کہا تو کیا خوبصورت لوگ عارف اور دانا نہیں ہیں۔ ربی نے کہا ہیں لیکن وہ جس قدر خوبصورت ہیں دانائی میں اسی قدر بدصورت ہیں۔

جمارا

مستقبل کا درخت:

ربی حانی جب بہت بوڑھا ہو گیا تو وہ ایک چھوٹے سے گھر میں رہنے لگا جس کے سامنے ایک چھوٹا سا باغ تھا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ اس باغ کے درمیان میں ایک پودا لگانا چاہیے۔ اس نے ایک گڑھا کھودا اور اس میں پودا لگایا۔

جب وہ پودا لگا رہا تھا تو ایک شخص اس کے قریب سے گزرا اور اس نے ربی سے پوچھا کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم اس پودے کا پھل کھا سکو گے۔ ربی نے کہا ستر سال میں یہ پودا پھل دے گا۔ وہ شخص ہنس پڑا اور کہنے لگا کہ کیا تمہیں یقین ہے کہ تم ستر سال تک زندہ رہو گے اور اپنے اس پودے کا پھل کھا سکو گے۔

ربی نے کہا جب میں ایک بچہ تھا تو میں ایک ایسے گھر میں رہتا تھا جو درختوں سے گھرا ہوا تھا۔ یہ درخت ان لوگوں نے لگائے تھے جو مجھ سے پہلے اس گھر میں رہتے تھے۔ اس لیے میں یہ پودا لگا رہا ہوں تاکہ جو میرے بعد اس گھر میں رہیں اس کا پھل کھائیں۔

جمارا

سرکنڈا اور صنوبر:

ربی علیزر کو اپنے علم پر بہت فخر تھا۔ اس نے بائبل کی جو تفسیر لکھی تھی اس وجہ سے وہ تمام علاقوں میں بہت مقبول تھا۔ ایک دن وہ گدھے پر سوار ایک شہر میں داخل ہوا۔ ربی کے پاس سے ایک شخص گزار جو خوفناک حد تک بدصورت تھا۔ اس شخص نے کہا ربی علیزر خداوند تجھے امن میں رکھے۔ ربی نے اس کے سلام کا جواب دینے کی بجائے اس شخص سے کہا کیا اس شہر میں ہر کوئی تم جیسا ہی بدصورت ہے؟ اس شخص نے جواب دیا، مجھے تو نہیں معلوم لیکن تم اس عظیم کاریگر سے پوچھو جس نے ہم کو بنایا۔

ربی نے اس شخص کے جواب سے محسوس کیا کہ اس نے یہ بات پوچھ کر گناہ کیا ہے۔ ربی اپنے گدھے سے اتر گیا اور اس شخص کے قدموں میں جھک گیا اور اس سے معافی کا طلبگار رہا لیکن اس شخص نے ربی کو معاف کرنے سے انکار کر دیا۔ وہ شخص گردن اکڑائے ہوئے بازار کی جانب چلا گیا۔ ربی علیزر اس کے پیچھے پیچھے بازار چلا گیا اور اس شخص سے پھر معافی مانگی۔

جب وہ دونوں بازار میں پہنچے تو لوگ ربی کو دیکھ کر عقیدت سے اس کے گرد اکٹھے ہو گئے تو اس شخص نے کہا لوگو یہ اصلی ربی نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کرنا چاہیے بلکہ اس کو بے عزت کرنا چاہیے۔ اس شخص نے لوگوں کو بتایا کہ اس کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا ہے۔ لوگوں نے اس سے درخواست کی کہ ربی کو معاف کر دے پھر اس شخص نے ربی علیزر سے کہا میں تجھے معاف کر دوں گا لیکن تمہیں وعدہ کرنا ہو گا کہ آئندہ تم ایسا نہیں کرو گے۔

ربی نے دوسروں لوگوں کو اپنی کہانی سنائی۔ اس کا مطلب تھا کہ لوگوں کو بتایا جائے کہ وہ کسی کو نظر انداز نہ کریں اور حقیر نہ جانیں جیسا کہ اس نے کیا۔ سرکنڈے کی طرح لچکدار بنو صنوبر کی طرح سخت نہ بنو۔

جمارا

ایک عارف کا جواب:

ایک شخص تھا اس کا نام "جز مو" پکارا جاتا تھا۔ وہ دونوں آنکھوں سے اندھا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ معذور تھے، اس کا جسم کوڑھ زدہ تھا اور اس کے دونوں پیر بھی نہیں تھے لیکن وہ عقل وفہم میں یکتا تھا۔

ایک دن ایک شخص نے اس سے پوچھا، جبکہ تم بہت عقلمند ہو تو پھر تیرے ساتھ یہ خوفناک سلوک کیوں ہوا؟ جز مو نے کہا قصور میرا ہی ہے۔ ایک دن میں اپنے گھر سے اپنے سسر کے گھر جا رہا تھا، میں نے تین گدھوں پر سامان لادا ہوا تھا۔ ایک گدھے پر شراب لدی ہوئی تھی، دوسرے پر کھانے کا سامان تھا اور تیسرے پر نایاب پھل لدے ہوئے تھے۔

جب میں ایک بوڑھے عارف کے پاس سے گزر رہا تھا تو اس نے مجھ سے درخواست کی کہ مجھے کھانے کو کچھ دو۔ میں نے کہا میں گدھوں سے سامان اتار لوں پھر تمہیں کچھ دیتا ہوں۔ تب میں

اپنے سسر کے گھر گیا اور گدھوں سے سامان اتارا اور جب میں اس عارف کے پاس واپس آیا تو وہ مر چکا تھا۔ جب میں نے اسے مرے ہوئے دیکھا تو میں اس پر گر گیا، اور میں نے خدا سے دعا کی کہ میرے آنکھیں چلی جائیں جنہوں نے دیکھتے ہوئے اس پر رحم نہیں کھایا۔ میرے ہاتھ ٹوٹ جائیں جنہوں نے اس کی مدد نہیں کی، میرے پاؤں ٹوٹ جائیں جو اس کو دیکھ کر رکے نہیں اور میرے تمام جسم کو سزا دی جائے جو جذبہ ترحم سے خالی ہے۔

میری دعا کو فوراً قبول کر لیا گیا۔

جمارا

جنت کے حقدار:

ایک ربی بازار گیا تو ایک شخص اس کی طرف آیا اور پوچھا کیا اس بازار میں کوئی ایسا ہے جو جنت میں جانے کا حقدار ہو۔ ربی نے ادھر ادھر دیکھا اور کہا کوئی نہیں ہے؟

اس وقت دو شخص وہاں آئے۔ وہ شوخ رنگ کے کپڑوں میں ملبوس تھے اور شوخ رنگ کی ہی ٹوپیاں پہنے ہوئے تھے۔

ربی نے ان سے پوچھا تم کیا کام کرتے ہو؟ نوجوانوں نے کہا ہم دوسروں کو خوش رکھتے ہیں۔ اگر ہم غمگین لوگوں کو دیکھتے ہیں تو ہم ان کو خوش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب ہم لوگوں کو جھگڑتے ہوئے دیکھتے ہیں تو ہم ان کے درمیان صلح کروا دیتے ہیں۔

ربی نے اس پہلے شخص سے کہا میرا جواب اور تمہارا سوال دونوں غلط ہیں۔ دراصل یہ دونوں نوجوان جنت کے حقدار ہیں۔

جمارا

ہر فرد کی انفرادیت:

ربی حنان کا کہنا ہے۔ انسان ایک ایسی چیز ہے جس کو خدا نے خاص انداز سے بنایا ہے۔
اس نے ہر شخص کو ایک ہی سانچے سے بنایا ہے لیکن پھر بھی ہر انسان ایک دوسرے سے مختلف ہے۔
ہر انسان کو کہنے کا حق ہے کہ یہ دنیا میرے لیے تخلیق کی گئی۔ اگر کوئی شخص ایک شخص کو تباہ کرتا

ہے تو وہ شخص ایسے ہی ہے جیسے اس نے ساری دنیا کو تباہ کر دیا اور اگر کوئی کسی ایک فرد کی جان بچاتا ہے تو یہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے ساری دنیا کو بچالیا۔

جمارا

آدھی روٹی:

ربی حنان نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ نجومیت بہت ہی غلط طور پر خطرناک ہے۔ ایک دن اس کے دو شاگرد جنگل میں لکڑیاں اکٹھی کرنے گئے وہاں انہیں ایک نجومی ملا اس نے ان کے بارے میں پیشین گوئی کی کہ وہ زندہ لوٹ کر نہیں جائیں گے۔ ان دونوں نے اس کی پیشین گوئی کو نظر انداز کر دیا اور لکڑیاں اکٹھی کرتے رہے۔ انہوں نے لکڑیوں کے بنڈل بنائے اور انہیں لے کر ربی کے گھر کی طرف چل دیئے۔

نجومی بھی ان کے پیچھے پیچھے تھا تا کہ دیکھ سکے کہ اس کی پیشین گوئی درست ہوتی ہے یا نہیں۔

راستے میں انہیں ایک بوڑھا شخص ملا اس نے ان دونوں سے کہا کہ اسے کچھ کھانے کو دیں۔

ان کے پاس صرف آدھی روٹی تھی۔ وہ انہوں نے اس بوڑھے کو دے دی جب وہ ربی حنان کے گھر پہنچے تو انہوں نے نجومی سے کہا تمہاری پیشین گوئی تو غلط ثابت ہوئی۔

پھر انہوں نے اپنے لکڑی کے بنڈل کھولے تو دونوں گٹھوں میں ایک ایک زہریلا سانپ تھا۔ وہ سانپ گٹھوں سے نکل کر چلے گئے۔ نجومی نے ہوا میں ہاتھ لہرا کر کہا، میں کیا کر سکتا ہوں؟ خدا صرف آدھی روٹی کے عوض سب کچھ بدل دیتا ہے۔

جمارا

ادھار کے زیورات:

ایک اشرافیہ کی عورت نے ربی یوشیع سے کہا کہ لوگ اکثر دعا کرتے ہیں کہ عقلمندوں کو عقل عطا فرما۔ کیا یہ بہتر نہیں کہ کہا جائے خدا ان کو عقل دے جو بے وقوف ہیں۔

یوشیع نے اس خاتون سے کہا کیا تمہارے پاس کچھ جواہرات ہیں؟ عورت نے کہا یقیناً ہیں۔

یوشیع نے کہا اگر کوئی تمہارے پاس آئے اور کہے کہ تم اس کو وہ جواہرات ادھار دے دو تو کیا تم وہ جواہرات سے اسے ادھار دے دوگی؟ خاتون نے کہا کہ وہ ذمہ دار اور محتاط ہوگا تو میں اس کو جواہرات ادھار دے دوں گی۔

یوشیع نے کہا اگر تم اپنے زیورات غیر ذمہ دار شخص کو نہیں دے سکتی تو خدا بیوقوفوں کو عقل کیوں دے گا۔

جمارا

کالا قانون:

رومی شہنشاہیت کے زمانے میں سینیٹ میں قانون بنایا گیا کہ "سبت" نہ منایا جائے اور ختنے نہ کروائے جائیں۔

ربی روبن نے ایک رومی کا بھیس بدلا اور سینیٹ کے سامنے پیش ہوا۔ اس نے لاطینی زبان میں ایک رومی افسر سے کہا کیا تم یہودیوں سے نفرت کرتے ہو؟ رومی افسر نے کہا ہاں، کیونکہ یہودی رومی شہنشاہ کی ایک دیوتا کے طور پر پرستش نہیں کرتے۔ ربی نے پوچھا کیا تم چاہتے ہو کہ یہودی مذہب کا خاتمہ کر دیا جائے؟ رومی نے کہا ہاں ہم بھی چاہتے ہیں۔

ربی روبن نے کہا اگر تم ہفتے کے دن کی چھٹی ختم کر دو گے تو یہودی ہفتے میں سات دن کام کریں گے تو وہ تو بہت دولت مند ہو جائیں گے اور طاقتور بھی ہو جائیں گے۔ اس طرح سینیٹ نے "سبت" کے بارے میں قانون ختم کر دیا۔

تب ربی روبن نے کہا اگر تم ختنوں پر بھی پابندی رکھو گے تو ان کے زیادہ بچے پیدا ہوں گے کیونکہ ختنے ہونے سے کم بچے پیدا ہوتے ہیں تب سینیٹ نے دوسرا قانون بھی ختم کر دیا۔

جمارا

ایک تکلیف دہ سبق:

ایک شخص نے فصلیں بونے کیلئے ایک کھیت خریدا۔ اس نے یہ کھیت بہت کم قیمت پر خریدا تھا کیونکہ کھیت پتھروں سے بھرا پڑا تھا۔ اس نے کھیت سے پتھروں کو ہٹا کر قریبی گلی میں پھینکنے کا

فیصلہ کیا۔
ایک ربی نے جب اس کو پتھر پھینکتے دیکھا تو کہا جو چیز سب کی ہے اس پر سب کا حق ہے لیکن وہ شخص ہنسنے لگا۔
چند سال بعد کی بات ہے کہ وہ شخص کھیت میں ہل چلا رہا تھا تو امیر تاجر نے اسے کہا کہ تم اشرفیوں کی ایک بڑی تھیلی لے لو اور کھیت مجھے دے دو وہ شخص مان گیا۔ تاجر نے اسے اشرفیوں کی تھیلی دے دی۔
وہ شخص اشرفیوں کی تھیلی میں دیکھتا ہوا گلی میں جا رہا تھا کہ اچانک اس کا پاؤں اس پتھر سے ٹکرایا جو کبھی اس نے خود ہی راستے میں پھینکا تھا۔ وہ ٹھوکر سے گر پڑا پتھروں سے ٹکرانے سے اس کی ایک ٹانگ اور ایک بازو ٹوٹ گیا۔ اشرفیوں کی تھیلی اس کے ہاتھ سے گر پڑی، سونے کی اشرفیاں دور تک بکھر گئیں۔
وہاں سے بھکاریوں کا ایک گروہ گزرا، جب انہوں نے سونے کی اشرفیاں دیکھیں تو انہوں نے وہ اٹھانا شروع کر دیں اور اشرفیاں اٹھا کر بھاگ گئے۔
تب وہی ربی وہاں سے گزرا۔ اس نے اس شخص کو وہاں پڑے ہوئے دیکھا۔ وہ اسے اٹھا کر ایک حکیم کے پاس لے گیا۔
جب حکیم نے اس کی ٹوٹی ہوئی ہڈیاں جوڑ دیں تو ربی نے کہا خدا نے تمہاری ہڈیاں صرف تمہیں سبق سکھانے کیلئے توڑی ہیں۔

جمارا

دفن خزانہ:

ربی علیزر انطاکیہ گیا تا کہ ضرورت مند عالموں کیلئے کچھ رقم اکٹھی کرے۔ انطاکیہ میں یہوداہ نام کا ایک بہت ہی سخی شخص رہتا تھا لیکن اب اس کے پاس کچھ نہ رہا تھا اس کی دولت ختم ہو گئی تھی۔
ربی علیزر کو دینے کیلئے اس کے پاس کچھ بھی نہ تھا، اسے بہت شرم محسوس ہوئی۔
اس کی بیوی اس سے بھی زیادہ نیک خاتون تھی۔ اس نے اپنے خاوند سے کہا تمہارے پاس ابھی چھوٹا سا کھیت ہے اسے آدھا بیچ ڈالو اور اس سے ملنے والی رقم ربی علیزر کو دے دو۔

یہوداہ نے ایسا ہی کیا، اس نے آدھا کھیت بیچ کر رقم ربی کو دی تو ربی نے اسے دعا دی کہ خداوند تمہاری تمام ضرورتیں پوری کرے۔

اگلے موسم بہار میں یہوداہ نے اپنے آدھے بچے ہوئے کھیت میں بیل کے ساتھ ہل چلایا۔ بیل ٹھہر گیا ہل کسی چیز میں پھنس کر ٹوٹ گیا تھا۔ جیسے ہی یہوداہ ٹوٹا ہوا ہل نکالنے کو جھکا اس نے دیکھا کہ زمین میں ایک صندوق ہے۔ اس نے دفن شدہ صندوق نکال لیا جب اس کو کھول کر دیکھا تو اس میں قیمتی جواہرات تھے۔

چند ماہ کے بعد ربی علیزر دوبارہ انطاکیہ آیا اور یہوداہ کو ملنے گیا تو یہوداہ نے کہا اے ربی علیزر تمہاری دعا قبول ہوئی۔

ربی علیزر نے کہا یہ طاقت تمہارے دل سے آئی ہے۔

جمارا

دو بیٹے:

ایک شخص نے ایک دفعہ اپنے باپ کو موٹے تازے چوزے دیئے۔ وہ اکثر اپنے والد کو موٹے موٹے چوزے بھیجتا۔ باپ نے بیٹے سے پوچھا تم میرے لیے اتنا خرچ کیوں کرتے ہو؟ بیٹے نے کہا کھاؤ لیکن ایسے سوال مت پوچھو۔

ایک اور شخص تھا وہ گیہوں پیس رہا تھا جبکہ اس کا بیٹا اس کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک شاہی پیادہ آیا اور اس نے کہا بادشاہ نے حکم دیا ہے کہ تم میں سے ایک آئے اور بادشاہ کی فوج میں کام کرے۔ بیٹے نے باپ سے کہا تم گیہوں پیسو اور میں بادشاہ کی فوج میں جاتا ہوں کیونکہ تم فوج کی سختی اور خطرے اٹھانے کے قابل نہ ہو۔

ایک ربی نے یہ قصہ سنا کر کہا کہ پہلا شخص اپنے والد کو اچھی خوراک دیتا تھا۔ یہ بہت اچھا ہے جبکہ دوسرا اپنے والد کی جگہ سخت کام کرتا ہے، لیکن دوسرے شخص کا عمل پہلے سے زیادہ احسن ہے۔ اس لیے تم جب لوگوں کا موازنہ کرو تو بہت احتیاط برتو۔

جمارا

بددیانت بھکاری:

تبریز میں دو ربی جان اور سائمن نہانے جارہے تھے، راستے میں انہیں پھٹے پرانے کپڑوں میں ایک بھکاری ملا، اس نے ان سے بھیک مانگی۔ انہوں نے کہا کہ وہ نہا کر واپس آئے گے تو اس کی مدد کریں گے۔

لیکن جب ربی واپس آئے انہوں نے دیکھا کہ وہ بھکاری مرا پڑا ہے۔ انہیں بہت پچھتاوا ہوا۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ وہ زندہ کی تو کوئی مدد نہیں کر سکے، اب اس کو دفنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہوں نے دفنانے کیلئے اس کو غسل دینا چاہا جب انہوں نے اس کے کپڑے اتارے تو انہیں کپڑوں میں ایک تھیلی ملی جو چاندی کے سکوں سے بھری ہوئی تھی۔ وہ بہت ناراض ہوئے کہ یہ شخص اتنی دولت کے ہوتے ہوئے بھی بھیک مانگتا تھا جبکہ اس کو بھیک مانگنے کی ضرورت نہ تھی کیونکہ وہ شخص بددیانت تھا اس لیے بھیک نہ دینے کی معافی مانگنا اس سے ضروری نہ تھا تب اس کو ربیوں نے قدیم رسم کے مطابق دفن کر دیا۔

جمارا

ایک میمنا اور چوہا:

ربی یہوداہ کئی سالوں تک دانت کے درد میں مبتلا رہا، اس نے دانت کی تکلیف دور کرنے کیلئے بہت کچھ کیا لیکن کوئی علاج بھی اس کی تکلیف ختم نہ کر سکا۔ وہ اس طرح تکلیف میں کیوں مبتلا تھا؟

ربی یہوداہ ایک دفعہ بکری کے میمنے کو ذبح کرنے کیلئے لے جارہا تھا۔ میمنا چلا رہا تھا اور اپنی جان بخشی کی درخواست کر رہا تھا، لیکن ربی یہوداہ نے اس سے کہا تم صرف اس لیے تخلیق کیے گئے ہو کہ انسانوں کی خوراک بنو۔ اس لیے چپ چاپ مذبح گاہ چلے چلو۔

پھر ایک دن یہوداہ ربی کی دانت کی تکلیف ختم ہو گئی — تکلیف کیوں ختم ہو گئی؟

اس نے ایک دن دیکھا کہ ایک چھوٹا سا چوہا دریا میں گرا ہوا ہے اور ڈوبنے کے قریب ہے۔ اس نے چوہے کو دریا سے نکال لیا اور اس کی جان بچ گئی۔ چوہے نے کہا خدا ان تمام پر رحم کرے

جن کو اس نے بنایا ہے۔

جمارا

کشتیاں، درخت اور دیواریں:

ربی یانائی اس وقت تک کشتی پر سوار نہیں ہوتا تھا جب تک وہ یقین نہ کر لیتا کہ کشتی مضبوط ہے۔ وہ جب آندھی چلتی تو درخت کے نیچے سفر نہ کرتا اسے خوف ہوتا تھا کہ کوئی درخت ٹوٹ کر اس پر نہ گر پڑے، وہ پرانی دیوار کے ساتھ بھی نہ چلتا کہ کہیں وہ دیوار اس پر ہی نہ گر پڑے۔

ایک نوجوان لڑکے نے ایک دفعہ اس سے سوال کیا کہ اس کے خوف کی کیا وجہ ہے؟

ربی نے جواب دیا کہ کسی انسان کو کبھی بھی ایسا کام نہیں کرنا چاہیے کہ وہ توقع کرے کہ اسے کوئی معجزہ بچا لے گا۔

اگر میں خود اپنی حفاظت کروں گا تو خدا بہت آسانی سے میری حفاظت کر سکے گا۔

جمارا

چمک دمک اور سچے موتی:

ربی حایا ایک بہت بڑا عالم تھا لیکن اس میں فصاحت کی کمی تھی۔ اس کے خطبے بہت ہی عالمانہ تھے۔ اس لیے بہت کم لوگ اس سے سمجھ پاتے تھے۔

ربی آبا فصیح البیان تھا لیکن اس کا علم زیادہ نہ تھا۔ اس کے خطبے لوگ بڑے شوق سے سنتے لیکن ان میں بہت تھوڑا علم ہوتا۔

یہ دونوں ربی ایک دن ایک شہر میں گئے۔ دونوں نے علیحدہ علیحدہ خطبے دیئے۔ ربی آبا کے خطبے میں بہت زیادہ لوگوں نے شرکت کی لیکن ربی حایا کے خطبے میں صرف چند لوگ گئے۔ شام کے وقت دونوں ربیوں کی ملاقات ہوئی۔ ربی حایا سے ربی آبا نے پوچھا کہ تم کچھ مایوس نظر آتے ہو کیونکہ تمہارے خطبے میں بہت کم لوگوں نے شرکت کی ہے جبکہ میرے خطبے میں بہت زیادہ لوگ تھے۔

ربی حایا نے کہا کہ تصور کرو دو تاجر ایک ہی شہر میں اپنا مال بیچنے پہنچے۔ ایک تاجر کے پاس

سچے موتی تھے جو کہ بہت قیمتی تھے جبکہ دوسرے کے پاس صرف گوٹا کناری تھی جس میں چمک دمک تھی لیکن وہ بہت سستی تھی اب خود ہی اندازہ کرو کہ کس تاجر کا مال قیمتی تھا اور قیمتی مال بہت کم لوگ خریدتے ہیں۔

مدراش

ہوا کا ایک چھوٹا سا جھونکا:

ایک رومی بادشاہ تھا، اس نے رومی سلطنت کو بہت کامیابی کے ساتھ وسیع کر لیا تھا پھر اس نے دعویٰ کیا کہ وہ خدا ہے، اس لیے اس نے حکم جاری کیا کہ اس کی سلطنت میں اس کی خدا کے طور پر پوجا کی جائے۔

اس کے درباریوں میں ایک یہودی بھی تھا، اس کی تربیت ایک ربی کے طور پر ہوئی تھی۔

اس ربی نے شہنشاہ سے کہا کہ جناب میری مدد کریں۔

شہنشاہ نے پوچھا تم میری کس قسم کی مدد چاہتے ہو۔ ربی نے کہا میرا ایک جہاز جو سامان سے لدا کھڑا ہے۔ کئی ہفتوں سے سمندر میں ہوا نہیں چلی اور جہاز سمندر میں ساکن ہے جبکہ اس کے ملاح فاقوں سے مر رہے ہیں۔ یہ بھی خطرہ ہے کہ ملاح اسے دھکیل کر خشکی پر لے آئیں اور جہاز کسی چٹان سے ٹکرا کر تباہ ہو جائے۔ اس طرح میں تو تباہ و برباد ہو جاؤں گا۔

شہنشاہ نے کہا ٹھیک ہے میں اپنا جہاز بھیج دیتا ہوں جو اسے کھینچ کر لے آئے گا۔ ربی نے کہا آپ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ آپ صرف ہوا کا ایک جھونکا بھیج دیں۔ بادشاہ نے کہا، میں ہوا کا جھونکا کہاں سے لاؤں؟

ربی نے کہا تم نے ہمیں بتایا ہے کہ تم خدا ہو۔ خدا تو خود آندھی چلا سکتا ہے۔

بادشاہ غصے سے سرخ ہو گیا لیکن اس نے کچھ نہ کہا اور خاموش رہا۔ اس کے بعد اس نے خود کو کبھی خدا نہ کہلوایا۔

مدراش

دعا کی کثرت:

انتونیس نامی ایک شخص نے ربی یہوداہ سے پوچھا کیا ہر گھنٹے کے بعد خدا سے دعا کرنا چاہیے؟ ربی نے کہا نہیں اگر لوگ ہر گھنٹے کے بعد خدا سے دعا کریں گے تو وہ اس سے جھوٹ بولنا شروع کر دیں گے۔

انتونیس ربی یہوداہ کے جواب سے بہت پریشان ہوا تب ربی یہوداہ نے کہا فرض کریں ایک شخص صبح سورج نکلنے سے لے کر سورج غروب ہونے تک ہر گھنٹے بعد کسی بادشاہ کے دربار میں حاضری دیتا ہے تو وہ بادشاہ سے کیا کہے گا؟

وہ شاید بادشاہ کی صحت اور خوشی کا خواہش مند ہو گا پہلے تو اس کے الفاظ سچے اور دیانت داری سے ادا ہوں گے اور بادشاہ اس کی توجہ کیلئے اس کا احسان مند ہو گا، لیکن پھر بار بار دہرانے سے ان میں پہلے جیسی چاہت نہ ہو گی اور بادشاہ اس کی ناگلصی پر چڑ جائے گا اور وہ حکم دے دے گا کہ وہ شخص اس کے دربار میں دوبارہ حاضر نہ ہونے پائے۔

مدراش

گدھے کے گلے میں جواہرات:

ربی سائمن ہاتھ سے سن کی رسی بنا رہا تھا۔ اس کے ایک شاگرد نے اسے دیکھا اور کہا میں تمہیں ایک گدھا خرید دیتا ہوں جو تمہاری مدد کرے گا تب تمہارا کام زیادہ مشقت طلب نہ رہے گا۔

شاگرد بازار گیا اور اس نے ایک عرب سے گدھا خرید لیا اور لا کر ربی سائمن کو دے دیا۔ ربی نے گدھے کو تھپتھپایا اور اس کے گلے میں ایک قیمتی موتی کو پایا۔ شاگرد نے کہا اب تمہیں کام کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

ربی نے پوچھا وہ کیوں؟ شاگرد نے کہا یہ موتی تمہاری عمر بھر کی روزی کیلئے کافی ہے۔

ربی نے پوچھا کیا گدھے کا پہلا مالک جانتا تھا کہ گدھے کے گلے میں ایک قیمتی موتی ہے۔

شاگرد نے کہا نہیں وہ نہیں جانتا تھا۔ ربی نے کہا تب تم اس کا موتی اسے واپس لوٹا دو لیکن شاگرد نے کہا کہ ہمارا قانون ہے کہ ہمیں جو چیز اچانک مل جائے ہم اسے اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔

ربی نے کہا اگر تم عرب کو موتی لوٹا دو تو وہ خدا کے سامنے تمہاری دیانتداری کی تعریف کرے گا یقیناً خدا ستائش کو پسند کرے گا بجائے قانون کے۔

مدراش

ضائع شدہ عقل:

ربی عاصی مرنے کے قریب تھا۔ اس کا بھتیجا اس کو دیکھنے آیا تو ربی عاصی رو رہا تھا۔ بھتیجے نے کہا چچا جان تم رو کیوں رہے ہو کیا تم نے قانونِ خداوندی میں سے کسی پر عمل نہیں کیا؟ کیا تم نے اس قانون کا کوئی حصہ دوسروں کو نہیں سکھایا؟

ربی نے کہا ایسی کوئی بات نہیں۔ بھتیجے نے کہا تو پھر مجھے معلوم ہے کہ عقلمند لوگ موت سے نہیں ڈرتے۔

ربی نے کہا تم جانتے ہو میں نے خدا کے ہر قانون پر عمل کیا ہے لیکن مجھے کئی دفعہ جج کے فرائض بھی دیئے گئے لیکن میں نے ہر دفعہ جج بننے سے انکار کر دیا کیونکہ میں اپنا وقت مذہبی معاملات میں گزارنا چاہتا تھا۔ میں رو رہا ہوں کیونکہ میں نے وہ عقل ضائع کر دی جو خدا نے مجھے دی تھی۔ ربی اسی حالت میں وفات پا گیا۔

مدراش

کشتی پر آدمی:

ربی سائمن لالچ کے خلاف اکثر تقریر کیا کرتا تھا۔ ایک دن ایک تاجر اس کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ میں لالچی ہوں۔ وہ اکثر تمہارے بارے میں بتاتے ہیں کہ تم لالچ کے خلاف تقریر کرتے ہیں لیکن اگر میں گناہ گار ہوں تو یہ صرف میرا عمل ہے اگر دوسرا کوئی گناہ کرتا ہے تو وہ اس کا عمل ہے۔ اس لیے تجھے کوئی حق نہیں کہ تم دوسروں کے گناہوں کی مذمت کرو۔

تب ربی نے ایک کہانی بیان کی کہ ایک دفعہ ایک کشتی پر بہت سے لوگ دریا پار جا رہے تھے۔ ایک شخص نے برما لیا اور کشتی میں سوراخ کرنا شروع کر دیا۔ دوسرے لوگوں نے اس کو روکا۔ اس سے برما چھین کر دریا میں پھینک دیا۔ جن لوگوں نے اس کو روکا اور مزاحمت کی کیا وہ اس کو

سوراخ کرنے کی اجازت دیتے؟

تاجر واپس اپنے گھر کو لوٹ گیا اور اپنی تمام دولت غربا میں بانٹ دی۔

مدراش

کمہار اور سن کا تاجر:

ربی جوناتھن کا کہنا ہے کہ کمہار تڑکے ہوئے برتنوں کو نہیں جانچتا کیونکہ وہ انہیں اسی وقت پر کھ لیتا ہے جب وہ چاک پر ہوتے ہیں لیکن وہ صرف ثابت اور بہترین برتنوں کو پرکھتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ان کو کتنی ہی بار پرکھیں وہ ٹوٹیں گے نہیں۔

بالکل اسی طرح خدا بدکرداروں کو نہیں پرکھتا لیکن صرف نیکوں کو پرکھتا ہے۔

ربی یوشیع کا کہنا ہے سن کا تاجر جو جانتا ہے کہ اس کا سن اچھا ہے اس کی ضمانت دیتا ہے کیونکہ وہ اس کی مضبوطی کو ثابت کر چکا ہوتا ہے۔ لیکن جب اسے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا سن اچھا نہیں ہے تو وہ اس کی ضمانت بھی نہیں دیتا۔

خدا بالکل اسی طرح نیکوں کے ساتھ کرتا ہے اور بدوں کی ضمانت نہیں دیتا۔

مدراش

ایک ڈوبتا ہوا شخص:

ایک دفعہ ربی کپارا ایک چٹان پر تیر رہا تھا۔ اس نے دیکھا ایک غرق شدہ جہاز سے ایک رومی بچ کر پانی میں غوطے لگا رہا ہے۔ ربی کپارا دوڑ کر گیا اور سمندر میں چھلانگ لگا دی اور اس رومی کو سمندر سے باہر نکال لایا۔ بھیگنے کی وجہ سے وہ رومی سردی سے کانپ رہا تھا۔ ربی کپارا اسے اپنے گھر لے گیا اور اسے گرم گرم کھانا کھلایا۔

کچھ عرصہ بعد کی بات ہے کہ صوبے کے گورنر نے ایک امیر یہودی کو کسی سزا پر جیل میں ڈال دیا۔ اس یہودی کے خاندان نے ربی کپارا کو 500 سونے کی اشرفیاں دیں اور کہا کہ یہ رقم ادا کر کے اس یہودی کو رہا کرا دے تب ربی کپارا اس رومی جج کے پاس جرمانے کی رقم لے کر گیا اور جج سے کہا اس یہودی کو چھوڑ دیا جائے۔

دراصل وہ جج وہی رومی تھا جس کو ربی کپارا نے سمندر سے بچایا تھا۔ اس نے ربی کپارا کو پہچان لیا اور کہا آپ سونے کی اشرفیاں مجھے سمندر سے بچانے کے عوض اپنے پاس ہی رکھیں جبکہ آپ کے قیدی کا فدیہ معاف کیا جاتا ہے کیونکہ آپ نے مجھے گرم کھانا کھلایا تھا۔

ربی کپارا نے اس کہانی کو کئی بار لوگوں کے سامنے بیان کیا کہ رحم دلی بعض اوقات غیر متوقع انعام سے نوازتی ہے۔

مدراش

سونے کے سکوں سے بھرا صندوق:

ربی جوناتھن ایک جج تھا۔ وہ الجھے ہوئے مقدمات کے منفقہ فیصلے کرنے میں بہت شہرت رکھتا تھا۔ ایک دفعہ دو شخص اس کی عدالت میں آئے۔ پہلے شخص نے کہا میں نے اس شخص سے مکان خریدا ہے۔ میں جب مکان کی مرمت کروا رہا تھا تو مجھے فرش کے نیچے سے سونے کے سکوں سے بھرا ہوا صندوق ملا کیونکہ گھر میں نے خریدا تھا اس لیے یہ صندوق بھی میرا ہے۔

دوسرے شخص نے کہا جب میں نے اس شخص کو مکان فروخت کیا تو مجھے سونے سے بھرے سکوں کے صندوق کے بارے میں بالکل علم نہ تھا اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں اسے نکال لیتا۔ اب مجھے معلوم ہوا ہے تو صندوق میرا ہے۔

ربی نے پہلے شخص سے پوچھا کیا تمہارا کوئی بیٹا ہے؟ اس نے کہا ہاں ہے پھر ربی نے دوسرے شخص سے پوچھا کیا تمہاری کوئی بیٹی ہے؟ اس نے کہا ہاں جناب ہے۔

تو ربی نے فیصلہ دیا کہ تم دونوں اپنے بیٹے اور بیٹی کی شادی کر دو اور صندوق ان کو جہیز میں دے دو۔

مدراش

نازک پیالہ:

ربی یوشع کے پاس ایک پیالہ تھا، وہ بہت پرانا اور نازک تھا۔ وہ اکثر یہ پیالہ لوگوں کو

دکھاتا اور کہتا اگر میں اس پیالے میں گرم پانی ڈالوں تو یہ ٹوٹ جائے گا اگر میں اس پیالے میں ٹھنڈا پانی ڈالوں تو یہ تڑک جائے گا۔ اس لیے میں اس پیالے میں گرم اور ٹھنڈا پانی ملا کر ڈالتا ہوں۔

اسی طرح اگر خدا صرف لوگوں کو اپنا رحم دکھائے تو تب گناہ بہت بڑھ جائیں گے اگر خدا لوگوں کو اپنی جباریت دکھائے تو لوگ زندہ نہ بچیں۔ اس لیے خدا رحم اور انصاف ملا کر استعمال کرتا ہے۔

مدراش

ایک ڈوبتا ہوا جہاز:

ربی تنہما کا کہنا ہے کہ فرض کریں ایک جہاز پر مویشی اور بھیڑیں لدی ہوئی ہیں اور جہاز طوفان میں گھر کر ڈوبنے لگا ہے تو جہاز ران یہ فیصلہ کریں گے کہ ان گائے بھیڑوں کو دریا میں پھینک دیا جائے تاکہ جہاز سے وزن کم ہو جائے۔

کیونکہ انسان اپنے آپ کو حیوانوں سے اہم سمجھتے ہیں اس لیے وہ جانوروں کی زندگی بچانے سے اپنی زندگی بچانے کو اہمیت دیتے ہیں۔

لیکن خدا نے تو انسان اور حیوانوں دونوں کو پیدا کیا ہے اور وہ دونوں مخلوقات سے ایک سا پیار کرتا ہے۔

جب خدا نے اس زمین کو تباہ کرنے کیلئے طوفان بھیجا تھا۔ اس نے انسانوں اور حیوانوں سے ایک سا سلوک کیا تھا پھر اس نے عہد کیا تھا کہ وہ دنیا کو دوبارہ تباہ نہیں کرے گا۔

جانوروں کی مصیبت اس کو اسی طرح غمزدہ کر دیتی ہے جیسے انسانوں کی۔

مدراش

پانی اور شراب:

جس طرح پانی ہر مخلوق کیلئے مفت ہے اسی طرح خدا کا قانون بھی سب کیلئے مفت ہے جس طرح پانی سے زندگی پیدا کی گئی اسی طرح خدا نے اپنے قانون کے ذریعے اس زمین پر زندگی پیدا

کی اور جس طرح پانی انسان کی گندگی کو دھوتا ہے اسی طرح خدا کا قانون برائیوں کو دھوتا ہے۔
جس طرح شراب سونے چاندی کی قیمتی صراحیوں میں نہیں رکھی جاتی بلکہ مٹی سے بنے ہوئے سادہ برتنوں میں رکھی جاتی ہے۔ اس طرح خدا اپنا قانون بھی متحمل مزاج لوگوں میں ہی رکھتا ہے۔ جس طرح شراب انسان کے دل کو گرماتی ہے اسی طرح خدا کا قانون بھی انسانوں کے دلوں کو گرماتا ہے۔ جس طرح شراب بڑھاپے میں زیادہ لطف دیتی ہے اسی طرح خدا کا قانون بھی بڑھاپے میں زیادہ خوشی مہیا کرتا ہے۔

مدراش

زادِ راہ:

ربی یہوداہ کا کہنا ہے کہ انسانی ذہن بہت جلد اور آسانی سے حقائق تک رسائی حاصل کر لیتا ہے۔ اگر آپ خدائی قانون کو سیکھنے کی خواہش رکھتے ہیں تو تفصیل میں نہ جائیں۔ خدائی قانون کے بنیادی اصول سیکھیں تب آپ اس خدائی قانون کی تفاصیل بھی آسانی سے سمجھ جائیں گے۔
جب آپ کسی لمبے سفر پر جاتے ہیں تو آپ کو زادِ راہ کیلئے رقم کی ضرورت ہوتی ہے مگر آپ تانبے کے سینکڑوں سکوں کا بوجھ نہیں اٹھا سکتے بلکہ آپ سونے اور چاندی کے چند سکے اپنی جیب میں ڈال لیتے ہیں اور جب ضرورت ہوتی ہے تو سونے یا چاندی کے سکوں کو تانبے کے سکوں میں تبدیل کروایا جا سکتا ہے۔

مدراش

شائستہ نوجوان:

ربی یانائی ہر دوپہر کے بعد کسی نہ کسی کو رات کے کھانے پر دعوت دیتا تھا۔ ایک دن اسے ایک نوجوان ملا جو طالب علموں والا لباس پہنے ہوئے تھا۔ ربی نے اس کو رات کے کھانے پر مدعو کیا۔
کھانے کے دوران ربی نے نوجوان کے ساتھ عالمانہ گفتگو کرنے کی کوشش کی لیکن نوجوان نے اس کی گفتگو میں کوئی دلچسپی نہیں لی۔ جب وہ کھانا کھا چکے تو ربی نے نوجوان سے کہا آؤ ہم کھانا

کھانے کا خدا کے حضور شکریہ ادا کریں۔

لیکن نوجوان نے کہا اسے کوئی ایسی دعا کرنا نہیں آتی۔ ربی نے اوپر خدا کی جانب دیکھتے ہوئے کہا کہ ایک کتے نے میرے گھر سے کھانا کھایا، نوجوان اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے ربی کو پکڑ لیا اور چلا کر کہا تم خدا کے سامنے میری بے عزتی کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتے؟

ربی نے کہا تمہیں کیا حق تھا کہ میرے گھر کھانا کھاتے؟ نوجوان نے کہا میں تو ہر کسی سے مہذب اور شائستہ رویہ رکھتا ہوں جب میں دو افراد کو جھگڑتے ہوئے دیکھتا ہوں تو میں ان میں صلح کروانے کی کوشش کرتا ہوں۔

ربی نے نوجوان سے معافی مانگی تو نوجوان نے اسے معاف کر دیا۔ ربی نے اس کو دعوت دی کہ وہ جب چاہے اس کے گھر میں کھانا کھا سکتا ہے۔

مدراش

پھل کی ٹوکری:

ایک بادشاہ ایک باغ کے قریب سے گزر رہا تھا، اس نے دیکھا ایک بوڑھا شخص انجیر کا پودا لگا رہا تھا۔ بادشاہ نے پوچھا تم اس عمر میں پودا کیوں لگا رہے ہو؟ تم تو اس درخت کا پھل لگنے سے پہلے ہی مر جاؤ گے۔

بوڑھے آدمی نے کہا اگر خدا کی مرضی ہوگی تو میں اس درخت کا پھل کھاؤں گا ورنہ میرے بچے تو اس درخت کا پھل ضرور کھائیں گے۔

تین سال کے بعد بادشاہ پھر وہاں سے گزرا بوڑھا شخص بادشاہ کے پاس انجیروں سے بھری ہوئی ٹوکری لے کر آیا اور کہا جناب یہ اسی درخت کا پھل ہے جو میں نے لگایا تھا۔ بادشاہ نے اس کی ٹوکری کو پھلوں کے بدلے سونے کی اشرفیوں سے بھر دیا اور کہا یہ تیرا انعام ہے۔

بوڑھے کی بیوی بہت لالچی تھی، اس نے مختلف پھلوں کی ایک ٹوکری تیار کی اور بوڑھے سے کہا یہ بادشاہ کو دے آؤ۔ وہ بادشاہ کے محل میں گیا اور اسے پھلوں کی ٹوکری پیش کی۔

بادشاہ غصے میں آ گیا اس نے حکم دیا کہ ٹوکری کے پھل بوڑھے کے اوپر پھینک دیئے

جائیں۔
بادشاہ نے کہا تم سمجھتے تھے کہ میں تمہاری ٹوکری پھر اشرفیوں سے بھر دوں گا۔ تم نے میری شفقت کا ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی۔ جاؤ میری نظروں سے دور ہو جاؤ۔
جب بوڑھا گھر واپس آیا تو اس کی بیوی نے پوچھا وہ ڈرا ہوا کیوں ہے۔ بوڑھے نے کہا میں خوفزدہ ہوں کہ اگر ٹوکری میں بہت سے مالٹے اور بڑے پھل ہوتے تو میں ان کے نیچے آ کر مر گیا ہوتا۔

مدراش

ایک بیوقوف:

ایک دولت مند بوڑھا مرا تو اس کے جنازے کے بعد مقامی مشیر نے بوڑھے کی وصیت کھولی۔ وصیت میں لکھا تھا کہ اس کی تمام دولت اس کے بیٹے کو دی جائے لیکن یہ دولت اس وقت اس کے بیٹے کو دی جائے جب وہ بیوقوف ہو جائے۔
مشیر بہت پریشان ہوا، وہ ربی یوشیع کے پاس گیا تو اس وقت ربی ہاتھوں اور پاؤں پر جھکا ہوا تھا اور اس کا چھوٹا بیٹا ربی پر سوار تھا۔ مشیر نے پوچھا یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ ربی نے کہا میں اپنے بچے کے ساتھ کھیل رہا ہوں۔
مشیر نے ربی کو بوڑھے کی وصیت دکھائی اور پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ ربی ہنسا اور کہنے لگا۔ اس بوڑھے کا بیٹا ہی اس کی دولت کا اصل وارث ہے لیکن جب وہ شادی کرے اور اس کے ہاں بچہ پیدا ہو جائے تو وہ بالکل بیوقوفوں جیسا ہو جائے گا تب اس کے والد کی دولت اسے دے دینا۔

مدراش

جنت کا ہمسایہ:

ربی یوشیع نے خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں ہے اور اس کا ہمسایہ ناناس نامی ایک قصائی ہے۔ ربی نے سوچا اگر ناناس جنت میں اس کا ہمسایہ ہے تو وہ ضرور اس جیسی خوبیاں رکھتا ہوگا۔

اس لیے ربی نے سوچا کہ اسے ناناس قصائی سے ملنا چاہیے تاکہ اسے پتا چل سکے کہ جنت میں اس کا درجہ مجھ سے زیادہ ہے یا کم ہے۔

اس لیے ربی ناناس قصائی کی دکان پر گیا اور اس سے پوچھا کہ وہ روزانہ کیا کیا اچھے کام کرتا ہے۔

ناناس قصائی نے کہا میں اپنے گاہکوں کو ایسا ہی گوشت دیتا ہوں جیسے وہ مجھے پیسے دیتے ہیں۔ ربی نے سوچا یہ تو اتنی بڑی خوبی نہیں ہے۔

ناناس نے کہا دوسرا کام یہ ہے کہ میرے والدین بہت بوڑھے ہیں۔ میں انہیں کھانا دیتا ہوں اور ان کے آرام کا خیال رکھتا ہوں۔

تب ربی مسکرایا اور اس نے کہا تب میں بہت خوش ہوں کہ تم میرے جنت میں ہمسائے بنو۔

مدراش

عقل مند کسبی:

ربی عکبہ کے ایک شاگرد کا نام نعمان تھا۔ اس نے بازار میں ایک خوبصورت کسبی کو دیکھا۔ وہ کئی دنوں تک اس کسبی کی خوبصورتی کو اپنے ذہن سے نہ اتار سکا بلکہ کسبی کیلئے اس کی خواہش شدید سے شدید تر ہوتی گئی۔

اس نے ایک دن اپنے ملازم کو رقم دے کر بھیجا کہ وہ کسبی سے تنہائی میں ملنے کا بندوبست کرے۔

جب نعمان کسبی کے مکان پر پہنچا تو اس نے فوراً پہچان لیا کہ یہ تو ربی عکبہ کا قابل ترین شاگرد ہے۔

کسبی نے نعمان سے کہا اگر تم نے میرے ساتھ ہم بستری کی تو اس زمین پر بھی تمہارا کردار تباہ ہو جائے گا اور آسمانوں میں بھی تجھے عذاب ملے گا لیکن یہ بات بھی نعمان کے جذبات کو ٹھنڈا نہ کر سکی۔ کسبی نے مزید کہا تم چند لمحوں کی لطف اندوزی کیلئے اپنی پوری زندگی کو تباہ نہ کرو۔

نعمان اپنے حواس میں آ گیا۔ اس نے کسبی کی عقل مندی کی تعریف کی اور وہاں سے چلا آیا۔

چند سالوں کے بعد نعمان ربی بن گیا اس نے کسبی کو پیغام بھیجا کہ وہ اس سے شادی کرنا

چاہتا ہے۔ کسبی نے شادی کا پیغام منظور کر لیا۔
شادی کے بعد وہ کسبی نعمان ربی کی وفادار بیوی ثابت ہوئی۔ اس کسبی کی عقل مندی نے ربی نعمان کو بہترین انسان بنا دیا۔

مدراش

نیولے اور گوشت:

ربی ذکی ایک شہر میں قاضی تھا۔ اس نے چوری کی چیزیں خریدنے والوں کو تو جیل میں بند کر دیا لیکن چوروں کو چھوڑ دیا۔ لوگوں نے اس کی حکمتِ عملی پر تنقید کی۔ ربی ذکی نے ان لوگوں کو عدالت میں بلایا جب سب لوگ آ گئے تو اس نے عدالت کے احاطے کے پھاٹک بند کروا دیئے۔ ربی نے زمین پر گوشت کے ٹکڑے پھینک دیئے اور پھر ایک پنجرے سے کئی نیولے چھوڑ دیئے۔ ہر نیولے نے گوشت کا ایک ٹکڑا اٹھایا اور کسی خفیہ جگہ کی تلاش میں ادھر ادھر دوڑنے لگے اور گوشت کے ٹکڑے سمیت ادھر ادھر چھپ گئے۔
چند لمحوں کے بعد نیولے پھر گوشت کے ٹکڑے اٹھانے کو آئے تو ربی نے کہا ان کے چھپنے کی جگہ کو بند کر دیا جائے۔
نیولے جب گوشت کے ٹکڑے لے کر دوبارہ چھپنے کی جگہ کو گئے تو وہاں چھپنے کی کوئی جگہ نہ تھی۔ اس لیے وہ واپس گوشت سمیت اسی جگہ آ گئے جہاں سے گوشت اٹھایا تھا۔
ربی ذکی نے کہا اگر چوروں کو اپنا چوری شدہ مال چھپانے کو جگہ نہ ملے گی تو وہ کچھ بھی چوری نہ کریں گے۔

مدراش

ایک جہاز کی روانگی اور آمد:

ربی لادی نے اپنے شاگردوں سے کہا، جب ایک بچہ پیدا ہوتا ہے تو لوگ خوشی مناتے ہیں جب کوئی مر جاتا ہے تو لوگ ماتم کرتے ہیں یہ دونوں ہی غلط طریقے ہیں۔
جب کوئی جہاز بندرگاہ سے روانہ ہوتا ہے تو لوگ اداس ہو جاتے ہیں۔ انہیں خدشہ ہوتا ہے

کہ جہاز کو کئی خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا اور ملاحوں کو تھکان اور مشکلات کا سامنا کرنا ہو گا لیکن جب جہاز بالکل محفوظ طرح سے واپس لوٹ آتا ہے تو لوگ خوشیاں مناتے ہیں۔

اسی طرح جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو ہمیں اس کی زندگی میں آنے والے خطروں اور مشکلات کو مدنظر رکھ کر سوچنا چاہیے۔

موت کو خوش آمدید کہنا چاہیے کیونکہ موت تمام خطروں اور مشکلات کو ختم کر دیتی ہے اور روح اپنی اصل میں واپس لوٹ جاتی ہے۔

مدراش

زندگی کا راستہ:

ربی عکبہ کا کہنا ہے ایک سال کی عمر تک ہر کوئی مطلق العنان بادشاہ ہوتا ہے ہر کوئی آپ کو گلے لگاتا اور محبت کرتا ہے۔ دو سال کی عمر میں تم ایک میمنے کی مانند ہوتے ہو۔ مٹی میں کھیلو یا صاف رہو بچپن میں تمام دن کھیلو یا کچھ بھی کرو اس وقت ایک بھیڑ کی مانند ہوتے ہو۔

اٹھارہ سال کی عمر میں تم ایک گھوڑے کی طرح ہوتے ہو تم اپنی جوانی اور طاقت سے لطف اٹھاتے ہو جب تمہاری شادی ہو جاتی ہے تو تم ایک گدھے کی طرح ہوتے ہو جب تم ادھیڑ عمر ہوتے ہو تو تم ایک کتے کی طرح ہوتے ہو، کیونکہ تم دوسروں کی مدد کے محتاج ہوتے ہو۔

بڑھاپے میں تم ایک بندر کی طرح ہوتے ہو، تم میں پھر بچپن لوٹ آتا ہے تمہارے کام پر کوئی دھیان نہیں دیتا۔

مدراش

بیوی کی چھتری میں سکے:

برتھولومیو نام کا ایک بنیا تھا جو کہ اپنی دیانتداری کیلئے بہت مقبول تھا۔ وہ بہت ہی پر آسائش زندگی گزارتا تھا مگر اب وہ اپنی خواہشات کی وجہ سے امانت دار نہ رہا تھا۔

ایک شخص نے برتھولومیو کو دیانتدار خیال کرتے ہوئے اس کے پاس سونے کی سو اشرفیاں امانت رکھیں لیکن رسید حاصل نہ کی۔

کچھ عرصہ کے بعد اس شخص نے برتھولومیو سے اپنی اشرفیاں واپس مانگیں لیکن برتھولومیو نے کہا میں نے تیری اشرفیاں تجھے واپس کر دیں تھیں۔

اس شخص نے کہا تم ہیکل میں چل کر ربی کے سامنے قسم کھاؤ کہ تم نے میری اشرفیاں واپس کر دیں تھیں۔

برتھولومیو نے ایک بید کی چھڑی لی اس کو اندر سے کھوکھلا کیا اور اس میں ایک سو اشرفیاں رکھیں اور وہ لاٹھی ٹیکتا ہوا اس شخص کے ساتھ ہیکل میں گیا تا کہ قسم کھائے جب وہ قسم اٹھانے لگا تو اس نے اپنی بید کی لاٹھی اس شخص کو پکڑا دی۔

پھر اس نے قسم اٹھاتے ہوئے کہا میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم نے مجھے جو سونے کے سکے دیئے تھے اب تمہارے ہاتھ میں ہیں۔

اس شخص نے جب یہ لفظ سنے تو اس کو بہت صدمہ ہوا اور اس کے ہاتھ سے لاٹھی گر گئی اور اس میں سے سونے کے سکے زمین پر بکھر گئے۔

برتھولومیو مسکرانے لگا تب اس کے بعد اس پر کسی نے بھروسہ نہ کیا۔

مدراش

ایک دولت مند اور ایک غریب:

دو آدمی ایک ہی وقت میں ایک ربی کے گھر پہنچے۔ دونوں ہی اپنے ذاتی معاملات کے بارے میں ربی سے ملنا چاہتے تھے۔

ربی نے پہلے امیر شخص کو اندر بلایا اور اس کے ساتھ بہت دیر تک گفتگو کرتا رہا۔ اس کے بعد اس نے غریب شخص کو اندر بلایا اور صرف چند لمحوں میں فارغ کر دیا۔

یہ تو بہت ہی ناانصافی ہے۔ غریب شخص نے کہا، ربی نے جواب دیا تم بھی کتنے بیوقوف ہو! میں نے تم دونوں کو اس وقت ہی دیکھ لیا تھا جب تم میرے گھر میں داخل ہوئے تھے تو میں نے پہچان لیا تھا کہ تم غریب ہو لیکن جب میں نے اس دولت مند کی گفتگو سنی تو میں نے محسوس کیا کہ وہ تم سے زیادہ غریب ہے۔ اس لیے میں نے اس کے ساتھ زیادہ دیر گفتگو کی ہے۔

حسی دسم (Hasi Dism)

دولت مند لوگ اور گائیں:

اک ربی اپنا زیادہ وقت دولت مند لوگوں سے رقم اکٹھی کرنے میں گزارتا تا کہ وہ اس رقم سے غریبوں کیلئے کھانے، کپڑوں اور رہائش کا بندوبست کر سکے۔ وہ ربی امیر اور دولت مند لوگوں کے پاس جاتا احترام سے ان کے آگے جھکتا اور پھر ان سے غریبوں کی مدد کیلئے رقم کی درخواست کرتا۔

ایک دن ربی کے بیٹے نے اس سے کہا یہ دولت مند لوگ تم سے عقل وفہم اور علم ودانش میں بہت کم تر ہیں۔ اس لیے علم کی فضیلت کی وجہ سے ان لوگوں کو آپ کے سامنے جھکنا چاہیے۔
ربی نے جواب دیا، میں تو صرف فطرت کا تقاضا پورا کرتا ہوں کیونکہ گائیں انسان سے کم تر ہیں۔ وہ علم وعقل اور دانش سے عاری ہیں۔ اس کے باوجود انسان ان کے آگے جھکتے ہیں تا کہ ان سے دودھ حاصل کریں۔

حسی دسم

رقم کا استعمال:

دو تاجروں نے ایک ربی سے کہا کہ وہ ان دونوں میں ایک بڑی رقم کے تنازعے کا فیصلہ کر دے۔ ربی نے دونوں تاجروں کو فیصلے سے مطمئن کر دیا۔ ان دونوں تاجروں نے ربی کو اس کی کوششوں کا معاوضہ صرف ایک چاندی کا سکہ دیا۔ یہ کیا ہے؟ ربی نے سکے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ تاجروں نے کہا یہ رقم ہے۔
ربی نے پوچھا تم اس رقم سے کیا کرتے ہو۔ تاجروں نے کہا ہم کاروبار کرتے ہیں تم بھی اس رقم سے کاروبار کرنا اور منافع حاصل کرنا۔
ربی نے کہا تو پھر یہ تو بہت زیادہ رقم ہے اور اس نے وہ سکہ ان تاجروں کو واپس کر دیا لیکن انہوں نے یہ سکہ واپس لینے سے انکار کر دیا اور کہا اگر تم یہ نہیں رکھنا چاہتے تو اس کو اپنی بیوی کو دے دو۔

ربی نے پوچھا وہ اس کا کیا کرے گی؟ دونوں تاجروں نے کہا وہ اس سے گھر کی چیزیں اور

کھانا خرید سکتی ہے۔ ربی نے کہا تو پھر تو آپ کو مجھے اور رقم دینا چاہیے، اب تاجروں کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ اس لیے انہوں نے ربی کو سکوں کی پوری تھیلی دے دی۔

حسی دسم

بٹوے میں سکے:

ایک کنجوس شخص تھا وہ بہت زیادہ دولتمند تھا۔ اس کا بٹوا گم ہو گیا۔ اس نے اعلان کیا کہ جو کوئی اس کا بٹوا تلاش کر کے دے گا۔ اس کو بھاری رقم انعام میں دی جائے گی۔ ایک غریب آدمی کو وہ بٹوا مل گیا اور وہ اسے لے کر کنجوس شخص کے پاس گیا۔ کنجوس شخص نے بٹوے میں سے رقم گنی اور چلا کر کہنے لگا۔ اس میں سے دس سکے کم ہیں، چل دفع ہو جاؤ تم تو چور ہو۔

غریب شخص نے کچھ بھی نہیں چوری کیا تھا۔ اس نے مقامی ربی کے پاس شکایت کی۔ ربی اس کنجوس کو ملنے گیا اور کنجوس سے پوچھا اس بٹوے میں کتنی رقم تھی؟ کنجوس نے کہا کہ اس میں پچاس سکے تھے۔

ربی نے غریب شخص سے پوچھا کہ جب تمہیں بٹوا ملا تو اس میں کتنے سکے تھے؟ غریب شخص نے کہا اس میں چالیس سکے تھے۔

پھر ربی نے کنجوس سے کہا بات تو صاف ہو گئی کہ یہ بٹوا تمہارا نہیں ہے کیونکہ اس میں تو پچاس سکے تھے اب تم یہ بٹوا اس غریب شخص کو واپس کر دو، اس طرح ربی نے بٹوا غریب شخص کو دیتے ہوئے کہا اس کو اس وقت تک اپنے پاس رکھو جب تک اس کا اصلی مالک نہیں مل جاتا۔

حسی دسم

کھڑکی اور شیشہ:

ایک کنجوس جب بوڑھا ہو گیا تو وہ اداس رہنے لگا۔ وہ اپنی ہی کنجوسی کا شکار تھا۔ اس نے اپنے آپ سے کہا کہ میرے پاس وہ تمام آسائشیں ہیں جو رقم سے خریدی جا سکتی ہیں لیکن کوئی چیز بھی مجھے خوش نہیں کر سکتی تو اب مجھے کیا کرنا چاہیے؟

وہ ربی کے پاس گیا اور اس سے مشورہ طلب کیا۔ ربی نے کمرے کی کھڑکی کی طرف اشارہ

کر کے کہا تمہیں یہاں کیا نظر آتا ہے؟

کنجوس نے کہا میں لوگوں کو دیکھ رہا ہوں تب ربی نے ایک شیشے کی جانب ہاتھ کا اشارہ کر کے پوچھا یہاں تجھے کیا نظر آرہا ہے؟

کنجوس نے کہا اس میں میں اپنے آپ کو دیکھ رہا ہوں۔ ربی نے کہا دونوں ہی کھڑکی اور آئینہ شیشے سے بنے ہوئے ہیں لیکن آئینے کا شیشہ چاندی سے ڈھکا ہوا ہے۔ اس لیے تمہیں اس میں اپنا آپ نظر آتا ہے اور تم دوسروں کو نہیں دیکھ سکتے۔

کنجوس ربی کے پاس سے چلا گیا اور زندگی میں پہلی بار شہر میں گھومنے لگا اور اس کو سب کچھ بھول گیا تب اسے لوگوں کی ضرورتوں کے بارے میں معلوم ہوا۔

اس نے فیصلہ کیا کہ اسے اپنی دولت میں دوسروں کو بھی شریک کرنا چاہیے تب اس کی کنجوسی ختم ہوئی اور وہ خوش رہنے لگا۔

حسی دسم

راج ہنس اور کوا:

ایک بڑا مبلغ ایک چھوٹے سے شہر میں گیا اور اس نے فیصلہ کیا کہ اسی شہر میں رہے گا۔ وہ اس شہر کے ربی کو ملنے گیا اور اس سے کہا کہ میں لوگوں کی رہنمائی کروں گا اور ان کے دلوں میں خدا کی محبت فروزاں کردوں گا اور وہ لوگ خدا کے قوانین کی پابندی کریں گے۔

ربی نے کہا اس شہر کے لوگ مجھے بہت کم ہدیہ دیتے ہیں، اگر انہوں نے تیرے اور میرے درمیان اس کو تقسیم کر دیا تو ہم دونوں فاقوں مریں گے۔

مبلغ نے ربی کو ایک حکایت سنائی کہ ایک راج ہنس تھا اس کا مالک بہت کم عقل تھا۔ وہ اکثر راج ہنس کو بہت کم خوراک ڈالتا۔ اس طرح راج ہنس بھوکا رہتا۔ ایک دن راج ہنس کا مالک ایک کوا لایا اور اس نے راج ہنس اور کوے کو بند کر دیا۔ راج ہنس نے کہا اب ہم دونوں ہی فاقوں مریں گے۔ راج ہنس نے کہا۔

میرا مالک تو پہلے ہی اکثر مجھے خوراک دینا بھول جاتا ہے۔

کوے نے کہا تم اب فکر نہ کرو جب میں بھوکا ہوں گا تو میں چلایا کروں گا تو ہمارے مالک کو

یاد آ جایا کرے گا کہ ہم بھوکے ہیں اور وہ ہمیں خوراک دے دیا کرے گا۔

حسی دسم

بیوقوف پڑوسی:

ایک شخص نے ربی شملیک سے کہا کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ ہمیں اپنے پڑوسیوں سے محبت سے پیش آنا چاہیے تو میں ایسے پڑوسی سے کیونکر محبت کر سکتا ہوں جو کہ ہمیشہ مجھے نقصان پہنچانے کی کوشش میں رہتا ہے۔

ربی نے کہا تمہارے پڑوسی میں بھی خدا ہی کی پھونکی ہوئی روح ہے۔ اسی خدا کی روح جسم کے ہر حصے میں ہے۔ وہ اسی کی کسی صفت کا اظہار ہے۔

تمہارے اندر بھی خدا ہی کی پھونکی ہوئی روح ہے اور تم بھی اسی کے بندے ہو۔

اگر کبھی تمہارا پاؤں کسی پتھر سے ٹھوکر کھا جائے اور تم گر جاؤ تو کیا تم اپنے پاؤں کو سزا دو گے؟

بلکہ تم اپنے پاؤں کو آرام دینے کی کوشش کرو گے۔

بالکل اسی طرح اگرچہ تمہارا پڑوسی تمہیں تکلیف دیتا ہے لیکن تمہیں اس کو آرام دینے کی کوشش کرنی چاہیے۔

حسی دسم

ہیرے کی انگوٹھی:

ایک دفعہ ایک فقیر ربی شملیک کے پاس بھیک مانگنے آیا، ربی کے پاس دینے کو کچھ نہ تھا۔

ربی نے اپنی بیوی کے زیورات کا ڈبہ کھولا اور اس میں سے ایک ہیرے کی انگوٹھی نکال کر فقیر کو بھیک میں دے دی۔

فقیر اس انگوٹھی کو لے کر بہت خوش ہوا۔ کچھ دیر کے بعد ربی کی بیوی نے اپنی بالیاں رکھنے کیلئے زیورات کا ڈبہ کھولا تو اس میں ہیرے کی انگوٹھی نہ تھی۔

ربی نے کہا کہ اس نے انگوٹھی ایک فقیر کو بھیک میں دے دی ہے۔ وہ غصے سے سرخ ہو گئی۔

اس نے کہا تمہیں معلوم ہے اس انگوٹھی کی قیمت پچاس سونے کی اشرفیاں تھی۔

ربی باہر گیا اور اس نے فقیر کو تلاش کیا بازار میں اسے فقیر مل گیا۔ ربی نے فقیر سے کہا مجھے ابھی معلوم ہوا ہے کہ جو انگوٹھی میں نے تجھے دی ہے اس کی قیمت پچاس سونے کی اشرفیاں ہے۔ اس لیے میں تمہیں بتانے آیا ہوں کہ اس انگوٹھی کو جب بیچو گے تو پچاس اشرفیوں سے کم نہ لینا۔

حسی دسم

چوری اور جوا:

ربی وولف آف زبراز کی بیوی بہت ہی نیک خاتون تھی، لیکن وہ دوسروں میں نقص تلاش کر کے بہت خوشی محسوس کرتی۔

ربی دوسروں کی نیکیوں کو دیکھتا اور ان کی برائیوں کی کبھی بات نہ کرتا۔

ایک دفعہ ربی کی بیوی نے اپنی نوکرانی پر ہیرے کی انگوٹھی چرانے کا الزام لگایا۔ اس طرح ربی کی بیوی نے فیصلہ کیا کہ اس نوکرانی کو عدالت میں پیش کرے۔

ربی کی بیوی نے کوٹ پہنا تا کہ عدالت جائے تو ربی نے بھی کوٹ پہن لیا۔ ربی کی بیوی نے کہا آپ کی ضرورت نہیں ہے میں اکیلی عدالت جاؤں گی۔ ربی نے کہا یہ ٹھیک ہے کہ تم اپنا مقدمہ اچھی طرح بیان کرو گی لیکن وہ بے چاری نوکرانی اپنی صفائی کیسے پیش کرے گی؟

میں تو اس بیچاری کی وکالت کرنے جا رہا ہوں تا کہ انصاف ہو۔

ربی کی بیوی نے اپنا کوٹ اتار دیا اور پھر کبھی بھی اس معاملہ پر بات نہ کی۔

ایک دوسرے موقع پر ربی کی بیوی نے سنا کہ اوپر کے کمرے میں کچھ لوگ ٹھہرے ہوئے تھے جو ساری رات جوا کھیلتے رہتے تھے۔

اس نے اپنے خاوند سے کہا کہ یہ لوگ بدکردار ہیں آپ کو ان کی سرگرمیوں کو روک دینا چاہیے اور انہیں کہیں کہ وہ اپنے گھروں کو لوٹ جائیں۔

ربی نے کہا شاید وہ تمام رات جاگنا چاہتے تھے تا کہ آنے والی صبح کی عبادت میں شامل ہوں۔

حسی دسم

حیوانوں سے کم تر:

ربی لیب اپنی دانشمند کہاوتوں کی وجہ سے بہت مشہور تھا۔

آپ کی قسمت اچھی ہو یا بری لیکن آپ کو ہمیشہ پرسکون رہنا چاہیے۔ یاد رکھیں آپ اس زمین پر پردیسی ہو جو کہ چند لمحوں کیلئے اس زمین پر آئے ہو۔

آپ دنیا کے معاملات کے بارے میں پریشان کیوں ہیں؟ کیونکہ یہ دنیا آپ نے نہیں بنائی بلکہ خدا نے بنائی ہے۔

اگر امن نہ ہوگا تو کچھ بھی قائم نہ ہوگا۔

اپنی ذلت کو صبر سے برداشت کرو کیونکہ تمہاری اصل دولت تمہاری شہرت ہے۔

کچھ بھی کرنے سے پہلے سوچو تب تمہیں ناکامی نہیں ہوگی۔

تمہیں نیک بن کر خدا کا خادم رہنا چاہیے تب تمہارے اندر برائیوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کی طاقت پیدا ہوگی۔

انسان اشرف المخلوقات ہے کیونکہ انسان گفتگو کر سکتا ہے۔ اگر تم اپنی بولنے کی طاقت کو گالیاں دینے، جھوٹ بولنے اور جھوٹی گواہی دینے کیلئے استعمال کرو گے تب تم جانوروں سے بھی حقیر اور بدتر ہو جاؤ گے۔

حسی دسم

جہیز کیلئے عطیہ:

لبنان کے ربی کا کہنا ہے، میں ان بدکرداروں سے بہت محبت رکھتا ہوں جو یہ تسلیم کرتے ہیں کہ وہ بدکردار ہیں۔ اس کے بعد میں ان سے محبت رکھتا ہوں جو نیک ہیں جبکہ بدکردار جو سچ بولتے ہیں۔

خدا کا کہنا ہے کہ میں ان سے محبت کرتا ہوں جو سچ بولتے ہیں کوئی شخص بھی گناہوں سے پاک نہیں ہے۔

ایک تاجر اس ربی کے پاس آیا اور کہا کہ میری تمام دولت لوٹ لی گئی ہے۔ اس لیے میرے

پاس کوئی رقم نہیں ہے کہ میں اپنی بیٹیوں کو جہیز دے سکوں کیونکہ جہیز کے بغیر شادی نہیں ہو سکتی۔

ربی نے کہا کہ تم امیر لوگوں سے عطیہ اکٹھا کرو۔ تاجر نے کہا کہ اس طرح تو میرا دل ٹوٹ جائے گا۔ کیونکہ اگر کسی نے مجھے عطیہ نہ دیا یا بہت کم دیا تو میرے دل میں اس کے خلاف نفرت ابھرے گی۔

ربی نے کہا کہ خداوند نے ہر کسی کے بارے میں طے کر رکھا ہے کہ وہ کیا کرے گا۔ اس لیے اس بات پر یقین رکھو کہ جو کوئی بھی تجھے جتنا بھی عطیہ دے اسے خدا کی طرف سے طے کردہ مان کر لے لینا۔ اس طرح تمہارے دل میں کسی کے خلاف نفرت نہیں ابھرے گی۔

حسی دسم

شراب کیلئے دعا:

ربی ریک میل بہت ہی خطرناک بیماری میں مبتلا ہو گیا۔ اس شہر کے لوگوں نے اس کی صحت کی بحالی کیلئے بہت سی دعائیں کیں لیکن ان کی دعائیں قبول نہ ہوئیں بلکہ ربی کی بیماری مسلسل بڑھتی گئی۔

ایک دن ایک اجنبی سیاح اس شہر میں آیا وہ ایک سرائے میں ٹھہرا۔ اس نے سرائے کے مالک سے شراب طلب کی لیکن سرائے کے مالک نے کہا کہ اس شہر کے لوگوں نے شراب پر پابندی لگا دی ہے وہ امید رکھتے ہیں کہ اس طرح خدا ان کی دعا سن کر ربی کو شفایاب کر دے گا۔

وہ سیاح ہیکل میں گیا اس نے اونچی آواز میں دعا کرنا شروع کری۔ اے خدا ربی کو جلدی سے ٹھیک کر دے تاکہ میں اس کے ٹھیک ہونے کے بعد شراب پی سکوں۔

سیاح کے دعا کرنے کے ساتھ ہی ربی ٹھیک ہونا شروع ہو گیا اور اس کے اگلے دن بالکل ٹھیک ہو گیا۔ ربی کو جب معلوم ہوا کہ اس کی صحت یابی کیلئے ایک سیاح نے دعا کی ہے اور وہ قبول ہوئی۔ ربی نے کہا کہ اس سیاح کی دعا میں شہر کے لوگوں سے اس لیے زیادہ اثر تھا کہ اس کی خواہش شدید تھی اور وہ ایماندار تھا اس لیے خدا نے اس کی دعا سن لی۔

حسی دسم

چور اور تاجر:

ربی ریک میل نے یہ حکایت بیان کی کہ ایک چور بوڑھا ہو گیا۔ اس لیے وہ گھروں کی دیواریں نہیں پھلانگ سکتا تھا۔ چوری نہ کرنے کی وجہ سے اس کے پاس کوئی پیسہ بھی نہ تھا جس سے وہ کھانے کو کچھ خرید سکتا۔ وہ فاقوں سے مرنے کے قریب ہو گیا۔

ایک دولت مند تاجر نے اس پر رحم کھایا اور اس کو اتنی رقم دے دی کہ وہ اس سے خوراک خرید کر زندہ رہ سکے۔

کچھ سالوں کے بعد چور اور تاجر دونوں ایک ہی دن فوت ہو گئے۔ دونوں کو خدا کی جنت میں پیش کیا گیا تاجر بہت غمگین تھا کیونکہ اس کو کسی نے کہا تھا کہ وہ اپنے لالچ کی وجہ سے جہنم میں جائے گا لیکن اس وقت جنت میں ان دونوں کا اکٹھے استقبال کیا گیا اور تاجر کو بتایا گیا کہ تم اس چور کی وجہ سے جنت میں پہنچے ہو کیونکہ تم نے چور پر رحم کھا کر اس کی ضرورت کو پورا کیا اور چور نے دعا دے کر تمہارے برے اعمال کو ختم کروا دیا۔

حسی دسم

انسان اور گھوڑا:

سردیوں کا دن تھا ایک نوجوان ربی ریک میل کے پس آیا اور کہا کہ میری تربیت کرو تا کہ میں بھی ربی بن جاؤں۔ ریک میل نے پوچھا تم اپنے آپ کو ربی بننے کا کیونکر حقدار سمجھتے ہو؟ نوجوان نے کہا میں صرف پانی پیتا ہوں اور صرف وہ روٹی کھاتا ہوں جس کا اناج میں اپنے ہاتھوں سے کماتا ہوں۔ میں اپنے جوتے خود بناتا ہوں۔ میں قدرتی برف پر ننگے لیٹ کر اپنے جسم کی صفائی کرتا ہوں۔ میں اپنے ایک دوست سے کہتا ہوں کہ مجھے روزانہ چالیس کوڑے لگائے جائیں تا کہ میرے اندر گناہ کیلئے ابھرنے والی خواہشیں ختم ہو جائیں۔

اس دوران ایک گھوڑا ربی کے گھر میں داخل ہوا۔ اس نے ایک گھڑے سے پانی پیا دیوار کے ساتھ پڑے ہوئے تھیلے سے روٹی کھائی اور برف پر لیٹ کر اپنے جسم کو صاف کیا۔

ربی نے نوجوان سے کہا جو کچھ تم کرتے ہو وہ تو ایک گھوڑا بھی کر سکتا ہے اور مجھے یقین ہے

کہ گھوڑے کا مالک اس کو روزانہ کام کے دوران پیٹتا بھی ہوگا۔

نوجوان غصے سے سرخ ہو گیا۔ ربی نے کہا میں تجھے تجویز دیتا ہوں کہ ایک مستری کی طرح مکانوں کو اسارو اور ایک لوہار کی طرح دس سال تک کام کرو تب تم ایک ربی کی طرح تربیت پاؤ گے۔ نوجوان نے کہا کیا میں اپنے ہاتھوں کو اینٹوں اور لوہے سے خراب کرتے رہوں۔ ربی نے کہا کہ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ تم مٹی سے بنے ہو اور اسی مٹی سے نفرت کرتے ہو۔

حسی دسم

عطیوں کے ذرائع:

ربی ریک میل بہت ہی پر آسائش زندگی بسر کر رہا تھا۔ ایک نوجوان نے پوچھا کہ تم اتنی پر آسائش زندگی کیسے گزارتے ہو۔ ربی نے کہا کہ میرے پاس عطیوں کے تین ذرائع ہیں۔ پہلا ذریعہ تو لوگ ہیں جو خاص طور پر میری توجہ حاصل کرنے کیلئے عطیے دیتے ہیں ان سے میں ضروریات زندگی کی چیزیں خریدتا ہوں۔ دوسرا ذریعہ یہ ہے کہ میں اپنی ضروریات سے زیادہ ضرورت مندوں کو دے دیتا ہوں کیونکہ وہ مجھے دعائیں دیتے ہیں۔ تیسرا ذریعہ عادی گنہگاروں کا ہے وہ مجھے عطیے دیتے ہیں تا کہ میں ان کے گناہوں کو دعا سے کم کرسکوں اور ان ذرائع کو میں اپنی آسائشات کیلئے استعمال کرتا ہوں۔ اس طرح میری زندگی تو آسان ہو جاتی ہے لیکن جو گنہگار عطیے دیتے ہیں ان کی زندگی آسان نہیں ہوتی۔

حسی دسم

تخیلاتی گھوڑا:

ایک دکان دار ربی ریک میل کے پاس آیا۔ اس نے شکایت کی کہ ایک اور شخص میری دکان کے قریب دکان بنانے کی منصوبہ بندی کر رہا ہے اگر اس نے دکان بنالی تو میری روزی ختم ہو جائے گی۔

ربی نے کہا کہ کیا تم نے گھوڑے کو دیکھا ہے جو دریا پر پانی پینے جاتا ہے وہ دریا کے پانی میں

اپنے پاؤں رکھ لیتا ہے؟ دکاندار نے کہا ہاں میں نے دیکھا ہے۔ ربی نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ گھوڑا جب پانی پینے کیلئے اپنا سر جھکاتا ہے تو اسے دریا میں اپنا ہی عکس نظر آتا ہے۔ گھوڑا اپنے عکس کو دوسرا گھوڑا خیال کرتا ہے اور اسے پاؤں مار کر وہاں سے بھگانے کی کوشش کرتا ہے لیکن گھوڑا اس میں ناکام رہتا ہے۔ ربی نے کہا تم بھی ایسے ہی تخیلاتی گھوڑے کے عکس سے ڈرتے ہو جبکہ یہ دنیا ایک بہتر دریا ہے اور اس میں ہر کسی کیلئے پینے کیلئے وافر مقدار میں پانی موجود ہے۔

حسی دسم

دشمن کے آثار:

ربی ریک میل نے حکایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ ایک چوہے نے اپنے بیٹے کو خوراک کی تلاش میں بھیجا۔ چھوٹے چوہے کو راستے میں ایک گوہ نظر آئی وہ اسے دیکھ کر خوف سے واپس آ گیا۔ چوہے کے بیٹے نے کہا کہ میں نے جوہڑ کے پاس ایک بہت بڑی بلا کو دیکھا ہے۔ چوہے کی ماں نے کہا کہ یہ بلا ہماری دشمن نہیں ہے۔ اس لیے تم دوبارہ جاؤ اور کھانا تلاش کرو۔

تب چوہے کے بچے کو راستے میں ایک بڑی بطخ ملی وہ پہلی بلا سے بھی زیادہ خوفناک تھی۔ چوہے کا بچہ اسے دیکھ کر واپس آ گیا اور آ کر اپنی ماں سے کہا اب مجھے جو بلا ملی ہے وہ بہت ہی عجیب وغریب تھی۔ اس کے بڑے بڑے پر تھے وہ کسی چوہے کو ایک لمحے میں چٹ کر سکتی ہے۔ چوہے کی ماں نے کہا کہ یہ بھی ہمارا دشمن نہیں ہے۔

چوہے نے پوچھا پھر ہمارے دشمن کیسے ہیں۔ میں ان کو کیسے پہچانوں؟ اس کی ماں نے کہا کہ ہمارے دشمنوں کے سر جھکے ہوئے نہیں ہوتے بلکہ ان کے سر اوپر کو اٹھے ہوتے ہیں۔ ان کی گفتگو بہت مہذب ہوتی ہے۔ وہ بہت خوبصورت مسکرانا جانتے ہیں وہ کبھی کبھار چھوٹے موٹے اچھے عمل بھی کرتے ہیں۔ اس لیے اگر تم ایسی مخلوق سے ملو تو اس سے ہوشیار رہنا۔

حسی دسم

دعا کا اثر:

ربی ریک میل نے لوگوں سے کہا کہ عید فسح پر خوب کھاؤ پیو تا کہ جب تم عبادت کرنے لگو تو تم

میں کافی توانائی ہو۔

ایک موقع پر ایک نوجوان نے ربی کی نصیحت کا غلط مطلب لیتے ہوئے بہت زیادہ شراب پی اور مدہوش ہو کر گر پڑا۔

جب اس کو ہوش آیا تو وہ عجیب سے لفظ بول رہا تھا۔ اس نے خدا سے دعا کی کہ اس کے بولنے میں ترتیب آ جائے۔

دوسرے دن وہ نوجوان ربی ریک میل کے پاس گیا اور اس نے اعتراف کیا کہ وہ زیادہ شراب پی جانے کی وجہ سے اس شام کی عبادت میں شریک نہ ہو سکا۔

تب پھر کیا کرنا چاہیے؟ ربی نے پوچھا۔ نوجوان نے کہا میں نے خدا سے دعا کی ہے کہ میری زبان صحیح کر دے۔

ربی ہنس دیا اور کہا کہ تمہاری دعا میری دعا سے زیادہ قابل قبول ہے کیونکہ تم نے زیادہ توجہ کے ساتھ دعا کی ہے۔

حسی دسم

مکھی اور سکہ:

ربی اسحاق کا کہنا ہے کہ تین طریقے ہیں جس سے تم اچھا عمل سرانجام دے سکتے ہو۔ تم کہہ سکتے ہو میں یہ کل کروں گا یا تم کہہ سکتے ہو میں اس کام کو کرنے کیلئے تیار ہوں یا تم کہہ سکتے ہو میں اس کام کو ابھی کرنے لگا ہوں۔ پہلا طریقہ غلط ہے، دوسرا طریقہ بہتر ہے اور تیسرا طریقہ بہترین ہے۔

ربی اسحاقؑ کا مزید کہنا ہے جب تمہیں موت آتی ہے تو یہ صرف ایک گھر سے دوسرے گھر کو روانگی ہوتی ہے۔

اگر تم عقل مند ہو تو تم اپنے مستقبل کو بہت بہتر کر سکتے ہو۔

ایک شخص نے ربی اسحاقؑ سے کہا کہ وہ جو کچھ سیکھتا ہے اسے اکثر بھول جاتا ہے۔ ربی نے اس سے کہا جب تم کھانا کھاتے ہو تو کیا لقمے کو منہ میں لے جانا بھول جاتے ہو؟

اس شخص نے کہا بالکل نہیں کیونکہ ہم کھانے کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔
ربی نے کہا اسی طرح تم علم کے بغیر بھی زندہ نہیں رہ سکتے۔ یاد رکھو اپنے حافظے کو ہمیشہ صحیح رکھو۔

ربی اسحاق نے کہا کہ بہت سے لوگ گناہ کرنے میں مکھی کی نسبت کم خوف رکھتے ہیں۔ مکھی جب کسی کے کندھے پر بیٹھتی ہے تو وہ ہاتھ سے اسے اڑا دیتے ہیں۔ اس طرح بہت سے لوگ ایک چھوٹے سے سکے سے بھی کم نیکی کرنے کا عمل کرتے ہیں کیونکہ چھوٹے سے سکے کو اٹھانے میں وہ شرمندگی محسوس کرتے ہیں۔

ربی کے چھ لڑکے طاعون کی وجہ سے مر گئے۔ پہلے تو میاں بیوی بہت غمزدہ ہوئے اور خدا سے ناراضگی کا اظہار کیا۔

پھر ربی نے اپنی بیوی سے کہا ہمیں غم نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ہمارے بچوں کا مرنا رائیگاں نہیں گیا کیونکہ اگر دوسرے لوگ ایسے حالات سے دوچار ہوں گے تو وہ ہماری مثال دے کر اپنے آپ کو مطمئن کیا کریں گے۔

حسی دسم

رحم اور غربت:

ربی یعقوبؒ نے خواب دیکھا کہ وہ جنت میں ہے۔ اس نے وہاں سنا کہ ایک فرشتہ خدا تعالیٰ سے کہہ رہا تھا کہ آپ یہودیوں کو دولت مند بنا دیں۔ فرشتہ کہہ رہا تھا دیکھیں وہ کتنے نیک لوگ ہیں اور غربت میں مبتلا ہیں اگر آپ ان کو دولت دے دیں گے تو وہ زیادہ نیک ہو جائیں گے۔

ربی نے اپنے قریب کھڑے فرشتے سے اس فرشتے کا نام پوچھا جو یہودیوں کی غربت کی بات کر رہا تھا۔ ربی کو اس فرشتے کا نام شیطان بتایا گیا تب ربی نے خدا سے کہا ہمیں غریب ہی رہنے دو۔

ربی کا کہنا ہے کہ خدا نے لوگوں کے سامنے نیکی اور بدی کو رکھا ہے۔ یہ اب ان کی مرضی ہے

کہ وہ بدی کو منتخب کرتے ہیں یا نیکی کو۔

انسان کی بچپن میں کی گئی تربیت بھی اس کو اچھا یا برا بننے میں کردار ادا کرتی ہے۔

اس لیے دوسروں سے نفرت نہ کریں۔ ربی نے یہ بھی کہا کہ گناہگاروں سے نفرت نہ کریں بلکہ ان کی اصلاح کریں۔

حسی دسم

خاموش خطبہ:

ایک شہر میں ایک امیر تاجر رہتا تھا، وہ ضرورت مند لوگوں کو رقم دے کر بہت خوش ہوتا۔

ربی میر نے اس سے کہا کہ یہ تاجر قابل تعریف ہے، لیکن اس میں ایک نقص بھی ہے کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ لوگ ہمیشہ ضرورت مند رہیں اور وہ ان کی مدد کر کے خوش رہے۔

ایک دفعہ ربی میر نے کئی مہینوں تک لوگوں کو کوئی خطبہ نہ دیا۔ کئی لوگوں نے اس سے خطبہ نہ دینے کی وجہ دریافت کی لیکن وہ خاموش رہتا۔ ایک دن ایک چھوٹے بچے نے ربی سے کہا کہ عبادت کرنے کے بہت سے طریقے ہیں جس سے خدا کی سچائی کو بیان کیا جا سکتا ہے۔ ان طریقوں میں خاموشی بھی خدا کا سچ بیان کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

حسی دسم

بڑھاپے کی فصل:

ربی کوهن اپنی فہم اور مزاح کی وجہ سے بہت معروف تھے۔ ان کی باتوں کو دوسروں نے محفوظ کیا ہے۔

اگر آپ سوچ سکتے ہیں کہ آپ دوسروں کے بغیر بھی رہ سکتے ہیں تو آپ غلطی پر ہیں اور اگر آپ سوچتے ہیں کہ دوسرے آپ کے بغیر نہیں رہ سکتے تو آپ شدید غلطی پر ہیں۔

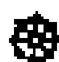
اگر آپ یقین رکھتے ہیں کہ رقم کے ساتھ کچھ بھی خریدا جا سکتا تو اسی طرح کچھ کرنے سے رقم بھی حاصل کی جا سکتی ہے۔

یہودیت

اگر آپ خوشی کا پیچھا کرنا چاہتے ہیں تو پھر آپ کو اس دنیا سے دور جانا ہوگا۔
برائی کی عادت سے پیچھا چھڑانا آج زیادہ آسان ہے بجائے اس کے کہ کل کا انتظار کیا جائے۔
بدقسمتی لوگوں کو بہتر کی طرف لے جاتی ہے جبکہ خوش قسمتی لوگوں کو تباہی کی جانب لے جاتی ہے۔
اگر آج آپ فہم اور علم کو نہیں بوئیں گے تو بڑھاپے میں کیا کریں گے اگر آپ عقل اور علم کا بیج بوئیں گے تو اس کا پھل بڑھاپے میں کھائیں گے۔
حسی دسم

پہیے کی طرح:

ان لوگوں سے محتاط رہیں جنہیں کوئی بھی پسند نہ کرتا ہو، لیکن ان لوگوں سے اور بھی زیادہ محتاط رہیں جو ہر کسی کو پسند کرتے ہیں۔
آپ اپنی مرضی کے مالک ہیں اور اپنی خواہش کے غلام ہیں۔
خدا سے ڈرو اور ان لوگوں سے بھی ڈرو جو خدا سے نہیں ڈرتے۔
اگر آپ چاہیں کہ آپ کے دوستوں میں کوئی کمزوری نہ ہو تو پھر آپ کا کوئی بھی دوست نہ ہوگا۔
ان سے ڈرو جو آپ سے ڈرتے ہیں۔
اگر آپ اپنے آپ پر اعتماد رکھتے ہیں تو پھر آپ دوسروں کا اعتماد بھی حاصل کرلیں گے۔
اگر آپ برے وقت کو برداشت نہیں کر سکتے تو پھر آپ پر اچھا وقت نہیں آئے گا۔
آئیں ہم پہیے کی طرح گفتگو کریں جو ہمیشہ اپنے مرکز کے ساتھ گھومتا ہے۔
آئیں ہم سڑک کے دو کناروں کی طرح نہ بنیں جو ایک دوسرے سے کبھی نہیں ملتے۔
حسی دسم



یہودی فلسفہ

پانچویں صدی عیسوی میں یہودی فلسفی فلو (Philo) نے اسکندریا میں قدیم یونانی فلسفے سے متاثر ہو کر یہودی فلسفہ کی بنیاد رکھی۔

942ء میں ''سیدا'' بغداد میں یہودی ربیوں کی درس گاہ کا پرنسپل تھا، اس وقت بغداد عربوں کی حکومت کا مرکز اور دارالخلافہ تھا۔

اس وقت یونانی فلسفہ عربوں میں کافی مقبول تھا۔ جبکہ ''سیدا'' بھی اس سے متاثر تھا۔ ابنِ جبریل نے 1090ء میں اندلس میں اپنے فلسفے کو بیان کیا۔ ابنِ جبریل نے اندلس میں عربی زبان میں مسلمان علماء سے فلسفہ کی تعلیم حاصل کی، اس لیے اس کے فلسفے پر اسلامی اثر نمایاں ہے۔

بعد میں اس کے عربی میں لکھے ہوئے فلسفے کو لاطینی زبان میں ترجمہ کیا گیا۔ لیکن ابنِ جبریل کو یورپ میں ایک عیسائی عالم کے طور پر جانا جاتا ہے۔

بھایا 1200ء میں اندلس میں تھا۔ وہ اندلس میں ربیوں کی مجلس کا جج تھا۔ اس نے مذہب میں اخلاقیات کو اہم مقام قرار دیا۔

یہودیوں کا مقبول ترین فلسفی میمونیڈیس تھا وہ 1204ء میں اندلس میں تھا۔ اس نے اندلس سے ہی تعلیم حاصل کی لیکن ایک مقدمے کی وجہ سے بھاگ کر مصر چلا گیا۔

وہ فیصلے کرنے میں بہت ماہر تھا اس کو یہودی موسیٰ ثانی کا خطاب دیتے ہیں اس نے یہودی فلسفے میں یونانی فلسفے کی آمیزش کی۔

کتاب زوحار کو شاید لکھنے والے بہت سے لوگ ہیں۔ یہ کتاب تیرھویں صدی عیسوی میں اندلس میں منظرِ عام پر آئی اس کو بھی عبرانی انجیل کا حصہ بنا لیا گیا۔ اس کتاب میں عبرانی افکار کو بیان کیا گیا ہے۔

خدا کی موجودگی:

خدا تمام اشیاء میں موجود ہے۔ وہ ہر چیز میں سمایا ہوا ہے، کوئی چیز اس میں نہیں سماتی۔ وہ ہر جگہ پر ہے بلکہ وہ اب بھی یہاں ہے۔ اس نے خلا کو تخلیق کیا اور ان تمام چیزوں کو تخلیق کیا جو خلا کو بھرے ہوئے ہے۔

خدا کسی کا پابند نہیں ہے جبکہ اس نے ہر چیز کو بنایا ہے۔ کوئی بھی ذہین شخص سمجھ سکتا ہے کہ وہ لامحدود ہے۔

اس کی طاقت کو زمین، پانی، ہوا اور آسمان میں دیکھا جا سکتا ہے۔ وسیع کائنات میں کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں وہ نہیں ہے۔

خدا نے کائنات کو منظم کیا، ہر چیز ایک طاقت سے حرکت میں ہے۔ دراصل یہی اس کی مرضی ہے۔ اس کی مرضی سے کوئی چیز باہر نہیں۔ اس کی گرفت کبھی ڈھیلی نہیں پڑتی۔

فِلو (Philo): زبان کی پریشانی

عبادت میں خلوص:

خدا کو کسی چیز کی ضرورت نہیں لیکن اس کا انسانیت سے بے پناہ محبت کرنا ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم اس کی عبادت کریں۔ اگر ہم اسے ہر جگہ دینے کی عادت کو اپنا لیں تو ہم جو کچھ کرتے ہیں، اس سے اس کا احترام بڑھے گا اور اگر ایسا نہیں کریں گے تو ہم گنہگار ہوں گے۔ پہلے ہمیں اپنے ذہنوں کو برائی سے پاک کرنا ہوگا۔ اپنے ہاتھوں کو برائی سے روکنا ہوگا، اپنی گفتگو کو بری باتوں سے پاک کرنا ہوگا۔

تو پھر ہر جگہ اسی کی ذات کا عکس دکھائی دے گا، جب ہم گندگی میں لتھڑے ہوئے ہوں یا ناپاک ہوں تو ہمیں اس کے حضور نہیں جانا چاہیے۔

اگر ہم میں خلوص ہے اور اس کی چاہت ہے تو پھر وہ ہمیں خوش آمدید کہے گا۔

اس لیے خدا کی عبادت کرنے سے پہلے اپنے آپ کو دیکھ لیں کہ کیا آپ میں خلوص ہے؟

اگر آپ میں خلوص ہے تو اس کے حضور جانے سے نہ ہچکچائیں۔ اگر آپ کے ذہنوں میں

گناہ چمٹا ہوا ہے تو پھر خاموش ہی رہیں۔

فِلو: غیر متغیر خدا

انسانی آزادی:

انسان دوسری مخلوقات سے اس لیے مختلف ہے کہ اس میں سوچنے کی طاقت ہے۔ وہ اپنے اردگرد کی دنیا کے بارے میں غور کر سکتا ہے۔ وہ کائنات کے بارے میں اپنی نظروں سے دیکھ کر اس کی حقیقت کا اندازہ لگا سکتا ہے۔ اس لیے انسان کے جسم کا اہم ترین جز اس کا ذہن ہے۔

ذہن روح کی آنکھ ہے۔ ذہن کی آنکھیں اندھیرے میں بھی دیکھ سکتی ہیں۔ ذہن جسم کے دوسرے اعضاء کی طرح نہیں ہے بلکہ ذہن اعلیٰ ترین عناصر سے بنایا گیا ہے۔ یہ وہ عناصر ہیں جن سے ستارے بنائے گئے۔ جسم تباہ ہو سکتا ہے، لیکن ذہن لافانی ہے۔ جب خدا نے ذہن کو بنایا تو اس میں آزادی کے عنصر کو رکھا اور اس کو اجازت دی کہ جو مرضی سوچے اور جو مرضی ہے کرے۔

دوسری مخلوقات میں ذہن اس طرح تخلیق نہیں کیا گیا جس طرح انسان کا ذہن تخلیق کیا گیا۔

دوسری مخلوق جبلت کی غلام ہیں لیکن انسان اپنی مرضی کا آقا ہے۔ خدا نے انسان کو صلاحیت دی ہے کہ وہ اچھائی اور برائی کے درمیان تمیز کر سکے۔

فِلو: غیر متغیر خدا

خدا ایک گڈریا:

زمین اور پانی، ہوا اور آگ، نباتات اور حیوان، سورج اور چاند، ستارے اور سیارے یہ سب کچھ ایک ریوڑ کی طرح ہے جس کا گڈریا خدا ہے۔ وہ ان کو اپنے قانونِ فطرت کے ذریعے چلا رہا ہے۔

تمام مخلوقات کا گڈریا خدا ہی ہے جو اسے پال رہا ہے۔ آئیں اس خدا کی تعریف کریں، اس کو سمجھیں اور اس کی توجہ حاصل کریں۔

وہ ہمیں سیدھے اور صاف راستے پر ہانک رہا ہے۔ اس کا مقصد ہمیں خوش رکھنا ہے۔

جب لوگ مادی اشیاء کی دولت کے پیچھے دوڑتے ہیں تو حقیقت میں وہ اپنے آپ کو مفلسی میں مبتلا کر رہے ہوتے ہیں جب وہ خدا کو اپنا گذر یا تسلیم کر کے اس کے پیچھے چل رہے ہوتے ہیں تو وہ ایسی دولت حاصل کر رہے ہوتے ہیں جو کبھی ضائع نہ ہوگی۔

فِلو: کفایت شعاری

خدا کا عہد:

خدا کا عہد ہر کہیں ہے۔ وہ ہمارے بہت قریب ہے۔ اس کی آنکھیں وہ سب کچھ دیکھ رہی ہیں جو کچھ ہم کرتے ہیں۔ اس لیے آئیں ہم اپنی تمام برائیوں کو اپنے سے پاک کر لیں۔

ہم اپنے اعمال اور مقاصد کو خدا کی مرضی کے مطابق ڈھال لیں۔

وہ نظر نہیں آتا، اس کا غصہ خوفناک ہے اور اس کی سزا بہت بھیانک ہے۔

اس لیے ہم خدا کے عہد کو کبھی نہیں چھوڑیں گے بلکہ خدا کا عہد ہمارے ساتھ رہے گا۔ جب ہم خدا کے عہد کو یاد کرتے ہیں تو ہم اپنے آپ کو محفوظ محسوس کرتے ہیں۔

فِلو: جنات

زمین پر پردیسی:

ہم تمام اس زمین پر ایسے ہیں جیسے کسی شہر میں کوئی پردیسی ہو۔ ہمیں پیدا ہونے سے پہلے زمین کا کوئی پتا نہ تھا اور نہ ہی ہم نے اس کو بنانے میں کوئی کردار ادا کیا ہے۔ ہم اس زمین پر کچھ دہائیاں رہیں گے اس کے بعد یہاں سے چلے جائیں گے۔ اس زمین کا اصل شہری کون ہے؟ صرف خدا۔ وہ ہی اصل شہری ہے اس زمین کا۔

ہم تو اس زمین پر سیاح ہیں۔ بے وقوف لوگ ایسا محسوس نہیں کرتے۔ وہ زمین کو اپنا مسکن تصور کر کے اس سے چمٹتے ہیں۔ وہ اپنی خواہشوں کے غلام ہوتے ہیں۔ وہ حکومت اور اقتدار کے پیچھے دوڑتے ہیں۔ دولت اور طاقت کا حصول انہیں بیوقوف بنا دیتا ہے۔

فِلو: فرشتے

خدا کی شان:

اگر آپ نیک ہیں اور فطرت کی تلاش کریں گے تو آپ کو حیرت انگیز انکشاف ہوگا کہ دنیا کی تمام اشیاء خدا کا عطیہ ہیں۔

خدا کی شان تخلیقِ کائنات ہے۔ اس میں نہ اضافہ کیا جا سکتا ہے اور نہ کمی لائی جا سکتی ہے۔ یہ خود خدا کی شان بیان کرتی ہے۔

سب اشیاء کو خدا نے پیدا کیا اور اس نے اپنی شان کو بھی پیدا کیا۔ تمام اشیاء اس کی شان کا اظہار ہیں۔

اگر آپ پوچھیں کہ تخلیق کا منبہ کیا ہے تو اس کا سادہ سا جواب ہے کہ تخلیق خدا کی شان اور بڑائی ہے۔

دنیا اور دنیا کی تمام اشیاء خدا کا عطیہ ہیں جو کہ اس کی لامحدودیت کا فیض ہے۔

بلو: ایل گوریکل تشریحات

خدا کیلئے وقف کریں:

اگر آپ اپنے ہاتھوں کے ساتھ کام کرتے ہیں تو اس کی محنت کے پھل کو خدا کیلئے وقف کریں۔

اگر آپ عالم ہیں تو جو کچھ آپ لکھتے ہیں اسے خدا کے نام وقف کرو۔ اگر آپ فصیح البیان مقرر ہیں تو جو کچھ کہتے ہو اسے خدا کے نام وقف کرو۔ اگر آپ شاعر ہیں تو ہر شعر اور حمد کو خدا کے نام وقف کریں۔

اگر آپ ملاح ہیں تو ہر سفر کو خدا کے نام وقف کرو اور اس پر بھروسہ رکھو کہ وہ آپ کو محفوظ رکھے۔

اگر آپ باغبان ہیں تو ہر درخت کو خدا کے نام وقف کریں اگر آپ ریوڑ رکھتے ہیں تو ہر بھیڑ اور بکری کو خدا کے نام وقف کرو اگر آپ حکیم ہیں تو ہر مریض کو خدا کے نام پر وقف کرو اور خدا پر بھروسہ رکھو وہ ہر مریض کو شفا دے گا۔

اگر آپ حکمران ہیں تو اپنے تمام احکام کو خدا کے نام پر وقف کرو اور خدا پر بھروسہ رکھو تو وہ آپ کو بتائے گا کہ کونسا حکم دینا ہے اور کونسا فیصلہ کرنا ہے۔ خدا جیسا کوئی بھی متحمل نہیں ہے۔ خدا کے سامنے کوئی بڑا یا چھوٹا نہیں ہے۔

فلو: ناموں کی تبدیلی

خدا کے چیلے:

کیا تم خدا کے چیلے بننا چاہتے ہو؟ تمہیں ہر جائیدا چھوڑنا ہوگی، اپنی آواز میں خوبی پیدا کرنا ہوگی۔ ایک بنیاد قائم کرنا ہوگی جس پر تمہیں اپنی روحانی زندگی کی تعمیر کرنا ہوگی۔
اپنے آپ پر قابو پانا ہوگا۔ تحمل مزاج ہونا ہوگا اور باحوصلہ ہونا ہوگا۔ تمہیں دولت کے بغیر اپنے آپ کو مضبوط بنانا ہوگا۔ خوش رہنا ہوگا اور مقبولیت حاصل کرنا ہوگی۔
تمہیں اپنی ضروریات سے زیادہ کچھ نہیں لینا ہوگا۔ کھانے کی کمی تمہاری صحت کو خراب نہ کر سکے گی۔

دراصل خدا کے چیلے کھانے اور پینے کے بارے میں نہیں سوچتے۔ سردی، گرمی اور بے آرامی کچھ اہمیت نہیں رکھتی۔ ایسے خدا کے چیلے عام سے سستے کپڑے زیب تن کرتے ہیں۔ ریشمی کپڑوں سے وہ شرم محسوس کرتے ہیں۔
وہ پتوں کے بستر پر سونا پسند کرتے ہیں اور ان کا تکیہ پتھر ہوتا ہے۔ ان کی سادگی ہی ان کی آسائش ہوتی ہے۔

فلو: خواب

تصورِ خدا:

روئے زمین پر خدا انسان سے زیادہ کسی کو پسند نہیں کرتا۔ خدا انسان جیسا بالکل نہیں ہے، اس کا ذہن بھی انسان جیسا نہیں ہے بلکہ انسان کے اندر اس کی روح ہے۔ انسان کی روح ہی خدا کا تصور ہے۔ انسان کے ذہن کو اس نے کائنات کے اصول کے مطابق بنایا ہے۔
انسان کا ذہن اس کے جسم پر تسلط رکھتا ہے جو کہ کائنات میں خدا کی روح کا عکس ہے۔ ذہن

کو دیکھا نہیں جا سکتا، لیکن انسان کے حواسِ خمسہ سے اس کو کافی حد تک سمجھا جا سکتا ہے۔
خدا خود بھی غیر مرئی ہے لیکن تمام اشیاء میں وہ نظر آتا ہے۔ خدا کی مرضی ہر چیز میں ہے۔
ذہن اس دنیا کی اشیاء کو سمجھ سکتا ہے، لیکن انسان کے ذہن کو نہیں سمجھ سکتا۔ خدا سب کچھ جانتا ہے لیکن اسے کوئی بھی نہیں سمجھ سکتا۔

فِلو: تخلیقِ کائنات

کائنات کیلئے تشکر:

جب میں کائنات کی تخلیق پر خدا کو ہدیہ تشکر پیش کرنا چاہتا ہوں تو میں کائنات اور اس کے مختلف حصوں دونوں کے بارے میں ہدیہ تشکر پیش کرتا ہوں۔
میں سمجھتا ہوں کائنات ایک زندہ مخلوق کی طرح ہے اور اس کے دیگر حصے اس کے عضو ہیں۔
میں آسمان، چاند، سیاروں، ستاروں، زمین، سمندر، دریاؤں اور دریاؤں کی مچھلیوں، موسموں اور ان تمام چیزوں کیلئے خدا کا شکر ادا کرتا ہوں جو اس نے تخلیق کیں۔
میں انسانوں کی تمام اقسام، مرد، عورت، تعلیم یافتہ افراد، ناخواندہ افراد، شہروں میں رہنے والے لوگ، دیہات میں رہنے والے لوگ ار دیگر تمام انسانوں کی تخلیق کیلئے خداوند کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔
خداوند نے انسان کے جسم کے جو اعضاء بنائے، اس کے حواسِ خمسہ، اس کے سوچنے کی طاقت، بولنے کی صلاحیت ان تمام چیزوں کیلئے میں خداوند کے حضور ہدیہ تشکر پیش کرتا ہوں۔
فِلو: خاص قوانین

عظیم ترین فنکار:

خدا کو سمجھنا بہت مشکل ہے، لیکن یہ بھی کوئی وجہ نہیں کہ ہم خدا کی تلاش نہ کریں۔ خدا کی تلاش کے حوالے سے فلسفیوں نے دو سوال اٹھائے ہیں۔ پہلا سوال یہ کہ کیا وہ وجود رکھتا ہے۔ اس سوال کے بارے میں قدیم خیالات کے حامل لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ وجود نہیں رکھتا۔ کسی بھی شاہکار کو سمجھنے کیلئے پہلے آپ کو اس کو تخلیق کرنے والے فنکار کو سمجھنا ہوگا جیسے ایک فنکار کسی مجسمے کو تراشتا ہے یا پھر

مصور کوئی تصویر بناتا ہے۔

ایک شاندار کپڑے کو جلاہے کے علاوہ کون پہچان سکتا ہے یا ایک جہاز کی تعمیر کو ایک کاریگر سے زیادہ کون سمجھ سکتا ہے۔

اگر آپ کسی شہر میں جائیں تو وہاں کی منظم اور مہذب معاشرتی زندگی کو دیکھ کر آپ اس شہر کے حکمران کو خراج تحسین پیش کریں گے۔

اس دنیا کو دیکھیں اس کے پہاڑوں، وادیوں، جانوروں سے بھرے جنگلوں اور میدانوں کو دیکھیں۔ پہاڑوں سے اچھلتے دریاؤں کو دیکھیں جو میدانوں کو پار کر کے سمندر میں گرتے ہیں۔ اس دنیا کے موسم، سورج کا طلوع ہونا، چاند کی چاندنی، آسمان میں چمکتے ہوئے ستارے، ہر چیز کو دیکھیں تو پھر آپ سوچیں گے نہیں کہ ان کو کس نے بنایا ہے؟

کیا اس کو تخلیق کرنے والا مجسمہ ساز، مصور، جلاہا اور ماہر تعمیرات نہیں ہے؟

کیا سب فنکارانہ کام خود ہی ہو گیا، دراصل اس کو تخلیق کرنے کیلئے ایک ماہر فنکار کی ضرورت ہے۔

اس فنکار کو ہم خدا کہتے ہیں۔

فِلو: خاص قوانین

خدا کی تلاش:

فلسفیوں کے ذہن میں دوسرا سوال خدا کے متعلق یہ تھا کہ اس کا جوہرِ اعلیٰ کیا ہے؟

اس سوال کا جواب انسان کی صلاحیت سے باہر ہے لیکن اس سوال کا جواب تلاش کرتے ہوئے آپ کو جو خوشی اور لطف حاصل ہوتا ہے۔ یہ بھی اسی کا جواب ہے۔

ہم ان فلسفیوں کے سچ کو پرکھنے کیلئے کوشش کرتے ہیں۔ ان فلسفیوں نے اس سوال کا جواب تلاش کرنے کیلئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں تھیں۔ ہم جب اس کی جانب رجوع کرتے ہیں تو ہم ایک نئی طاقت اور توانائی محسوس کرتے ہیں۔

انسان کے اندر یہ خدائی روح ہی ہے جو اسے مزید آگے سوچنے کی طاقت دیتی ہے۔

فلسفیوں نے خدا کو ایسے تلاش کرنے کی کوشش کی ہے جیسے ماہر فلکیات آسمان کی وسعتوں کا

مطالعہ کرتے ہیں۔ ماہرِ فلکیات ستاروں کے جوہرِ اعلیٰ کا حتمی تعین نہیں کر سکے۔ اسی طرح خدا کی روح یا جوہرِ اعلیٰ کا تعین کرنا بھی ناممکن ہے۔

فلو: خاص قوانین

حواس کی خوشی:

کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ حواس سے خوشیاں حاصل کرنا درست ہے۔

ان کا کہنا ہے کہ انسان کا اس زمین پر موجود ہونا صرف خوشیوں کا حصول اور تکالیف کو کم کرنا ہے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ خوشی ذہن سے بوجھ کم کر دیتی ہے۔ اس طرح انسان ذہین اور باصلاحیت رہتا ہے۔

ان نظریات میں کچھ سچائی بھی ہے کہ خدا نے انسان کے جسم میں خوشی کے حصول کے بھی کچھ ذرائع کو رکھا ہے کیونکہ اس سے جسم کو فائدہ پہنچتا ہے جبکہ غم جسم کی صلاحیتوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔

لیکن خدا یہ بالکل نہیں چاہتا کہ انسان صرف اپنی ذاتی خوشی کیلئے ہی کچھ کرے۔

خدا نے انسان کو عقل اور سمجھنے کی طاقت عطا کی ہے جس کا مطلب ہے کہ خدا کے مقصد کو سمجھا جائے۔ اپنے آپ کو حصولِ عقل کیلئے وقف کر دو تاکہ خدا کے مقصد کو سمجھا جا سکے۔

سیدا: عقائد اور مذہبی اصول

طاقت، انتقام اور علم:

کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ طاقت حاصل کرنا درست ہے تاکہ دوسرے لوگ آپ کی عزت کریں۔

لیکن طاقت کا مطلب کچھ اور ہے۔ طاقت خود کچھ بھی نہیں بلکہ طاقت کا مطلب ہے کینے اور نا انصاف لوگوں پر قابو پانا، غریبوں کی مدد کرنا، اپنی دولت کو دوسروں میں بانٹنا۔

کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ انتقام لینا درست ہے کیونکہ جو آپ کو نقصان پہنچاتے ہیں ان سے انتقام لے کر دل کو تسلی دی جائے۔

لیکن انتقام کا اصل مطلب ہے کہ اپنے دشمنوں کے ساتھ مصلحت کی جائے، اس سے آپ کو حقیقی خوشی ملے گی اگر آپ انتقام لینا ہی چاہتے ہیں تو ان لوگوں سے انتقام لیں جو آپ کے خدا کے قوانین کو توڑتے ہیں۔

کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ ہر چیز کے بارے میں علم حاصل کرنا درست ہے۔ اس لیے اپنی زندگی کو علم حاصل کرنے کیلئے وقف کر دینا چاہیے کیونکہ اس سے خدا خوش ہوتا ہے۔

لیکن علم حاصل کرنے کا اصل مطلب ہے کہ اصل میں زندگی کیسے گزاری جائے اس لیے علم عمل کے بغیر بے سود ہے۔

علم حاصل کرنے کا مطلب ہے کہ عمل، مطالعہ اور آرام کے درمیان توازن قائم کرنا۔

سیدا، عقائد اور مذہبی اصول

بہترین تعلیم:

تعلیم کی تین قسمیں ہیں۔ پہلی تعلیم وہ ہے جو استاد شاگرد کو بتاتا ہے کہ یہ کرو، اور وہ نہ کرو۔
یہ تعلیم کی کمزور ترین قسم ہے کیونکہ اس میں یہ نہیں بتایا جاتا ہے کہ تابعداری اور نافرمانی کا پس منظر کیا ہے؟

تعلیم کی دوسری قسم وہ ہے جس میں ایک استاد شاگرد کو بتاتا ہے کہ یہ کام کرو تمہیں اس کا اجر ملے گا وہ کام نہ کرنا تمہیں اس کی سزا ملے گی۔

یہ تعلیم کچھ طاقتور ہے کیونکہ اس میں بتایا جاتا ہے کہ ایک شخص اپنے اعمال سے کیسے خوشی حاصل کر سکتا ہے اور کیسے مصیبت میں پھنس سکتا ہے۔

تعلیم کی تیسری قسم وہ ہے جس میں استاد شاگرد کو تاریخ کی مثالیں دے کر بتاتا ہے کہ انفرادی اعمال کیسے انفرادی نتائج پیدا کرتے ہیں۔ یہ علم طاقتور ترین علم ہے۔

سیدا: عقائد اور مذہبی اصول

حصول عقل:

ایک شخص ایک عارف دانا کے پاس آیا اور پوچھا کہ عقل کن چیزوں پر مشتمل ہوتی ہے؟

عارف دانا نے کہا جو لوگ عقل کو تلاش کرتے ہیں، اگر وہ خیال کریں کہ وہ تو عقل مند ہیں تو وہ بے وقوف ہوتے ہیں۔

ایک شخص عارف دانا کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ حکمرانی کیلئے کونسا شخص موزوں ہے؟

عارف دانا نے کہا کہ کوئی عارف دانا جو کہ طاقت استعمال کرنا جانتا ہو یا پھر کوئی بادشاہ جو عقل مند ہو۔

ایک شخص عارف دانا کے پاس آیا اور پوچھا کہ تم دوسروں سے کیسے زیادہ عقلمند اور دانا ہو؟

عارف دانا نے کہا میں اس لیے دوسروں سے زیادہ عقلمند ہوں کہ دوسرے لوگ جتنی شراب پیتے ہیں ان کی شراب کی مقدار سے زیادہ تیل میں اپنے چراغ میں جلاتا ہوں۔

ایک شخص نے عارف دانا سے پوچھا کہ عقل مند اور دولت مند دونوں میں سے زیادہ طاقتور کون ہے؟

عارف دانا نے کہا عقل مند!

اس شخص نے پوچھا وہ کیسے؟ عقل مند دولت مند کے دروازے پر آ کر اس سے مدد حاصل کرتا ہے جبکہ دولت مند بہت کم عقل مند کے دروازے پر آتا ہے۔

عارف دانا نے کہا کہ عقل مند دولت مند کی توقیر کرتا ہے جبکہ دولت مند عقل مند کی توقیر نہیں کرتا۔

ایک شخص نے عارف دانا سے پوچھا کہ عقل کیسے حاصل کی جائے؟

عارف دانا نے کہا عقل حاصل کرنے کیلئے پہلا مرحلہ خاموشی ہے۔ دوسرا مرحلہ سننا ہے۔ تیسرا مرحلہ یاد رکھنا ہے۔ چوتھا مرحلہ عمل ہے اور پانچواں مرحلہ دوسروں کو سکھانا ہے۔

ابنِ جبریل: سچے موتیوں کا انتخاب

لوگ اور طاقت:

ایک شخص عارف دانا کے پاس آیا اور کہا کہ دوسروں کی محفل انسان کی روح کو نقصان پہنچاتی ہے۔ اس لیے میں اپنا وقت تنہائی میں گزارتا ہوں۔

عارف نے کہا یہ پاگل پن ہے کیونکہ تم دوسروں کے بغیر ادھورے ہو اور دوسرے لوگ تمہارے بغیر ادھورے ہیں۔ تمہیں ان کی ضرورت ہے اور انہیں تمہاری ضرورت ہے۔

جب تم تنہا ہوتے ہو تو ایک بہرے کی طرح ہوتے ہو، ایک گونگے کی طرح ہوتے ہو اور ایک اندھے کی طرح ہوتے ہو۔

ابنِ جبریل: سچے موتیوں کا انتخاب

اندیشہ اور بھروسہ:

ایک شخص عارف دانا کے پاس آیا۔ اس سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ ہم نے آپ کو کبھی کسی اندیشے اور پریشانی میں مبتلا نہیں پایا۔

عارف دانا نے کہا کہ میرے پاس کبھی کوئی ایسی چیز نہیں رہی جس کے کھو جانے کا مجھے اندیشہ ہو۔

ایک شخص عارف دانا کے پاس آیا اور کہا کیا کوئی ایسی مضبوط تجوری ہے جو مجھے تحفظ دے سکے تو عارف دانا نے کہا صرف خدا پر بھروسہ رکھو۔

ایک شخص نے عارف دانا سے پوچھا کہ میں رات کو پریشان رہتا ہوں اور مجھے نیند نہیں آتی میں کیا کروں؟

عارف دانا نے کہا آنکھیں بند کر کے تصور کرو کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے تب تمہارا علاج ہو جائے گا۔

ابنِ جبریل: سچے موتیوں کا انتخاب

اس نے اپنے لیے جہان کو خلق کیا:

کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ خدا نے اس کائنات کو اس لیے تخلیق کیا کہ انسان اس کی عبادت کریں جبکہ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ آسمانوں میں چاند اور سورج مردوں اور عورتوں کے فائدے کیلئے آہستہ روی سے چلتے ہیں۔

اگر آپ ان الفاظ کو غور سے پڑھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ کیسا احمقانہ بیان ہے۔
اپنے آپ سے پوچھیے کہ خدا اس کائنات کو انسانوں کے بغیر خلق کر سکتا ہے؟ یا پھر اس نے صرف کائنات کو انسانوں کیلئے خلق کیا ہے؟
تو پھر اس تخلیق کا مقصد کیا ہے؟
دراصل خدا کو انسانوں کی ضرورت تھی کیونکہ انسانوں کے بغیر کائنات کی تخلیق مکمل نہ تھی۔
میمونیڈیس (Maimonides): پریشانی میں رہنمائی، باب 3، آیت 13

جسم اور روح کو درست رکھنا:

خدا کے قوانین کی پابندی کرنے سے جسم اور روح درست رہتے ہیں۔
خدا کے روح کیلئے کچھ قوانین انتہائی سادہ ہیں۔ان قوانین کی ہر کسی کو پابندی کرنی چاہیے۔
روح کیلئے کچھ قوانین مثالی ہیں۔جن پر صرف روحانی لوگوں کو ہی عمل کرنا چاہیے۔
جسم کے بارے میں خدا کے قوانین مختصر اور سادہ ہیں۔آپ کو دوسرے لوگوں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرنا چاہیے جیسا آپ خود سے کرتے ہیں۔اگر ہر کوئی ایسا ہی کرے تو کوئی شخص بھی روٹی، کپڑا اور مکان سے محروم نہ رہے۔
دوسرے لفظوں میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ لوگوں کی مادی ضروریات صرف اجتماعی کوشش سے پوری ہو سکتی ہیں۔
اگر لوگ خودغرض ہوں گے تو تمام لوگ مصیبت میں مبتلا رہیں گے۔صورت سے زیادہ سیرت اہم ہے۔جو لوگ بھوک اور سردی میں دوسروں کو اہمیت دیتے ہیں ایسے لوگ اپنی روح پر کوئی توجہ نہیں دیتے۔
میمونیڈیس: پریشانی میں رہنمائی۔باب 3، آیت 27

خواہش کو کم کرنا:

آپ کو روح اور جسم میں مزید تعلق کو دیکھنا چاہیے۔وہ ہے آپ کی شدید خواہش، اگر اپنی خواہش کو کم کیا جائے تو روح زیادہ طاقتور بنے گی۔

اپنی جسمانی خواہش کو صرف اس حد تک پورا کیا جائے جس سے جسم مطمئن ہو جائے۔
اگر تم اپنے جسم کی ضرورت سے زیادہ کھاؤ پیو گے تو تم اپنی روح کو نقصان پہنچاؤ گے۔
جب جسمانی خواہش انسان پر غالب آ جاتی ہے تو اس سے روح میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔

ہر مادی خواہش انسانی روح کیلئے زہرِ قاتل ہے۔
بیوقوف لوگ خدا کے قانون کو نظر انداز کرتے ہیں اور جسمانی اور مادی خواہشات میں مبتلا ہو کر لطف اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔
لیکن عقل مند اور فہیم لوگ خدا کے قانون کی پابندی کر کے اپنی روح کو طاقتور ترین بنا لیتے ہیں۔

میمونیڈلیس، پریشانی میں رہنمائی۔ باب 3، آیت 33

بے عیب ہونے کی چار اقسام:

انسان کیلئے بے عیب ہونے کی چار اقسام ہیں۔ پہلی قسم بہت ہی حقیر ہے، وہ ہے جائیداد، دولت، لباس، غلام، نوکر، زمین اور ایسی ہی دیگر اشیاء سے وہ اپنے آپ کو بے عیب بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان میں چند ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جیسے امیر، تاجر، دولت مند اور بادشاہ وغیرہ بھی ایسی اشیاء حاصل کر کے اپنے آپ کو بے عیب بناتے ہیں۔
لیکن اس میں بھی خطرہ ہوتا ہے کہ ایک تاجر کو زوال آ سکتا ہے یا بادشاہ کو کسی طاقتور بادشاہ سے شکست ہو سکتی ہے۔

دوسری بے عیب ہونے کی قسم جسم ہے۔ اچھی صحت سے جسم میں زیادہ طاقت اور اعضاء میں مضبوطی ہوتی ہے۔

پہلوان اور کھلاڑی ایسی ہی جسمانی طاقت رکھتے ہیں لیکن پھر بھی ایک طاقتور شخص ایک ٹٹو سے کمزور ہوتا ہے بلکہ وہ ہاتھی اور شیر سے تو بہت ہی کمزور ہوتا ہے۔
بے عیب ہونے کی تیسری قسم عمل ہے۔ اخلاقی طور پر بے عیب اور مکمل ہونا ہے۔ اس سے کردار کو مضبوط کر کے مزید بہتر بنایا جاتا ہے۔

بہت سے فلسفی اور عارف لوگ اس قسم کو اعلیٰ ترین بے عیب ہونے کی دلیل تصور کرتے ہیں۔
جبکہ اخلاقیات کا تعلق دوسروں سے ہے اگر کوئی شخص تنہا رہتا ہے تو اس کے اعلیٰ کردار کا کچھ فائدہ نہیں۔

بے عیب ہونے کی چوتھی قسم کا تعلق روح سے ہے۔ جن لوگوں کے پاس اعلیٰ روحانی صلاحیتیں ہیں وہ انتہائی اعلیٰ قسم کے بے عیب لوگ ہوتے ہیں۔ یہ روحانی طاقت خدا کی جانب سے ملتی ہے۔ روحانی طاقت کا تعلق عام لوگوں سے نہیں ہوتا۔ اس کا تعلق تخلیقِ انسانیت سے ہے۔

میمونیڈیس: پریشانی میں رہنمائی۔ باب 3، آیت 53

نفیس روشنی:

اور خدا نے کہا، روشنی ہو جا، اور روشنی ہو گئی۔
یہ بہت ہی نفیس روشنی تھی، یہ خدا کی آنکھ کی روشنی تھی جو خدا نے آدم کو دکھائی۔
اس روشنی کی وجہ سے آدم دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک دیکھنے کے قابل ہوا۔
خدا نے یہ روشنی داؤدؑ کو دکھائی تو وہ اس نفیس روشنی کی بدولت خدا کی نیکی کو دیکھنے کے قابل ہوا۔
خدا نے یہ روشنی موسیٰ کو دکھائی، وہ اس نفیس روشنی میں تمام بنی اسرائیل کو دیکھنے کے قابل ہوا۔ اس نے اس روشنی میں جلید سے دان تک کو دیکھا۔
آدم اور حوا کی غلطی کے بعد ان کی نسل طوفانِ نوحؑ تک مشکل میں رہی اور مینارہ بابل تعمیر کرنے والی نسل بھی مصیبت میں رہی۔ اس دوران یہ نفیس روشنی چھپی رہی۔
پھر یہ روشنی موسیٰ کو دکھائی جب اس کی ماں نے اس کو چھپا کر رکھا۔ یہ روشنی موسیٰ کو فرعون کے سامنے لے گئی پھر یہ روشنی موسیٰ سے دور چلی گئی۔
جب موسیٰ کوہ سینا پر گیا تو اس کو یہ نفیس روشنی دوبارہ دکھائی دی اور موسیٰ کو قانون دیا گیا۔
تب یہ روشنی موسیٰ پر زندگی بھر رہی حتیٰ کہ موسیٰ پردے میں چھپ گیا۔
جب لوگ متحد ہوئے تو خدا نے اس روشنی سے ان کو بھر دیا۔ اب وہ نفیس روشنی چھپی ہوئی ہے۔

زوحار (Zohar)

مؤنث اور مذکر:

اس نے مؤنث اور مذکر کو بنایا یعنی اس نے ہر کسی کا جوڑا بنایا۔

ایک شخص کو چاہیے کہ وہ ایک بیوی رکھے اور اپنی بیوی کی وساطت سے خود مؤنثیت کے راز کو سیکھے۔

اس کو یقین کرنا چاہیے کہ خدا ہمیشہ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔

جب کوئی شخص سفر پر جاتا ہے اور اس کی بیوی اس سے دور ہوتی ہے تو وہ دونوں مرد اور عورت کیسے رہتے ہیں؟

مرد کو خاص توجہ سے دعا کرنی چاہیے اور جذباتی ہو کر خدا سے رابطہ کرنا چاہیے۔

مرد اور عورت ایک خاص وقت میں ایک ہو جاتے ہیں۔ یہ بہت ہی مقدس عمل ہوتا ہے۔

اس طرح ان کی روحانی ہم آہنگی ایک ہوتی ہے۔

زوحار

روح کے تین حصے:

نوحؑ اور تین بیٹے!

لوگ تین قسم کے ہوتے ہیں

اچھے لوگ

برے لوگ

اور عام لوگ

اسی طرح روح کے بھی تین حصے ہوتے ہیں

اعلیٰ روح، ایسی روح میں تمام خدائی صفات بدرجہ اتم موجود ہوتی ہیں۔ اس روح کو خدائی اس کائنات میں نظر آتی ہے۔

روح کا دوسرا حصہ ہے حوصلہ جس کا اظہار جسم کرتا ہے۔ ہر کوئی حوصلے کے بارے میں جانتا ہے۔ ہر کسی میں حوصلہ کم یا زیادہ ہوتا ہے۔

روح کا تیسرا حصہ صرف عام سی روح ہے۔
اعلیٰ روح کے بارے میں بہت کم لوگ جانتے ہیں۔اگر ہم اپنی زندگی کو متبرک طریقے سے گزاریں تو ہم اعلیٰ روح کو حاصل کر سکتے ہیں۔اعلیٰ روح تقدس کا ذریعہ ہوتی ہے۔اس ذریعہ سے آہستہ آہستہ واقفیت ہوتی ہے۔
اگر ہم متبرک طریقے سے زندگی نہیں گزاریں گے تو ہم اعلیٰ روح کو دریافت نہیں کر سکیں گے۔

زوحار

خدا کی برکتیں:

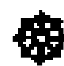
خدا یعقوبؑ کو برکت دیتا ہے۔
یعقوبؑ کو بہت سی برکتیں دی گئیں جب بھی اسے کسی مشکل کا سامنا کرنا پڑا تو کسی چھوٹی سی برکت کے استعمال سے اس کی مشکل آسان ہو گئی۔
جب یعقوبؑ کو بہت زیادہ مسائل کا سامان کرنا پڑا تو اسے برکتیں بھی زیادہ دی گئیں۔
حضرت یعقوبؑ ایک بادشاہ کی مانند تھے۔ہزاروں سپاہی ان کے زیر کمان تھے جو کہ اپنے طاقتور دشمن سے لڑنے کو تیار رہتے تھے۔
ایک دفعہ ایک بادشاہ نے حضرت یعقوبؑ سے کہا کہ دیہات میں ڈاکوؤں نے حملہ کیا ہے۔ میں نے اپنے سپاہیوں سے کہا کہ تم پھاٹک کھول کر ان کے پیچھے جاؤ۔
حضرت یعقوبؑ نے کہا کہ یقیناً تم نے ایک رتھ پر سپاہی ڈاکوؤں کے پیچھے بھیجے ہوں گے۔بادشاہ نے کہا ہاں میں اپنے زیادہ سپاہیوں کو اپنے طاقتور دشمن کیلئے بچا کر رکھنا چاہتا ہوں۔
ہر شخص اپنی زندگی میں اپنے طاقتور دشمن سے ٹکراتا ہے جو اس کی روح پر حملہ کرتا ہے۔جو لوگ اپنی روح کے دشمن کو شکست دے دیتے ہیں تو خدا ان کو برکت دیتا ہے۔
لیکن کچھ لوگ اپنی برکتوں کو اپنے مسائل پر صرف کر دیتے ہیں۔اس میں یعقوبؑ کیلئے ایک سبق تھا کہ اپنی برکتوں کو ضروری وقت کیلئے بچا کر رکھنا چاہیے۔

زوحار

ایک بوڑھے شخص کے سوالات:

ربی یحییٰ اور ربی یوشیع ایک سرائے میں ایک دوسرے سے ملے۔
ربی یوشیع نے کہا میں یہاں تک سفر کرتا ہوا ایک بوڑھے کے ساتھ آیا ہوں جو ایک گدھے پر سوار تھا۔ اس نے مجھ سے تمام فضول قسم کے سوال کیے۔ اس نے پوچھا۔
کیا ایک سانپ اپنے دانتوں میں ایک چیونٹی کو پکڑ کر ہوا میں اڑ سکتا ہے؟ کیا ستارے اکٹھے ہو کر علیحدہ ہو سکتے ہیں؟
کیا شہباز اپنا گھونسلہ ایسے درخت پر بنا سکتا ہے جو موجود ہی نہ ہو؟
جس دوشیزہ کی آنکھیں نہ ہوں وہ خوبصورت ہو سکتی ہے؟ اور وہ اپنے زیورات کیوں چھپاتی ہے جو دن کو نظر ہی نہیں آتے؟
لیکن میں اب وہ سوال بھول چکا ہوں جو اس نے خدا کے قوانین کے بارے میں کیے تھے۔
ربی یحییٰ نے کہا کیا وہ بوڑھا ادھر کہیں قریب ہی ہے۔
ربی یوشیع نے کہا ہاں وہ بوڑھا اصطبل میں اپنے گدھے کو چارہ دے رہا ہے۔
ربی یحییٰ نے اس بوڑھے کو اپنے پاس بلایا۔ جب بوڑھا اس کے پاس گیا تو بوڑھے نے کہا کیا دو تین ہو گئے ہیں اور تین ایک ہو گئے ہیں۔ ربی یوشیع نے کہا میں تجھے بتاتا ہوں کہ یہ شخص ہمیشہ تھوکتا رہتا ہے۔
بوڑھے نے کہا۔ میں نے جب بھی کبھی کسی ربی کو کسی جگہ دیکھا ہے تو میں اس سے اس امید پر سوال کرتا ہوں تاکہ میں خدا کے متعلق کچھ نئی باتیں جان سکوں۔
لیکن آج میں نے کچھ بھی نہیں سیکھا۔ ربی یحییٰ اس بوڑھے کے قدموں میں گر پڑا۔
خدا کی سچائی جوابوں میں نہیں ہے۔ اس رات دونوں ربی تمہارے سوالوں کا جواب نہ دے سکے۔
ربی یوشیع اس بات کو نہ سمجھ سکا اور ساری رات کھڑا سوچتا رہا۔

زوحار



کتابیات

یہودیت پر بہت سی کتابیں انگریزی زبان میں موجود ہیں۔ لیکن درج ذیل کتابیں مستند خیال کی جاتی ہیں اس لیے اس کتاب میں ان ہی سے استفادہ کیا گیا ہے۔

1- Bahya, Duties of the Hert, tr. Moses Hyamson (New York, Bloch Publishing Company, 1941).

2- Cohen, A., (tr.), The teachings of Maimonides (London, Shapiro, Valentine & Co., 1927).

3- Lewy H., Altmann A., & Heinemann I., (ed.), Three Jewish Philosophers: Philo, Saadya Gaon, and Jehuda Halevi (New York, Atheneum, 1981).

4- Maimonides, Guide to the Perplexed, tr. Chaim Rabin (Indianapolis, Hackett Publishing Company, 1995).

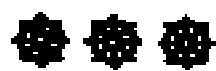
5- Montefior C. G. & Loewe H., (ed.), A Rabbinic Anthology (London, Macmillan and Co., 1941).

6- Newman, Louis J., & Spitz, Samuel, (ed.), The Hasidic Anthology (New York , Scribner, 1934).

7- Philo, The Works of, tr. C.D. Yonge (Peabody, Massachusetts, Hendrickson Publishers, 1993).

8- Zohar, The Book of Splendour, tr. G. Scholem (New York, Schocken Books, 1963).

9- The illustrations in this volume have been taken from Sharpe, Samuel, Texts from the Holy Bible, (London, John Russell Smith, 1869); and from Smith, William, The Old Testament History (London, John Russell Smith, 1886).



تخلیق ہوم کی شاہکار کتابیں

چلیے دی بوٹی (کلام سلطان باہوؒ مع اردو ترجمہ)	ترتیب و ترجمہ: پروفیسر محمد یونس حسرت
تیرے عشق نچایا (انتخاب کلام بلھے شاہ مع اردو ترجمہ)	ترتیب و ترجمہ: سلیم اختر
کلام بابا فرید گنج شکرؒ (مع اردو ترجمہ)	ترتیب و ترجمہ: پروفیسر محمد یونس حسرت
فلسفیوں کا انسائیکلوپیڈیا	یاسر جواد
فلسفیوں کا انسائیکلوپیڈیا	یاسر جواد
پنجاب کے رسم و رواج کا انسائیکلوپیڈیا	ای ڈی میکلیگن، ایچ اے روز/ یاسر جواد
ذاتوں کا انسائیکلوپیڈیا	ای ڈی میکلیگن، ایچ اے روز/ یاسر جواد
مولانا جلال الدین رومیؒ (سوانح عمری)	قاضی تلمذ حسین
دہشت گردی کی نفسیات	ڈاکٹر انتھونی سٹیونز/ یاسر جواد
میرے شب و روز (آپ بیتی)	ڈاکٹر طٰہٰ حسین/ سید عبدالباقی شطاری
مثالی ریاست	ارسطو/ امجد محمود
گھر ہونے تک (آپ بیتی)	میلکم ایکس/ عمران الحق چوہان
امیر خسرو (سوانح عمری)	ڈاکٹر وحید مرزا
فلسفۂ تعلیم	ہربرٹ سپنسر/ خواجہ غلام الحسنین
ہوم کوکنگ گائیڈ	رفیعہ حیدر
مٹی کی کہانی (اُس لشکر کو جاں پیاری تھی)	میجر آفتاب احمد
ہیرا منڈی	زاہد عکاسی
پہلی محبت پہلا خواب (شاعری)	انتخاب: اعظم سکندر
حضرت نظام الدین اولیاءؒ (حیات و تعلیمات)	پروفیسر محمد حبیب
چلیے دی بوٹی (کلام سلطان باہوؒ مع اردو ترجمہ)	ترتیب و ترجمہ: پروفیسر محمد یونس حسرت
ہاتھ کے راز	کیرو
تعلیم، سماج اور کلچر	اے۔ کے۔ سی۔ اوٹاوے/ اختر انصاری
صحت اور زندگی	مولف: خوشتر گرامی
اُلٹا درخت (ناول)	کرشن چندر
سفرنامۂ پاکستان	یکی میرپوا/ محمد حسن
تیرے عشق نچایا (انتخاب کلام بلھے شاہ مع اردو ترجمہ)	ترتیب و ترجمہ: سلیم اختر
کلام بابا فرید گنج شکرؒ (مع اردو ترجمہ)	ترتیب و ترجمہ: پروفیسر محمد یونس حسرت
آئن سٹائن (داستانِ زندگی)	سید شہاب الدین دسنوی
صدیوں کا بیٹا (ذوالفقار علی بھٹو شہید)	مطلوب احمد وڑائچ
غالب کی آپ بیتی	مرتب: پروفیسر نثار احمد فاروقی

Religion Series

کتاب کے بارے میں

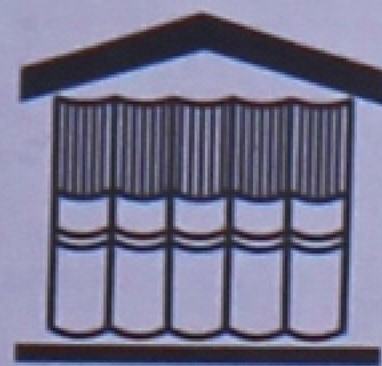
اس کتاب میں یہودی مذہب کی تاریخ، عقائد اور فلسفہ کو بیان کیا گیا ہے۔ یہودی مذہب میں عقیدے کے دو اصول بہت اہم حیثیت رکھتے ہیں۔ اور یہودیوں کا ان دو اصولوں پر عقیدہ ہے۔ پہلا اصول خدا کی واحدانیت کا ہے جس کی بنا پر بت پرستی اور شرک کی تمام صورتوں کو مسترد کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا ان کا عقیدہ ہے کہ بنی اسرائیل خدا کے منتخب بندے ہیں اور خدا کی تمام نعمتیں صرف انہی کے لیے مخصوص ہیں۔ اس عقیدے کی بنا پر یہودی مذہب کی تبلیغ بنی اسرائیل کے علاوہ دیگر قوموں میں نہیں کی گئی۔ یہودیوں نے ہمیشہ یہی سمجھا ہے کہ دنیا کی رہبری صرف ان کے لیے مخصوص ہے اور انہیں ایک نہ ایک دن یہ فرض پورا کرنا ہے۔

دوسرا اصول یہودی مذہب میں سزا و جزا کا ہے اس عقیدے کی بنا پر انسان کو اپنے اعمال کا جوابدہ ہونا ہے کیونکہ انسان کو آزاد پیدا کیا گیا ہے۔ لہٰذا نیکی اور بدی کا راستہ اختیار کرنے کی انسان کو مکمل آزادی ہے۔ نیکی کا راستہ اختیار کرنے والوں کو موت کے بعد اس کا اجر ملے گا لیکن بدی کا راستہ اختیار کرنے والوں کو آخرت میں سزا ملے گی۔

بک ہوم نے ریلیجن سیریز (Religion Series) کا اہتمام کیا ہے جس کا مقصد دنیا کے تمام بڑے مذاہب کے بنیادی عقائد، تاریخ اور فلسفے کو ان ہی مذاہب کے بنیادی ماخذوں کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے۔ زیر نظر کتاب "یہودیت" اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

Design By
0333-4349801

Rs: 240



بک ہوم

بک سٹریٹ 46- مزنگ روڈ لاہور، پاکستان فون: 042-7231518-7245072
E-mail: bookhome1@hotmail.com - bookhome_1@yahoo.com